سبق نمبر۱: حمد

مقاصد: اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ نظم کی ایک صنف ''حمد'' سے متعارف ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات سے آگاہ ہوتے ہوئے اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پر سجدہ شکر بجالائیں۔

☆ کائنات کے ذرے ذرے پر جھلکتے اللہ تعالیٰ کے نور کو پہچانیں اور اس کی بڑائی کا اعتراف کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اسمائے حسنیٰ سے واقف ہوں اور انہیں یاد کریں۔

☆ درست تلفظ، آہنگ اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر نظم خوانی کریں۔

☆ شاعر کے انداز بیاں پر غور کرتے ہوئے اس کے مقصد سے آگاہ ہوں اور اشعار کا مطلب بیان کریں۔

☆ نظم کے مفہوم کو سمجھ کر سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ الفاظ کے متضاد لکھ کر ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور تحریر میں ان کا بخوبی استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم جماعت کے تمام بچوں کو اسکول میں موجود ایک باغیچہ یا کسی ایسی جگہ لے جائیں جہاں پھول پودے وغیرہ ہوں۔ اس کے بعد طلبہ سے سوال کریں کہ اسکول کا یہ حصہ یا یہ جگہ منفرد کیوں ہے؟ اس میں کیا خاص بات ہے۔ طلبہ بتائیں گے کہ یہ جگہ اس لیے اچھی لگتی ہے کیونکہ یہاں پھول پودے اور درخت ہیں۔ بس معلم ان سے مزید پوچھے کہ پھول پودوں میں ایسی کیا خاص بات ہے؟ طلبہ بتائیں گے کہ ان کی وجہ سے ماحول خوبصورت اور خوشبودار رہتا ہے اور ہرے بھرے پودے ہمیں تر وتازہ رکھتے ہیں وغیرہ (طلبہ اپنی فہم کے مطابق رائے دیں گے) معلم مزید سوال کریں کہ ان پھول پودوں کو بنانے والا یا انہیں بڑھانے والا یا ان کی پرورش کرنے والا کون ہے؟ طلبہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ۔ معلم مزید ان سے سوال کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اور کیا کیا چیزیں بنائی ہیں؟ طلبہ کی رائے لی جائے اور ان کی سابقہ معلومات جانچی جائیں۔ طلبہ اپنی پچھلی جماعتوں پڑھ چکے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کی مزید صفات پوچھی جائیں اور انہیں بتایا جائے کہ اس کائنات کی ہر شے کا خالق اللہ تعالیٰ ہے یہ پہاڑ، یہ دریا، یہ زمین، یہ آسمان، اس میں پائی جانے والی مخلوق، یہ پھول، پودے درخت یہ تمام کی تمام چیزیں اللہ کی تخلیق کردہ ہیں اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔ کائنات کی یہ تمام خوبصورتی اللہ کی کاریگری اور صناعی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس کائنات میں جہاں نظر دوڑائیں ہر شے سے بس اللہ کا نور جھلکتا ہے۔ (اس کے بعد بچوں کو جماعت میں لایا جائے)

معلم طلبہ سے یہ بھی پوچھیں کہ اللہ تعالیٰ کے کتنے نام ہیں؟ طلبہ کو معلوم ہوگا نہیں تو معلّمہ بتائیں گی کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں آپ میں سے کس کس کو اللہ تعالیٰ کے پورے نام یاد ہیں؟ اگر نہیں تو جو نام یاد ہوں وہ سنے جائیں گے اگر معلّمہ ان ناموں کا مطلب جانتی ہوں تو طلبہ کو ضرور بتائیں۔ زیادہ تر بچے اس عمر میں قرآن پڑھ رہے ہوتے ہیں تو وہ ضرور اللہ کے ناموں سے واقف ہوں گے۔

☆ معلم اگر چاہیں تو موبائل یا کمپیوٹر یا اسپیکر کی مدد سے اللہ کے نام بمعہ ترجمہ سنوادیں۔ پہلے سے ریکارڈ کر لیے جائیں۔

☆ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے بتائیں کہ آج ہم جو نظم پڑھیں گے اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات (خوبیاں) بیان کی گئی ہیں اور ایسی نظم کو ''حمد'' کہتے ہیں۔ (طلبہ خود بھی بتا سکتے ہیں کہ وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان کی گئی ہوں ایسی نظم کو حمد کہتے ہیں)

☆ اس کے ساتھ ہی معلم طلبہ کو بتائیں گی کہ نظم کی ایک لائن مصرعہ کہلاتی ہے اور دو مصرعے مل کر ایک شعر بناتے ہیں۔ لہٰذا یہ نظم نو (۹) اشعار پر مشتمل ہے۔

پڑھائی:

☆ سب سے پہلے معلم اس نظم کو پورے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں اور اس نظم کے تمام نئے اور مشکل الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں گی۔

☆ اس کے بعد طلبہ کے گروپ بنائے جائیں گے (تین بچوں کا ایک گروپ بنوایا جائے) اور ہر گروپ کو نظم کا ایک ایک شعر دیا جائے۔ اس میں نو اشعار ہیں لہٰذا ۹ گروپ بنوائے جائیں۔ طلبہ اس شعر کا مطلب جاننے کے کوشش کریں گے اور آپس میں تبادلہ خیال کریں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔ پانچ سے دس منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک بچہ شعر کا مطلب یعنی تشریح بتائے۔ ضرورت پڑنے پر معلم رہنمائی کریں اور بچے کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے شعر کا مطلب واضح کریں۔ اس طرح ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم تمام اشعار کا مطلب واضح کریں گی۔

یا

☆ اگر معلم بہتر سمجھیں تو نظم کی بلند خوانی بھی کروائی جاسکتی ہے معلم چند طلبہ سے ایک ایک شعر پڑھوا کر ساتھ ہی اس کا مطلب سمجھائیں۔ طلبہ کی رائے بھی لی جاسکتی ہے۔ جو بچہ بتانا چاہے اس سے بھی پوچھا جا سکتا ہے۔ معلم کی معاونت درکار رہے گی۔

سرگرمی:

☆ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کا ایک چارٹ بنایئے (گروپ میں ہی یہ کام کروایا جائے)

ہر گروپ کو ایک ایک چارٹ پیپر دیا جائے۔ معلم انہیں ہدایات دیں کہ وہ رنگین مارکر کا استعمال کرتے ہوئے خوبصورت انداز سے اس پر اللہ تعالیٰ کے نام تحریر کریں۔ سب سے بہتر چارٹ کو کمرہ جماعت میں لگایا جائے۔

لکھائی:

☆ درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جائے گا۔

☆ نظم ''حمد'' میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتوں کا ذکر ہے۔ نظم میں موجود کسی بھی ایک نعمت کے بارے میں بتائیے اور اس کے فوائد بتائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ طلبہ سے مرکزی خیال کے حوالے سے پوچھا جا سکتا ہے اس کے علاوہ چند سوالات کیے جا سکتے ہیں مثلاً

۱۔ اس نظم میں کیا بتایا گیا ہے؟

۲۔ اس نظم کا سب سے خوبصورت شعر کون سا ہے؟

۳۔ نسیمِ صبح کیا ہے اور یہ ہمارے لیے کیوں فائدہ مند ہے؟

۴۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے عوض ہمارا کیا فرض ہے؟

خلاصہ:

یہ نظم محمدی بیگم نے لکھی ہے۔ اس نظم میں بڑے خوبصورت انداز سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو بیان کیا گیا ہے کہ اس پوری کائنات کا خالق و مالک صرف اور سرف اللہ تعالیٰ ہے۔ میں اس خدائے پاک و برتر کی کیوں نہ تعریف کروں، مجھ پر اور ہم سب پر لازم ہے کہ ہم اس کی حمد و ثناء کرتے رہیں اس کی تعریف کرتے رہیں اور اس کی عبادت کرتے رہیں کیونکہ وہی ہے جس نے اس خوبصورت کائنات کو تخلیق کیا اس کائنات کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے وہی ہے جس نے پھول اگائے جس میں سے بھینی بھینی خوشبو آتی ہے اور جو باغات کو رونق بخشتے ہیں

اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ایک خاک کے پتلے کو انسان بنایا یعنی انسان مٹی سے بنا ہے اور اللہ نے اس میں جان ڈالی کیسی کیسی خوبصورت شکلیں اور طرح طرح کی انسانی مخلوق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں اور ہر شکل ایک دوسرے سے مختلف اور منفرد ہے۔ یہ سب اسی کی کاریگری ہے ساتھ ہی اسی مٹی پر اللہ نے پھول پودے اگائے جو انتہائی خوشنما، خوشبودار اور اپنی مثال آپ ہیں اور کائنات کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب پھول کی خوبصورت اور نازک کلی پر نظر پڑتی ہے تو بے اختیار اسے چھو لینے کو دل چاہتا ہے اور دل میں ایک خوش کن احساس جنم لیتا ہے پھول کی نازک کلی اس بات کی نوید ہوتی ہے کہ بس اب کچھ ہی عرصے میں یہ پھول بن کر مہکنے لگی لگتا ہے کہ جیسے وہ ہمیں خوشیوں کی نوید دے رہی ہو۔ اسے دیکھ دل میں ایک امید کی کرن جاگتی ہے اور بے اختیار لبوں پر مسکراہٹ آجاتی ہے۔ صبح کی ہوا جو چلتی ہے تو یہ پھول پودے لہلہاتے ہیں اور ایسا لگتا ہے جیسے خوشی سے جھوم رہے ہوں۔ اس کے علاوہ پودوں کے بڑھنے اور پھولوں کے کھلنے میں بھی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک پودے کی نشوونما کے لیے ہوا، پانی اور دھوپ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ ہوا ان پودوں کو بڑھنے میں مدد دیتی ہے۔ غرض قدرت کی ہر چیز کارآمد ہے اور ہر چیز کا کوئی مقصد ہے۔ اس ساری کائنات کو دیکھ کر خدا کی عظمت کا پتا چلتا ہے اور یہ ساری کائنات اس کے ہونے کی گواہی دیتی ہے اور اسی کا نور ہر طرف جھلکتا دکھائی دیتا ہے لیکن یہ عقل والے ہی سمجھتے ہیں اور عقل والوں کے لیے ہی اس میں نشانیاں ہیں۔ قدرت کی ان نشانیوں کو سمجھنے والا چاہیے اور وہی سمجھتا ہے جو عقل و شعور رکھتا ہے۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ ہر شے میں اسی کا جلوہ ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ اسکول کا ایک چھوٹا باغ۔ اسمائے حسنیٰ۔ موبائل۔ ٹیپ ریکارڈر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ ''حمد'' کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (باغ کے حسین منظر کے متعلق رائے کے دوران)

☆ اسمائے حسنیٰ سننے اور انہیں یاد کرنے کے دوران

☆ نظم خوانی اور اشعار کی تشریح کے دوران (گروپ میں کام کے دوران)

☆ حمد کے مفہوم کو سمجھ کر سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆ الفاظ کے متضاد لکھنے اور تحریر میں ان کے استعمال کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ نظم کی ایک صنف ''حمد'' سے متعارف ہونا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات سے آگاہ ہونا اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پر سجدہ شکر بجالانا۔

☆اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اسمائے حسنیٰ سے واقف ہونا اور انہیں یاد کرنا۔

☆درست تلفظ، آہنگ اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر نظم خوانی کرنا۔

☆شاعرہ کے انداز بیاں پر غور کرتے ہوئے اس کے مقصد سے آگاہ ہونا اور اشعار کا مطلب بیان کرنا۔

☆نظم کے مفہوم کو سمجھ کر سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆الفاظ کے متضاد لکھنا اور تحریر میں ان کا بخوبی استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆سوالات کے جوابات:

(الف) ۔خدائے پاک و برتر کی حمد و ثنا ہم پر اس لیے لازم ہے کہ وہی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ یہ کائنات اسی کی بنائی ہوئی ہے اور وہی اس کائنات کے ذرے ذرے کا خالق مالک ہے اور ہر چیز اسی کے حکم کے تابع ہے۔ کوئی نہیں جو اس کی برابری کر سکے۔ وہ اپنی ذات میں یکتا اور اعلیٰ ہے۔ (طلبہ اپنی فہم کے مطابق سوال کا جواب لکھیں)

(ب) ۔سب سے پہلے تو مٹی سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے اور اس مٹی میں جان ڈال دی۔ کیسی کیسی خوبصورت شکلیں اور طرح طرح کی انسانی مخلوق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں اور ہر شکل ایک دوسرے سے مختلف اور منفرد ہے۔ یہ سب اسی کی کاریگری ہے۔ ساتھ ہی اسی مٹی پر اللہ نے پھول پودے اگائے جو انتہائی خوشنما، خوشبودار اور اپنی مثال آپ ہیں اور کائنات کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔

(ج) پھول اللہ تعالیٰ کی ایک خوبصورت تخلیق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بے شمار خوبیاں بخشی ہیں مثلاً یہ خوشنما اور خوش رنگ ہوتے ہیں اور ماحول کو خوبصورت بنانے میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ خوش بو دار ہوتے ہیں اور فضا کو معطر رکھتے ہیں۔ غرض کائنات کی ساری خوبصورتی انہی پھول پودوں کی بدولت ہے۔

(د) ہوا چلتی ہے تو یہ پھول پودے لہلہاتے ہیں اور ایسا لگتا ہے جیسے خوشی سے جھوم رہے ہوں۔ اس کے علاوہ پودوں کے بڑھنے اور پھولوں کے کھلنے میں بھی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک پودے کی نشوونما کے لیے ہوا، پانی اور دھوپ کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ہ) اس کائنات کی ہر شے پر اللہ کا نور نظر آتا ہے اور ہر چیز اس کے ہونے کی گواہی دیتی ہے۔ یہ زمین۔ یہ آسمان اور اس میں پائی جانے والی ہر ایک چیز سے وہ عیاں ہے۔ جہاں نظر دوڑائیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہر جگہ ہے۔

مشق نمبر ۲

☆اس حمد کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں مختصر لکھیے:

مرکزی خیال: اس نظم میں شاعرہ نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی نشانیوں کا ذکر کیا ہے کہ اللہ ہی اس تمام کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اس نے ہمارے لیے کتنی خوبصورت دنیا بنائی ہے اور بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں۔ کائنات کی ہر شے سے اس کا نور جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔ ہر شے پر اسی کی حکمرانی ہے اور ہر شے اس کے ہونے کی گواہی دیتی ہے۔

مشق نمبر ۳

☆ ☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

معطر: شادی ہال میں پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو سے فضا معطر ہو رہی تھی۔

چمن: چمن کی خوبصورتی اس میں لگے ہوئے ہرے بھرے پودوں، درختوں اور پھولوں سے ہوتی ہے۔

خوشنما: اسکول کی تقریب کے موقع پر رنگ برنگے کپڑے پہنے بچے خوشنما نظر آ رہے تھے۔

نزاکت: جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس میں نزاکت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔

نسیم صبح: نسیم صبح سے لطف اندوز ہونے کے صبح سویرے اٹھنا ضروری ہے۔

جھونکے: ہوا کے تیز جھونکے نے میرے کاغذات اڑا کر رکھ دیے۔

نمایاں: اس نے سب سے زیادہ نمبر لے کر اپنی جماعت میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو قافیہ اور ردیف کے بارے میں بتایا جائے ہم قافیہ الفاظ وہ ہوتے ہیں جو کسی بھی شعر کے آخری سے پہلے والے الفاظ ہوتے ہیں یعنی ردیف سے پہلے والے الفاظ ہوتے ہیں اور آپس میں ہم آواز ہوتے ہیں اور ردیف شعر کے آخری لفظ کو کہتے ہیں جو ایک جیسے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات شعر میں ردیف موجود نہیں ہوتا اور شعر قافیہ پر ختم ہوتا ہے۔

☆درج ذیل الفاظ کے ہم قافیہ الفاظ حمد میں سے تلاش کر کے لکھیے:

صورتیں۔مورتیں نزاکت۔نکہت کھلاتے۔مسکراتے انتہا۔پتا بوٹے۔بخشے

مشق نمبر ۵

☆مصرعے مکمل کیجئے: (کتاب سے مدد لی جا سکتی ہے)

مشق نمبر ۶

☆حمد کے پانچویں شعر میں دل کی کلی کھلنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: دل کی کلی کھلنے سے شاعر کی مراد ہے ''دل کا خوش ہونا'' یعنی جب پھول کی خوبصورت اور نازک کلی پر نظر پڑتی ہے تو بے اختیار اسے چھو لینے کو دل چاہتا ہے اور دل میں ایک خوش کن احساس جنم لیتا ہے پھول کی نازک کلی اس بات کی نوید ہوتی ہے کہ بس اب کچھ ہی عرصے میں یہ پھول بن کر مہکے گی لگتا ہے کہ جیسے وہ ہمیں خوشیوں کی نوید دے رہی ہو۔ اسے دیکھ دل میں ایک امید کی کرن جاگتی ہے اور بے اختیار لبوں پر مسکراہٹ آ جاتی ہے۔

مشق نمبر ۷

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم طلبہ جماعت میں موجود چند چیزیں طلبہ کو دکھائیں اور ان کے بارے میں پوچھیں مثلاً دو کتابیں دکھائیں اور پوچھیں تو طلبہ بتائیں گے کہ ایک موٹی ہے اور ایک پتلی۔ معلم ان الفاظ کو تختہ سیاہ پر لکھیں۔ اس کے بعد دو قلم یا پنسلیں دکھائیں اور سفید ہوا ایک کالی طلبہ بتائیں تو وہ بھی تختہ سیاہ پر لکھیں اس کے علاوہ پنکھا تیز اور آہستہ والا دکھائیں۔ کوئی ایسی چیز دکھائیں جو خوبصورت ہو اور ایسی جو بدصورت ہو اور اسے تختہ تحریر پر لکھیں۔ اب طلبہ سے پوچھیں کہ ان الفاظ کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ پہلے طلبہ سے پوچھا جائے اس کے بعد انہیں بتایا جائے کہ یہ الفاظ ایک دوسرے کی الٹ ہیں اور قواعد کی رو سے ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔

☆درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
انتہا	ابتدا	نمایاں	پوشیدہ
بہار	خزاں	بلند	پست
اصل	نقل	جاہل	عالم۔ پڑھا لکھا
ثواب	گناہ		

☆چونکہ یہ بڑی جماعت ہے اس لیے طلبہ سے کہا جائے کہ وہ اوپر دیے گئے متضاد الفاظ کی مدد سے ایک عبارت لکھیں اور اگر کوئی دوسرے متضاد الفاظ کی جوڑی استعمال کرنا چاہیں تو بھی کر سکتے ہیں: (کم از کم پانچ جوڑیاں)

سبق نمبر ۲: نعت رسول مقبول ﷺ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆پیارے نبی ﷺ کی ذات وصفات اور مقام سے بخوبی واقف ہوتے ہوئے آپؐ پر محبت وعقیدت کے پھول نچھاور کریں۔

☆نظم کی صنف ''نعت'' سے متعارف ہوتے ہوئے اپنے اندر نعتیہ شاعری کا ذوق پیدا کریں اور آپ کی تعریف بیان کریں۔

☆شاعر کے جذبات واحساسات کو سمجھتے ہوئے اشعار کی تشریح کریں اور اس کے مقصد سے آگاہ ہوتے ہوئے نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

☆الفاظ کی درست ادائیگی، آہنگ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ نعتیہ اشعار پڑھیں اور نئے الفاظ اور ان کے معنی سے آشنا ہوتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆نعت کے مفہوم کو سمجھ کر اس کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆اشعار کی نثر بناتے ہوئے جملہ سازی کریں اور اپنی لسانی مہارتوں کو بروئے کار لائیں۔

☆واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کی واحد لکھیں اور تحریر میں اس کا بخوبی استعمال کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم جماعت میں داخل ہونے ساتھ ہی طلبہ کو اقبالؔ کا ایک شعر سنائیں

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اس کے معلم طلبہ سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے بتائیں کہ یہ اقبال کا ایک بہت خوبصورت شعر ہے اور علامہ اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔ اس شعر کا مطلب بتایئے: طلبہ سے رائے لی جائے۔ اگر بچے اس شعر کا مطلب بتانے کی کوشش کرے تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اس کے بعد معلّمہ طلبہ کو خود بتائیں کہ اس شعر سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ محمدؐ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور جس نے محمدؐ کی پیروی کی اور ان کی سنت پر عمل کیا اور ان سے محبت کرتے ہوئے ان کی بتائی گئی ہر بات پر لبیک کہا تو اللہ تعالیٰ بھی ان لوگوں کو دین اور دنیا میں بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔ جو محمدؐ پر ایمان لایا اس کی دنیا بھی سنورے گی اور دین میں بھی اسے بلند مرتبہ حاصل ہوگا۔

شعر کا مطلب بتانے کے بعد معلّمہ طلبہ سے پوچھیں کہ محمدؐ کون ہیں اور ان کی اطاعت ہم پر کیوں لازم ہے؟ طلبہ کی سابقہ معلومات جانچی جائیں اور اس سوال کا جواب لیا جائے۔ اس کے معلم طلبہ کو بتائیں کہ محمدؐ اللہ کے نبی ہیں اور ایک مسلمان کے لیے اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اللہ کے پیارے رسول ہیں۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے ہمیں زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا اور ایک اللہ کا پیغام ہم تک پہنچایا۔ آپؐ ہی ہیں جنہوں نے دین اسلام کی روشنی سے دنیا کو منور کیا اور لوگوں کو اسلام کا پیغام دیا اور انہیں صحیح اور سچا راستہ دکھایا۔ آپؐ نے لوگوں کو ایک دوسرے سے محبت اور بھائی چارے کا سبق دیا ، امیری اور غریبی کا فرق مٹا کر برابری کا درس دیا۔ یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھا اور غریبوں کی دادرسی کی۔ آپؐ نے لوگوں کو علم کی اہمیت سے آگاہ کیا اور جہالت کے اندھیروں سے نکال کر دین کی تعلیم سے منور کیا۔ آپؐ کی دی ہوئی تعلیمات پر عمل کر کے ہی ہم اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے ہیں۔ محمد ﷺ کی صفات سے طلبہ کو آگاہ کرتے ہوئے معلم طلبہ کو بتائیں کہ ہم جو آج نظم پڑھیں گے وہ محمدؐ کے بارے میں ہے اور اس نظم میں شاعر نے محمدؐ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے اور آپؐ کی خوبیاں بیان کی ہیں۔ اور ایسی نظم جس میں نبیؐ کی تعریف کی جائے اسے کیا کہتے ہیں؟۔ (طلبہ خود بتائیں گے کہ ایسی نظم کو نعت کہتے ہیں)

☆ممکن ہو تو آڈیو کے ذریعے کوئی مشہور نعت سنائی جائے۔

پڑھائی۔ سرگرمی:

معلم سب سے پہلے نظم پڑھیں (نظم پورے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھنی ہے) ساتھ ہی نظم کے نئے الفاظ تختہ سیاہ پر لکھیں اور ان کے مطالب سمجھائیں۔ (تاکہ طلبہ با آسانی اشعار کی تشریح کریں)

☆جماعت کو سات گروہوں میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروہ کو ایک ایک شعر دیا جائے۔ طلبہ آپس میں تبادلہ خیال کریں اور اس شعر کا مطلب جاننے کی کوشش کریں۔ معلم کی معاونت شامل رہے۔

☆ کچھ دیر بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اس شعر کا مطلب جماعت کے سامنے پیش کرے۔ جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلم رہنمائی کریں (آخر میں معلم طلبہ کو اس نظم کا خلاصہ بیان کریں گی)

یا

☆نظم خوانی کروائی جاسکتی ہے۔ جماعت کے ہر بچے سے باری باری اشعار پڑھوائے جائیں اور ساتھ ہی اس شعر کا مطلب بھی سمجھایا جائے۔ معلم پہلے بچے سے پوچھیں اور اس کی معاونت کرتے ہوئے مطلب سمجھانے میں اس کا ساتھ دیں۔ ضرورت ہو تو مزید نکات کا اضافہ کریں اور شعر کی تشریح خود سمجھائیں لیکن پہلے بچے کو موقع دیا جائے۔

سرگرمی:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جائے۔ (نعت خوانی کا مقابلہ)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں۔ (حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆درود شریف زبانی یاد کیجئے۔

☆کوئی اچھی سی نعت یاد کر کے آیئے۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

ا۔ یوم حشر میں کون ہماری شفاعت فرمائے گا؟

۲۔ حضرت بلال حبشیؓ کون تھے؟

۳۔ آپ کو اس نعت کا سب سے پسندیدہ شعر کون سا لگا؟

۴۔ شاعر کس کے وسیلے سے اللہ سے مانگنا چاہتے ہیں؟

☆مشق نمبر ا میں دیے گئے سوالات کے جوابات طلبہ سے پوچھے جاسکتے ہیں؟

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ کی عظمت اور بلند مرتبے کو بیان کیا ہے اور خوبصورت طریقے سے آپؐ سے اپنی والہانہ محبت اور عقیدت کا اظہار کیا ہے۔

خلاصہ:

نظم ''نعت'' کے شاعر ادیب رائے پوری ہیں۔ اس نظم میں شاعر نے حضرت محمد ﷺ سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار بڑے خوبصورت الفاظ میں کیا ہے اور آپؐ کی عظمت و بڑائی بیان کی ہے۔ شاعر آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ ہی ہیں جو یوم حشر میں ہماری شفاعت فرمائیں گے اور آپؐ ہی ہیں جو آخرت کے دن ہمارے ساتھ کھڑے ہوں گے اسی لیے ہمیں آپؐ ہی کے تابع ہونا ہے اور انہی کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ ہی کے مبارک نام سے اس نظم کا آغاز کیا ہے اور انجام بھی میں آپؐ کے نام سے ہی کروں گا یعنی شروع سے آخر تک بس آپؐ ہی کا ذکر کرتا رہوں گا کہ یہ نظم لکھی ہی آپؐ کے لیے ہے۔ میری تمام خوشیاں، میرا سکون اور آرام اور میرا عیش سب آپ ہی کے ذکر سے ہے یعنی مجھے آپ ہی کے ذکر سے سکون ملتا ہے اور جو خوشی مجھے آپؐ کا نام لینے، آپؐ کا ذکر کرنے اور آپؐ پر درود بھیجنے سے ہوتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ آپ کا نام لیتا ہوں تو کوئی غم پاس سے نہیں گزرتا اور کوئی بات پریشان نہیں کرتی۔ آپؐ کے ذکر میں جو خوشی مجھے ملتی ہے وہ کسی چیز سے نہیں ملتی۔ شاعر یہ تمنا کر رہے ہیں اور حضرت بلال حبشیؓ کا واسطہ دیتے ہوئے آپؐ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ مجھے بھی اپنے غلاموں میں شامل کر لیجیے۔ کہتے ہیں کہ جس طرح حضرت بلال حبشیؓ آپؐ کے غلام تھے اور ان کا رتبہ کتنا اونچا ہے کہ انہیں آپؐ کی غلامی نصیب ہوئی اور انہوں نے اپنے غلام ہونے کا حق ادا کر دیا کاش کہ مجھے بھی آپؐ کی غلامی نصیب ہو جائے اور آپؐ کے غلاموں میں میرا نام لیا جائے۔ جس طرح حضرت بلال حبشیؓ آپؐ سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور ان کی اسی محبت اور جاں نثاری کی وجہ سے ان کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ میرا نام بھی آپؐ کے غلاموں میں لیا جائے کیونکہ میں بھی آپؐ سے بہت محبت کرتا ہوں۔ شاعر کو قدم قدم پر آپؐ کا ساتھ چاہیے۔ شاعر اپنا ہر قدم آپؐ کے بتائے ہوئے راستے پر رکھنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپؐ قدم قدم پر ان کی رہنمائی کریں اور آپؐ کا ذکر ان کے لیے قدم قدم پر آسانیاں کرے۔ چاہے وہ مرنے کی گھڑی ہو، قبر کا گوشہ ہو یا پھر روزِ محشر۔ شاعر چاہتے ہیں کہ آپؐ ہر جگہ ان کے لیے رحمت کا باعث بنے رہیں۔ شاعر کہتے ہیں بے شک دینے والی ذات رب کی ہے اور وہی ہمیں ہر چیز عطا کرتا ہے اور ہم اسی سے مانگتے ہیں لیکن شاعر کہتے ہیں کہ اگر آپؐ کے وسیلے سے مانگا جائے تو تو فوراً مل جاتا ہے یعنی اگر آپؐ کا نام لے دعا مانگی جائے تو جلد قبول ہوتی ہے۔ آخر میں شاعر کہتے ہیں کہ مجھے پوری توقع اور امید ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ روزِ محشر میں مجھ سے خوش ہوں گے اور مجھے ضرور کوئی انعام دیں گے یعنی یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے کر جائیں گے کیونکہ انہوں نے اتنی خوبصورت اور اتنی محبت سے اپنے پیارے محبوب پر نعت لکھی ہے اور یہ اشعار محمدؐ سے محبت کا ثبوت ہیں لہٰذا آپؐ سے محبت کے صدقے میں انہیں روزِ محشر میں انعام و اکرام سے نوازا جائے گا یعنی انہیں پورا یقین ہے کہ وہ اپنے حبیب کی محبت میں جنت میں جانے کے حقدار ٹھہریں گے۔

<u>تدریسی معاونات/ وسائل:</u>

آڈیو یا موبائل۔ نعت۔

<u>جانچ:</u> دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ (سابقہ معلومات کی جانچ کے دوران)

☆ شاعر کے مقصد کو سمجھنے، اشعار کی تشریح کرنے اور نظم کا مفہوم سمجھنے کے دوران

☆ آہنگ اور اتار چڑھاؤ اور ترنم کے ساتھ نعتیہ اشعار پڑھنے کے دوران۔

☆ نعت خوانی کے مقابلے کے دوران

☆ نظم ''نعت'' کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆ اشعار کی نثر بناتے ہوئے جملہ سازی کے دوران

☆ واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کی واحد لکھنے اور تحریر میں اس کا بخوبی استعمال کرنے کے دوران۔

<u>ہم نے سیکھا:</u>

☆ پیارے نبی ﷺ کی ذات وصفات اور مقام سے بخوبی واقف ہونا۔

☆ نظم کی صنف ''نعت'' سے متعارف ہونا اور اس کے اندازِ بیان پر غور کرتے ہوئے نئے الفاظ سے آشنا ہونا۔

☆ شاعر کے جذبات واحساسات کو سمجھنا، اشعار کی تشریح کرنا اور اس کے مقصد سے آگاہ ہوتے ہوئے نظم کا خلاصہ تحریر کرنا۔

☆ الفاظ کی درست ادائیگی، آہنگ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ نعتیہ اشعار پڑھنا۔

☆ نعت کے مفہوم کو سمجھنا اور اس کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆ اشعار کی نثر بناتے ہوئے جملہ سازی کرنا۔

☆ واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کی واحد لکھنا اور تحریر میں اس کا بخوبی استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

(۱)۔ شاعر نبی ﷺ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں آپؐ کے ذکر میں ہی مجھے سکون اور راحت ملتی ہے کیونکہ جب آپ کا نام میرے ہونٹوں پہ ہوتا ہے اور ہر وقت آپؐ میرے خیالوں میں ہوتے ہیں تو مجھے کوئی غم نہیں ستاتا اور میں پرسکون رہتا ہوں یعنی آپ کی یاد گویا میرے لیے سکون کا باعث ہے۔

(ب)۔نعت کے چوتھے شعر میں شاعر یہ تمنا کر رہے ہیں کہ جس طرح حضرت بلال حبشیؓ آپ کے غلام تھے اور ان کا رتبہ کتنا اونچا ہے کہ انہیں آپ ؐ کی غلامی نصیب ہوئی اور انہوں نے اپنے غلام ہونے کا حق ادا کر دیا کاش کہ مجھے بھی آپ ؐ کی غلامی نصیب ہو جائے اور آپ ؐ کے غلاموں میں میرا نام لیا جائے۔جس طرح حضرت بلال حبشیؓ آپ ؐ سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور ان کی اسی محبت اور جاں نثاری کی وجہ سے ان کا مرتبہ بہت بلند ہے۔میں بھی چاہتا ہوں کہ میرا نام بھی آپ ؐ کے غلاموں میں لیا جائے کیونکہ میں بھی آپ ؐ سے بہت محبت کرتا ہوں۔

(ج) شاعر نے حضرت بلال حبشیؓ کا ذکر ان کی آپ ؐ سے والہانہ محبت اور بے انتہا عشق کی وجہ سے کیا ہے۔حضرت بلال حبشیؓ کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ؐ کے وصال کے بعد حضرت بلال حبشیؓ نے مدینہ چھوڑ دیا۔ان کا مدینہ میں دل نہیں لگا اور وہ کافی عرصہ تک انہوں نے مدینہ کا رخ نہیں کیا۔

(د) شاعر کو قدم قدم پر آپ ؐ کا ساتھ چاہیے۔شاعر اپنا ہر قدم آپ ؐ کے بتائے ہوئے راستے پر رکھنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ ؐ قدم قدم پر ان کی رہنمائی کریں مقصد یہ ہے کہ شاعر قدم قدم پر آپ ؐ کا ساتھ چاہتے ہیں پھر چاہے وہ مرنے کی گھڑی ہو، قبر کا گوشہ ہو یا پھر روزِ محشر۔شاعر چاہتے ہیں کہ آپ ؐ ہر جگہ ان کے لیے رحمت کا باعث بنے رہیں۔

(ہ) شاعر کو پوری توقع اور امید ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ روزِ محشر میں ان سے خوش ہوں گے اور ان کو ضرور کوئی انعام دیں گے یعنی یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے کر جائیں گے کیونکہ انہوں نے اتنی خوبصورت اور اتنی محبت سے اپنے پیارے محبوب پر نعت لکھی ہے اور یہ اشعار محمد ؐ سے محبت کا ثبوت ہیں لہٰذا آپ ؐ سے محبت کے صدقے میں انہیں روزِ محشر میں انعام واکرام سے نوازا جائے گا یعنی انہیں پورا یقین ہے کہ وہ اپنے حبیب کی محبت میں جنت میں جانے کے حقدار ٹھہریں گے۔

مشق نمبر۲

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

انجام: برے کام کا انجام برا ہی ہوتا ہے۔

راحت: زندگی میں راحت اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب انسان محنت کرتا ہے اور اللہ کو یاد کرتا ہے۔

واسطہ: میرے بھائی نے مجھے امی کا واسطہ دے کر زوردار آواز سے ٹیپ ریکارڈر بجانے سے روکا۔

محشر: روزِ محشر میں ہر انسان کو اس کے کیے گئے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

وسیلہ: اگر مشکل وقت میں سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے تو وہ ضرور کوئی نہ کوئی وسیلہ بنا دیتا ہے۔

ثناخوان: احمد رضا قادری دورِ حاجر کے ایک بہترین ثناخوان ہیں۔

مرتبہ: جو لوگ نیک، سچے اور با اخلاق ہوتے ہیں وہی بلند مرتبہ پاتے ہیں۔

مشق نمبر۳

☆نعت کے پہلے تین اشعار کی نثر بنائیے: (جوابات)

پہلا شعر: آپ ؐ کا نام رسولِ عربیؐ وہ نام ہے۔ جو حشر میں کام آئے گا اے رسولِ عربی

دوسرا شعر: میں نے آپ ؐ کے ذکر سے آغاز کیا ہے۔ انجام آپ ؐ کا ذکر ہو اے رسولِ عربی

تیسرا شعر: میرا عیش میری راحت آپ ؐ کا ذکر ہے۔ آرام ہے آپ ؐ کی یاد اے رسولِ عربیؐ

مشق نمبر۴

☆نظم ”حمد“ میں ردیف اور قافیے سے متعلق بتایا گیا ہے۔اس کا اعادہ کروایا جائے اور بتایا جائے۔

☆اس نعت کے قافیے اور ردیف لکھیے:

ردیف: رسولِ عربیؐ

قافیے: نام۔کام۔ انجام ۔ آرام۔ گام ۔ انعام

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں مترادف اور متضاد کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔اس کا اعادہ کروانے کے لیے سب سے پہلے تختہ تحریر پر ایک لفظ لکھا جائے سیاہ۔کالا۔سفید ۔طلبہ سے پوچھا جائے کہ ان تینوں الفاظ کا آپس میں کیا تعلق ہے۔طلبہ کی رائے لینے کے بعد انہیں بتایا جائے کہ سیاہ کا مطلب ہے کالا یعنی سیاہ کو کالا بھی کہا جا سکتا ہے۔اور سفید کالے کا الٹ ہے یعنی متضاد ہے۔جو الفاظ آپس میں ایک دوسرے کے ہم معنی ہوتے ہیں وہ مترادف کہلاتے ہیں اور جو الفاظ ایک دوسرے کے الٹ ہوتے ہیں وہ متضاد کہلاتے ہیں۔

☆نعت کے دوسرے اور تیسرے شعر میں مترادف اور متضاد الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔انہیں الگ الگ خانوں میں لکھیے:

مترادف: عیش۔آرام

متضاد: آغاز۔انجام

☆ درج بالا جوڑیوں کی مدد سے ایک عبارت تشکیل دیجیے: یا ☆ ان الفاظ کے جملے بنوائے جائیں۔

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو چند تصاویر دکھا کر یا جماعت میں سے ہی چند چیزوں کی مدد سے واحد جمع کی طرف لایا جائے۔ طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں اس کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ اس کے بعد طلبہ کو ایک چھوٹی سی سرگرمی کروائی جائے۔ اگر ممکن ہو تو ٹیمیں بنا کر مقابلہ بھی کروایا جاسکتا ہے۔

سرگرمی: ایک ڈبے میں واحد الفاظ کی بہت ساری پرچیاں ڈالی جائیں۔ ہر بچہ باری باری آ کر ایک پرچی کو نکالے اور اس کی جمع بتائے۔

اگر مقابلہ کروایا جا رہا ہو تو ہر ٹیم سے ایک ایک بچہ آئے اگر وہ جمع بتانے میں کامیاب ہو جائے تو اسے نمبر دیے جائیں۔ آخر میں جیتنے والی ٹیم کے لیے تالیاں بجوائی جائیں۔

☆ واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کی واحد لکھیے:

واحد	جمع
پیغام	پیغامات
مسئلہ	مسائل
وقت	اوقات
رسم	رسوم
امیر	امراء
علم	علوم
انعام	انعامات
مدرسہ	مدارس

☆ درج بالا الفاظ کی جوڑیوں میں سے کسی بھی دو جوڑیوں کو جملے میں استعمال کروایا جائے تا کہ واحد اور جمع کا فرق واضح ہو سکے اور یہ بھی بتایا جائے کہ جملے میں کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں اگر واحد سے جمع بنائی جائے۔

سبق نمبر ۳: دانا کسان

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ ہر معاملے میں عقلمندی اور سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک کامیاب زندگی گزاریں۔

☆ اپنی عقل استعمال کرتے ہوئے ہر مسئلے کا حل نکالیں اور کسی بھی مشکل یا پریشانی سے نہ گھبرائیں۔

☆ دانائی کی صفت اپنا کر معاشرے میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کریں اور اس کی اہمیت کو پہچانیں۔

☆ کہانی میں پوشیدہ سبق سے واقف ہوں اور اس سے استفادہ حاصل کریں۔

☆ نئے الفاظ اور اس کے معنی سیکھتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھ سکیں۔

☆ ضمیر اور اس کی اقسام سے واقف ہوتے ہوئے سبق میں ان کی شناخت کریں اور اپنی تحریر میں ان کا بخوبی استعمال کریں۔

☆ مذکر فعل کے جملوں کو مونث فعل کے جملوں میں تبدیل کریں اور اپنی لسانی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

☆ فعل حال کے جملوں کو فعل ماضی اور فعل مستقبل میں تبدیل کریں اور زمانے کو دیکھتے ہوئے جملے بنا سکیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے ایک سوال کریں مثلاً کیا کبھی آپ کے ساتھ ایسا ہوا ہے کہ آپ کسی مشکل میں پھنس گئے ہوں اور آپ اپنی عقل استعمال کر کے اس مشکل یا پریشانی سے نکل گئے ہوں؟ یا کبھی آپ نے عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے؟ یا کبھی کسی بھی موقع پر یا کسی بھی کام میں آپ نے عقلمندی سے کام لیا ہو اور آپ کو اپنے آپ پر فخر ہوا ہو؟ دانائی اور عقلمندی کی صفت انسان کو کس مقام تک پہنچا دیتی ہے؟

ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں۔ معلم سب کی رائے باری باری سنیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے آخر میں معلم طلبہ کو بتائیں گی کہ جو کام عقل سے کیا جائے وہ کام صحیح طریقے سے ہوتا ہے اور اس کام میں کامیابی ملتی ہے یعنی ہمیں ہر کام میں اپنی عقل استعمال کرنی چاہیے اور سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے، ہر کام کے اچھے اور برے پہلو کو سامنے رکھنا چاہیے اور عقلمندی سے ہر فیصلہ کرنا چاہیے کیونکہ عقل سے کیے گئے فیصلے کارآمد ہوتے ہیں اور بعد میں پچھتاوا بھی نہیں ہوتا۔ ہم اگر اپنی عقل استعمال کریں تو ہر مسئلے کا حل بخوبی نکال سکتے ہیں۔ دنیا میں وہی انسان ترقی کرتا ہے جو عقل مندی سے ہر کام کرتا ہے۔ اس کے بعد معلم طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم جو کہانی پڑھیں گے اس میں آپ دیکھیں گے کہ کس طرح ایک آدمی نے اپنی عقل مندی سے اپنا لوہا منوایا اور انعام پایا۔

پڑھائی:

طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور چونکہ یہ ایک کہانی ہے اس لیے طلبہ گروپ میں اس کہانی کو پڑھیں۔ گروپ میں کوئی ایک بچہ پڑھے سب اسے سنیں۔ کہانی کے اختتام پر آپس میں تبادلہ خیال کریں۔ معلم کی معاونت شامل رہے۔

☆ معلم چاہیں تو بلند خوانی کرواسکتے ہیں۔

☆ جب تمام گروپ کہانی پڑھ چکیں تو معلم کہانی سے متعلق طلبہ کی رائے لیں اور کہانی سے متعلق چند سوالات کریں مثلاً ا۔ کہانی کی خاص بات کیا ہے؟ کہانی میں کتنے کردار ہیں؟ اگر آپ کسان کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ یا اگر بادشاہ کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ اس کے بعد معلم اس کہانی کا خلاصہ طلبہ کو بتائیں۔ (آگے درج ہے)

سرگرمی:

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے ہر گروپ ایک چھوٹا سا رول پلے تیار کریں جس میں عقل کو موضوع بنایا گیا ہو۔ یا

☆ اسی کہانی کو رول پلے کی شکل میں پیش کروایا جاسکتا ہے۔ اس کہانی کے کرداروں کو خوبصورت انداز سے پیش کروایا جائے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ اس کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔ کسان اپنے کھیت میں کیا کر رہا تھا؟

۲۔ کسان نے بادشاہ سے کیا وعدہ کیا؟

۳۔ دوسرا آنہ کسان کہاں خرچ کرتا تھا؟

۴۔ بادشاہ نے کسان کی دانائی سے خوش ہو کر کیا کیا؟

☆ ایک یا دو بچوں سے سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات کے دوران)

☆ کہانی میں پوشیدہ سبق سے واقف ہونے کے دوران

☆ نئے الفاظ اور اس کے معنی سیکھنے کے دوران

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ ضمیر اور اس کی اقسام سے واقف ہونے اور سبق میں ان کی شناخت کے دوران

☆ مذکر فعل کے جملوں کو مونث فعل کے جملوں میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆ فعل حال کے جملوں کو فعل ماضی اور فعل مستقبل میں تبدیل کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ ہر معاملے میں عقلمندی اور سمجھ داری کا مظاہرہ کرنا اور ایک کامیاب زندگی گزارنا۔

☆اپنی عقل استعمال کرتے ہوئے ہر مسئلے کا حل نکالنا اور دانائی کی صفت اپنا کر معاشرے میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کرنا۔

☆نئے الفاظ اور اس کے معنی سیکھنا۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ضمیر اور اس کی اقسام سے واقف ہونا اور سبق میں ان کی شناخت کرنا۔

☆مذکر فعل کے جملوں کو مونث فعل کے جملوں میں تبدیل کرنا۔

☆فعل حال کے جملوں کو فعل ماضی اور فعل مستقبل میں تبدیل کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

(الف) کسان کی ایک دن کی کمائی چار آنے تھی۔ایک آنے سے وہ اپنی اور اپنی بیوی کی پرورش کرتا تھا،دوسرا بچوں کو کھلا پلا دیتا تھا،تیسرے سے وہ اپنے باپ کو کھلاتا تھا اور چوتھا خیرات کر دیتا تھا۔

(ب) بادشاہ نے کسان سے وعدہ لیا کہ جب تک کسان اس کا منہ سو بار نہ دیکھ لے تب تک ان سوالات کے جوابات کسی سے نہ کہے۔

(ج) وزیر نے سونے کے سو سکے کسان کو دیے جن پر بادشاہ کی تصویر تھی لہٰذا کسان نے سوالات کے جوابات بتا دیے۔

(د) بادشاہ نے کسان پر وعدہ خلافی کا الزام اس لیے لگایا کیونکہ اس نے بادشاہ کے منع کرنے کے باوجود وزیر کو سوالات کے جوابات بتا دیے۔

(ہ) کسان نے بادشاہ سے کہا ''حضور! وزیر صاحب کو جواب بتانے سے پہلے میں نے آپ کا چہرہ سو بار دیکھ لیا تھا'' پھر اس نے بادشاہ کو سونے کے سو سکوں والی تھیلی دکھائی۔

مشق نمبر ۲

☆درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

دانائی:	احمد اپنی دانائی کی وجہ سے ہر پریشانی کا حل بڑی جلدی نکال لیتا ہے۔
قرض چکانا:	بعض اوقات قرض لینے والوں کو یاد ہی نہیں رہتا کہ قرض چکانا بھی ہے۔
کنویں:	کنویں سے پانی نکال کر پینے کا مزہ ہی اور ہے۔
درخواست:	بچوں نے اپنی ٹیچر (استانی) سے درخواست کی کہ انہیں سیر کے لیے لے جایا جائے۔
ادھار:	کسی سے ادھار مانگنے میں بہت شرم محسوس ہوتی ہے۔
پرورش:	والدین کی اچھی پرورش اولاد کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہوتی ہے۔
خیرات:	دروازے پر جونہی فقیر نے صدا لگائی میں اسے خیرات دینے پہنچ گیا۔

مشق نمبر ۳

☆اس کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

ایک مرتبہ ایک کسان اپنے کھیت میں کام کر رہا تھا تو ایک بادشاہ وہاں سے گزرا۔وہ کسان کے پاس پہنچا اور اس نے کسان سے پوچھا کہ وہ ایک دن میں کتنا کما لیتا ہے۔کسان نے جواب دیا کہ وہ صرف چار آنے کما سکتا ہے۔اس پر بادشاہ نے کسان سے پھر پوچھا کہ وہ ان چار آنوں کا کیا کرتا ہے۔کسان نے بادشاہ کو جواب دیا کہ وہ ایک آنے میں کھاتا ہے یعنی اپنی اور اپنی بیوی کی پرورش کرتا ہے۔دوسرا آنہ ادھار دیتا ہے مقصد ہے کہ اپنے بچوں کو کھلاتا ہے تاکہ وہ اسے بڑھاپے میں اس کی خدمت کریں اور بدلہ دیں، تیسرا آنہ چکا دیتا ہے مطلب کہ اپنے باپ کو کھلاتا ہے کہ انھوں نے پہلے وقتوں میں اس کے لیے کیا ہے اور چوتھا کنویں میں پھینک دیتا ہے مراد یہ ہے کہ خیرات میں دیتا ہے اور پھل کی امید نہیں رکھتا۔یہ باتیں سن کر بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس نے کسان کو منع کیا کہ وہ ان سوالات کے جوابات کسی سے نہ کہے جب تک کہ وہ بادشاہ کا منہ سو دفعہ دیکھ لے۔کسان نے بادشاہ سے وعدہ کیا۔دوسرے دن بادشاہ نے اپنے وزیروں سے ایک سوال کا جواب پوچھا کہ اس ملک میں ایک کسان چار آنے کماتا ہے جس میں پہلا آنہ وہ کھاتا ہے، دوسرا ادھار دیتا ہے، تیسرا چکا دیتا ہے اور چوتھا کنویں میں ڈال دیتا ہے۔وزیروں نے بہت سوچا کہ اس کا کیا مطلب ہے لیکن جواب بتانے سے قاصر رہے۔ایک وزیر کو اس کسان کے بارے میں معلوم تھا وہ اس کے پاس پہنچا اور اس نے سو اشرفیوں کی تھیلی دے کر ان سوالات کے جوابات معلوم کر لیے۔بادشاہ نے وزیر سے جب یہ جوابات سنے تو فوراً سمجھ گیا کہ وزیر اس کسان سے پوچھ کر آیا ہے۔بادشاہ نے اس کسان کو دربار میں بلا کر پوچھا کہ اس نے اپنا وعدہ پورا کیوں نہیں کیا جس پر کسان نے جواب دیا کہ جواب بتانے سے پہلے وہ بادشاہ کا منہ سو دفعہ دیکھ چکا تھا کیونکہ اشرفیوں پر بادشاہ کی تصویر تھی۔اس کی دانائی سے بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس نے کسان کو سونے کے سو سکے انعام میں دے دیے۔

(طلبہ اپنی فہم کے مطابق اپنے الفاظ میں اس سبق کا خلاصہ لکھیں گے)

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو جوڑی میں یا گروپ میں ایک عبارت پڑھنے کے لیے دی جائے جس میں ایک ہی نام کی بار بار گردان ہو رہی ہو مثال:

علی اپنی جماعت کا ہوشیار بچہ ہے۔ علی روزانہ اسکول وقت پر پہنچتا ہے۔ علی اپنا ہر کام وقت پر مکمل کرتا ہے۔ علی اسکول کی دیگر سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ علی کو اس کے تمام اساتذہ پسند کرتے ہیں۔ علی کے بہت سارے دوست ہیں۔ علی ان کے ساتھ روزانہ کھیلنے بھی جاتا ہے۔ علی کو کہانیاں پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ علی کے پاس بہت ساری کہانیوں کی کتابیں ہیں۔

(اس کے علاوہ کوئی بھی عبارت دی جاسکتی ہے)

معلم اس عبارت کے حوالے سے طلبہ سے سوال کریں کہ اس عبارت سے آپ کو کیا سمجھ آیا یا اس عبارت میں کیا خاص بات ہے؟ طلبہ بتائیں گے کہ بار بار علی لکھا ہوا ہے۔ معلم پوچھیں کیا یہ صحیح ہے؟ ہوسکتا ہے طلبہ بتادیں۔ اس کے بعد معلم طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے پوچھیں کہ ہر جملے میں علی کا نام لکھا ہوا ہے تو اس کی جگہ کیا آنا چاہیے؟ طلبہ بتائیں تو معلم ان الفاظ کو تختہ تحریر پر لکھیں اور بتائیں علی کی جگہ وہ۔ اس۔ وغیرہ لگائیں گے۔ طلبہ کو معلم مزید بتائیں کہ نام کی جگہ جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں وہ قواعد کی رو سے ضمیر کہلاتے ہیں۔ اس کی تین اقسام ہیں: ضمیر متکلم یعنی وہ شخص جو بول رہا ہوتا ہے وہ اپنے نام کی جگہ میں، میرا، میری اور اگر بہت سارے لوگ ہوں تو ہم، ہمارا اور ہماری، ہمیں استعمال کرتے ہیں۔ دوسری قسم ہے ضمیر حاضر یعنی جس سے بات کی جارہی ہو اور وہ موجود ہو اسکے لیے تم، تمہارا، آپ، تمہیں وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ تیسری قسم ہے ضمیر غائب یعنی جس کے بارے میں بات ہو رہی ہو اور وہ موجود نہ ہو اس کے لیے اس، ان، وہ، انہوں، انہیں استعمال کرتے ہیں۔

☆ اس سبق میں ہر ایک قسم کی ضمیروں کی مثالیں تلاش کر کے لکھیے:

ضمیر متکلم: اپنا۔ میں۔ اپنی۔ اپنے۔ مجھے۔

ضمیر مخاطب: تم۔ آپ۔

ضمیر غائب: وہ۔ اُس۔ انہوں۔ ان۔ اسی۔ جن

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو + سرگرمی: طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں مذکر مونث کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ لہٰذا اس کا اعادہ کروایا جائے اور مذکر اور مونث کے بارے میں بتاتے ہوئے انہیں لوپ کارڈ کی سرگرمی کروائی جائے۔

لوپ کارڈ بنانے کا طریقہ: ایک چھوٹا کا کارڈ لے کر اس میں ایک مونث اور ایک مذکر لکھا جائے۔ اس مذکر کا مونث کسی دوسرے بچے کے پاس ہونا چاہیے۔ یعنی ہر بچے کے پاس ایک مذکر اور ایک مونث لکھا ہو۔

☆ اب شروع کروایا جائے معلم ایک مذکر بولیں اور اس کا مونث کسی بچے کے پاس ہو وہ ہاتھ کھڑا کر کے بتائے کہ اس کا مونث یہ ہے اب اس کے پاس جو مذکر لکھا ہے وہ بولے۔ اس کا مونث کسی دوسرے بچے کے کارڈ پر لکھا ہو۔ اس طرح ہر بچے کے پاس کارڈ ہونا چاہیے۔

☆ درج ذیل مذکر فعل کے جملوں کو ضروری تبدیلیوں کے ساتھ مونث فعل کے جملوں میں تبدیل کیجیے:

جوابات:

(الف) لڑکیاں کھیل رہی ہوں گی۔
(ب) راشد صاحب کی نوکرانی بوڑھی ہوگئی۔
(ج) بچی نے شور مچایا۔
(د) میری بہن نے گل دان توڑ دیا۔
(ہ) بوڑھی / بڑھیا کو سڑک پار کرادو۔
(و) درزن نے ابھی تک کپڑے نہیں سیے۔

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو + سرگرمی: پچھلی جماعتوں میں طلبہ اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ اس کا اعادہ کروایا جائے۔

بچوں سے چند سوالات کیے جائیں مثلاً آپ اسمبلی میں کتنے بجے گئے؟ پہلا پیریڈ کس کا تھا؟ اس وقت کون سا پیریڈ ہے؟ اس سے پہلے کون سا تھا؟ اردو کے بعد کون سا پیریڈ ہوگا؟ چھٹی کتنے بجے ہوگی؟ وغیرہ طلبہ سے جوابات لیتے ہوئے انہیں موضوع کی طرف لایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ جو پیریڈ گزر گئے وہ زمانہ ماضی تھا۔ اسمبلی ہوگئی وہ بھی اب زمانہ ماضی ہے۔ اس وقت جو اردو کا پیریڈ ہے وہ زمانہ حال ہے۔ اس کے بعد جو پیریڈ ہوگا وہ زمانہ مستقبل کا ہوگا۔ بس یہ تین زمانے ہوتے ہیں اور ان تین زمانوں میں جو کام کیے جاتے ہیں وہ فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل کہلاتے ہیں۔

طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جائیں۔ اور انہیں فعل حال، فعل ماضی اور فعل مستقبل کی چند نشانیاں بتائی جائیں۔

فعل حال: جملے کے آخر میں ''ہے'' یا ''تا ہے'' آتا ہے مثلاً کرتا ہے، آتا ہے، جاتا ہے، سوتا ہے، کھاتا ہے، پیتا ہے وغیرہ

فعل ماضی: جملہ فعل پر ختم ہوتا ہے یا ''تھا'' آتا ہے مثلاً سو گیا، کھایا، گیا، پیا، اٹھا اور رہا تھا، کرتا تھا وغیرہ

فعل مستقبل: جملے کے آخر میں ''گا۔ گی۔ گے'' آتا ہے۔ ہوگا۔ کھائے گا۔ سوئے گا وغیرہ

☆ نیچے دیے گئے فعل حال کے جملوں کو فعل ماضی اور فعل مستقبل کے کے جملوں میں تبدیل کیجیے:

فعل حال	فعل ماضی	فعل مستقبل

باہر بڑی گرمی ہے۔	باہر بڑی گرمی تھی۔	باہر بڑی گرمی ہوگی۔
تم شور کیوں مچا رہے ہو؟	تم شور کیوں مچا رہے تھے؟	تم شور کیوں مچا رہے ہوگے؟
بارش میں کیڑے مکوڑے باہر نکل آتے ہیں۔	بارش میں کیڑے مکوڑے باہر نکلے۔	بارش میں کیڑے مکوڑے باہر نکلیں گے۔
ماجد صبح سویرے اٹھتا ہے۔	ماجد صبح سویرے اٹھا۔	ماجد صبح سویرے اٹھے گا۔
فصل کی کٹائی شروع ہو رہی ہے۔	فصل کی کٹائی شروع ہو رہی تھی،	فصل کی کٹائی شروع ہو رہی ہوگی۔
گوشت کی دکان پر تالا لگا ہوا ہے۔	گوشت کی دکان پر تالا لگا ہوا تھا۔	گوشت کی دکان پر تالا لگا ہوا ہوگا۔

سبق نمبر۴:　　　　سردار عبدالرّب نشتر

مقاصد (ہم سیکھیں گے):اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ قائداعظم کے قریبی ساتھی اور عظیم رہنما سردار عبدالرّب نشتر کی شخصیت سے متعارف ہوں۔

☆ مسلمانوں کے حقوق کے لیے کی گئیں سردار عبدالرّب نشتر کی کوششوں سے واقف ہوں۔

☆ تحریک پاکستان کے چند اہم پہلوؤں سے واقف ہوتے ہوئے قیام پاکستان کے لیے ان کی خدمات سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ ایک عظیم رہنما کی شخصیت پر ایک معلوماتی مضمون کے انداز تحریر پر غور کریں اور شخصیت نگاری کر سکیں۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں اور نئے الفاظ سیکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھائیں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آشنا ہوں۔

☆ الفاظ کے مترادف لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ فعل ماضی کے جملوں کو فعل حال اور فعل مستقبل کے جملوں میں تبدیل کر کے اپنی لسانی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

☆ بناوٹ کے لحاظ سے لفظ کی اقسام سے واقف ہوں اور تحریر میں اس کی شناخت کر سکیں۔

☆ واحد کو جمع اور جمع کو واحد میں تبدیل کریں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

<u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلم طلبہ سے پوچھیں کہ پاکستان کس طرح وجود میں آیا؟ آج ہم ایک آزاد وطن پاکستان میں سانس لے رہے ہیں اس کا قیام کن لوگوں کی محنت اور جدوجہد کا ثمر ہے؟ اس ملک کے قیام کے لیے کن لوگوں نے اہم کردار ادا کیا؟ پاکستان کے بانی کون ہیں؟ اور انھوں نے کس طرح پاکستان بنایا؟ کیا قائداعظم نے اکیلے اتنا بڑا کام کیا؟ قیام پاکستان کے سلسلے میں جن لوگوں نے قائداعظم کا بھرپور ساتھ دیا ان میں سے چند شخصیات کے نام بتایئے؟ معلم طلبہ سے ان سوالات کے جوابات لیں اور ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کریں۔ طلبہ تحریک پاکستان کے حوالے سے جو کچھ جانتے ہوں ان سے معلوم کیا جائے اور آخر میں معلم قیام پاکستان کے حوالے سے طلبہ کو بتائیں کہ پاکستان بنانے میں قائداعظم کے ساتھ بہت سے لوگوں نے حصہ لیا اور قائداعظم کا بھرپور ساتھ دیا پاکستان بنانے میں بڑی مشکلات پیش آئیں اور بہت سے مسلمانوں نے اپنی جان و مال کی قربانی دی؟ تحریک پاکستان میں جن لوگوں نے قائداعظم کا بھرپور ساتھ دیا ان میں مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی بھی ہیں، لیاقت علی خان، چوہدری رحمت علی، محترمہ فاطمہ جناح، بیگم رعنا لیاقت علی خان، سردار عبدالرّب نشتر وغیرہ شامل ہیں۔ ساتھ ہی بتایا جائے گا کہ آزادی کی تحریک میں ان رہنماؤں کی خدمات کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ ان رہنماؤں نے ملک و ملت کو غلامی سے آزاد کرانے کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم الگ وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے اور ہمیں پاکستان جیسی نعمت حاصل ہوئی۔ انھی رہنماؤں میں سے آج ہم قائداعظم کے قریبی ساتھی اور عظیم رہنما کے بارے میں پڑھیں گے۔ آیئے ہم دیکھیں کہ قیام پاکستان کی جدوجہد میں انھوں نے کیا کردار ادا کیا ہے۔ (طلبہ کو ان کی تصویر بھی دکھائی جا سکتی ہے) طلبہ نام خود بتائیں گے۔

پڑھائی: طلبہ کو جوڑیوں میں بٹھایا جائے۔ طلبہ جوڑی میں پڑھائی کریں۔ اس سبق میں دو صفحات ہیں لہٰذا ایک بچہ پہلا صفحہ پڑھے گا تو دوسرا سنے۔ اس کے بعد دوسرا صفحہ دوسرا بچہ پڑھے گا اور پہلا سنے۔ اس طرح یہ پڑھائی عمل میں لائی جائے۔

☆ سبق کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے اور ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کے اہم نکات پر تبادلہ خیال کیا جائے۔

<u>سرگرمی:</u>

☆ جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے۔ایک گروہ اس سبق کے حوالے سے سوالات تیار کرے جبکہ دوسرا گروہ اپنے آپ کو جوابات دینے کے لیے تیار کرے۔

☆ جو گروہ جوابات کے لیے تیار ہوان میں سے کسی بھی ایک بچے کو سردار عبدالرّب نشتر بنایا جائے۔(اس کام کے لیے معلم کوئی ٹاس کرلیں یا بچوں سے رائے لیں)

☆ جو بچہ سردار عبدالرّب نشتر بنے اس کو ایک کرسی پر بٹھایا جائے۔پھر سوالات کرنے والا گروہ اس بچے سے سوالات کرے۔بچے کی مدد کے لیے دوسرا گروہ اس کے ساتھ کھڑا ہو۔جس گروہ نے جوابات کے لیے اپنے آپ کو تیار کیا ہے وہ گروہ اس بچے کی مدد کرے گا۔

☆ اس دلچسپ سرگرمی کی وجہ سے طلبہ اچھی طرح اپنا سبق ذہن نشین کرلیں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جاسکتی ہے۔

☆ کسی بھی ایک رہنما پر ایک مختصر نوٹ یا پیراگراف لکھیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ سردار عبدالرّب نشتر کے والد کیا کرتے تھے؟

۲۔ تحریک خلافت کا آغاز کس نے کیا؟

۳۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کس نے قائم کی؟

۴۔ انگریزوں نے سردار عبدالرّب نشتر کو جیل میں کیوں ڈالا؟

☆ درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات بھی سنے جاسکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ سردار عبدالرّب نشتر کی تصویر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (تحریک پاکستان کے حوالے سے سابقہ معلومات کی جانچ کے دوران)

☆ ایک عظیم رہنما کی شخصیت کے حوالے سے معلوماتی مضمون کے انداز تحریر پر غور کرنے کے دوران۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات تیار کرنے اور ان کے جوابات کے دوران (سرگرمی کے دوران)

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ سبق کے حوالے سے مشق میں دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ الفاظ پر اعراب لگانے کے دوران۔

☆ الفاظ کے مترادف لکھنے کے دوران۔

☆ فعل ماضی کے جملوں کو فعل حال اور فعل مستقبل کے جملوں میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆ بناوٹ کے لحاظ سے لفظ کی اقسام سے واقف ہونے اور الفاظ کی پہچان کے دوران

☆ واحد کو جمع اور جمع کو واحد میں تبدیل کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ قائداعظم کے قریبی ساتھی اور عظیم رہنما سردار عبدالرّب نشتر کی شخصیت اور قیام پاکستان کے لیے کی گئیں ان کی خدمات سے واقف ہونا

☆ ایک عظیم رہنما کی شخصیت پر ایک معلوماتی مضمون کے انداز تحریر پر غور کرتے ہوئے شخصیت نگاری کرنا۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا اور نئے الفاظ سیکھنا۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ الفاظ پر اعراب لگانا اور اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆الفاظ کے مترادف لکھنا۔

☆فعل ماضی کے جملوں کو فعل حال اور فعل مستقبل کے جملوں میں تبدیل کرنا۔

☆بناوٹ کے لحاظ سے لفظ کی اقسام سے واقف ہونا اور تحریر میں اس کی شناخت کرنا۔

☆واحد کو جمع اور جمع کو واحد میں تبدیل کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبرا

☆دیے گئے سوالات کے جوابات اپنے الفاظ میں لکھیے:

(الف) سردار عبدالرّب نشتر ۱۳ جون ۱۸۹۹ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔

(ب) علی گڑھ یونیورسٹی کو قائداعظم ''مسلم انڈیا کا اسلحہ خانہ'' کہا کرتے تھے۔

(ج) علی گڑھ میں سردار عبدالرّب نشتر کی ملاقات مولانا محمد علی جوہر سے ہوئی۔ مولانا محمد علی جوہر ان سے بہت محبت کرتے تھے اور انہیں پیار سے ''سامری'' یعنی جادوگر کہا کرتے تھے اور وہ اس لیے کہ سردار عبد الرّب کی شخصیت میں جادوگری سی کشش تھی۔

(د) کانگریس ایک سیاسی جماعت تھی جو مسلمانوں کے الگ حقوق پر زور نہیں دیتی تھی۔ اس لیے سردار عبدالرّب نشتر کانگریس سے علیحدہ ہوگئے۔

(ہ) سردار عبدالرّب نشتر نے اس صوبے میں مسلم لیگ کو ایک سیاسی جماعت بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی بناء پر انہیں سرحد میں قائداعظم کا نائب تصور کیا جاتا تھا۔ مسلم لیگ میں شامل ہو کر انھوں نے بڑی بڑی خدمات انجام دیں جن کی بدولت وہ جلد ہی اپنی قوم کی آنکھ کا تارا بن گئے۔ قائداعظم نے بھی ان کی قائدانہ صلاحیتوں کو بھانپ لیا اور انہیں ۱۹۳۶ میں مسلم لیگ کی مرکزی عاملہ کا ممبر منتخب کر لیا۔ انہوں نے اپنی سیاسی صلاحیت اور جذبہ خدمت سے قائداعظم کا دل جیت لیا۔ قائداعظم ان کی شخصیت سے اتنا متاثر تھے کہ انہیں ہر معاملے میں آگے آگے رکھتے تھے۔ جب بھی کسی اہم کام کے لیے کوئی کمیٹی بنتی، کوئی وفد کہیں جاتا، قائداعظم اس میں سردار عبدالرّب نشتر کو ضرور شامل کرتے۔

(و) سردار عبدالرّب نشتر کا پیشہ وکالت تھا اور ان کا شمار بڑے بڑے کامیاب وکیلوں میں ہوتا تھا۔ اگر وہ چاہتے تو وکالت سے بہت دولت کما سکتے تھے مگر پیسہ کمانا ان کا مقصدِ حیات نہ تھا۔

(ز) سردار عبدالرّب نشتر کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ ان کو جو فرائض بھی سونپے جاتے، انہیں وہ پوری لگن اور جاں فشانی سے انجام دیتے۔

(ح) سردار عبدالرّب نشتر کا انتقال ۱۴ فروری ۱۹۵۸ کو کراچی میں ہوا اور تدفین مزار قائد کے احاطے میں ہوئی۔

مشق نمبر۲

☆درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

صفِ اوّل: احمد رضا قادری کا شمار صف اول کے نعت خوانوں میں ہوتا ہے۔

مقصدِ حیات: دوسروں کے کام آنا میری زندگی کا مقصدِ حیات ہے۔

جڑیں کاٹنا: جو لوگ دوسروں کی جڑیں کاٹنے میں لگے رہتے ہیں وہ خود بھی کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

کنارہ کش: جو لوگ دل آزاری کا باعث بنیں ان سے کنارہ کش ہو جانا ہی بہتر ہے۔

آنکھ کا تارا: چھوٹے بچے سب کی آنکھ کا تارا ہوتے ہیں۔

باغ باغ ہونا: وہ اپنی ٹیم کی کامیابی پر باغ باغ ہو گیا۔

جاں فشانی: اگر کوئی کام پوری لگن اور جاں فشانی سے کیا جائے تو اس میں ہمیشہ کامیابی ہوتی ہے۔

مشق نمبر۳

☆اعراب لگائیے:

شَخْصِیَّت ۔ گِرِفْتار ۔ عَزْم ۔ اِسْتِقْلال ۔ نُقْل ۔ قُبُل۔ اِنْکسار

وِصَال ۔ عُبُوری ۔ اِحَاطے

مشق نمبر۴

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں مترادف الفاظ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ اس کا اعادہ کروایا جائے۔ طلبہ کو ایک مثال تختہ تحریر پر لکھ کر سمجھانے کا آغاز کیا جائے۔ مثلاً فلک۔ آسمان ۔ یہ دو لفظ ہیں لیکن ان کے معنی ایک ہیں فلک کو آسمان بھی کہتے ہیں اسی طرح چاند کو قمر بھی کہتے ہیں ہلال بھی کہتے ہیں۔ غرض ہماری اردو زبان میں اتنی وسعت ہے کہ اس میں بہت سے الفاظ ایک ہی مطلب دیتے ہیں اور انہیں کئی ناموں سے پکارا جا سکتا ہے۔ وہ الفاظ کو ہم معنی ہوں یعنی ایک جیسے معنی دیں وہ مترادف الفاظ کہلاتے ہیں۔

☆ طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جاسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ دیے گئے الفاظ اور ان کے مترادف کی مدد سے ایک عبارت یا کہانی لکھوائی جاسکتی ہے۔

☆ درج ذیل الفاظ کے تین تین مترادف الفاظ لکھیے جیسے آرام سے آسائش، سکون، اطمینان

آس:	امید۔ خواہش۔ آرزو	حلال:	مباح۔ جائز۔ درست
کینہ:	حسد۔ بغض۔ عداوت	صفائی:	پاکیزگی۔ ستھرائی۔ اجلاپن
غریبی:	محتاجی۔ مفلسی۔ فقیری	طاقت:	زور۔ قوت۔ جرات
مقدر:	تقدیر۔ نصیب۔ قسمت		

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: پچھلے سبق میں اس کے بارے میں تفصیل سے بتایا جاچکا ہے لہٰذا یہ کام طلبہ کو خود کرنے کے لیے کہا جائے۔ معلم رہنمائی کریں اور مشکل پیش آنے پر طلبہ کی مدد کریں۔

☆ ایک عبارت یا چھوٹا سا پیراگراف کسی سبق سے لیا جاسکتا ہے جو فعل حال سے تعلق رکھتا ہو۔ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ اس پیراگراف کو فعل ماضی اور فعل مستقبل میں تبدیل کریں۔

☆ درج ذیل فعل ماضی کے جملوں کو فعل حال اور فعل مستقبل کے جملوں میں تبدیل کیجیے۔

فعل ماضی	فعل حال	فعل مستقبل
میں نے کھانا کھالیا۔	میں کھانا کھاتا ہوں۔	میں کھانا کھاؤں گا۔
چور پکڑا گیا۔	چور پکڑا جاتا ہے۔	چور پکڑا جائے گا۔
ہم سیر کو پارک میں جاتے تھے۔	ہم سیر کو پارک میں جاتے ہیں۔	ہم سیر کو پارک میں جائیں گے۔
نادر اداس گھومتا پھرتا تھا۔	نادر اداس گھومتا پھرتا ہے۔	نادر اداس گھومے پھرے گا۔
موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔	موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔	موسلا دھار بارش ہو رہی ہوگی۔

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو:

معلم کتاب میں دی گئی لفظ کی اقسام کی تعریف اور مثالوں کے ذریعے طلبہ کو سمجھائیں اور بتائیں کہ بناوٹ کے لحاظ سے لفظ کی تین اقسام ہیں۔ جامد۔ مصدر۔ مشتق۔ (تفصیل کتاب میں موجود ہے)

یا

سب سے پہلے معلم ایک جملہ لکھیں:

باز کو پکڑنا آسان کام نہیں ہے اسے پکڑنے والا بڑا بہادر ہوتا ہے۔

درج بالا جملے میں ''باز'' وہ لفظ ہے جو نہ خود کسی لفظ سے بنتا ہے اور نہ ہی اس سے دوسرے الفاظ بنتے ہیں۔ قواعد کی رو سے ایسے الفاظ اسم جامد کہلاتے ہیں۔

اسی طرح پکڑنا سے لفظ نکلتا ہے پکڑا یا پکڑتا ہے اور اس کے آخر میں نا آتا ہے۔ قواعد کی رو سے ایسے الفاظ مصدر کہلاتے ہیں۔ خاص طور پر تمام فعل مصدر سے ہی بنتے ہیں۔

پکڑنے والا لفظ پکڑنا سے نکلتا ہے یعنی مصدر سے بنا ہے قواعد میں ایسے الفاظ مشتق کہلاتے ہیں۔ وہ لفظ جو کسی مصدر سے بنا ہو۔

طلبہ کو مزید مثالوں سے واضح کیا جائے۔ یا طلبہ سے ہی مثالیں پوچھی جائیں۔

سرگرمی: جماعت کو تین گروہ میں تقسیم کیا جائے۔ اور تختہ تحریر پر ایک عبارت لکھی جائے۔

ایک گروہ اس عبارت میں سے اسم جامد الگ کرے گا۔ دوسرا گروہ اسم مصدر الگ کرے گا اور تیسرا گروہ اس عبارت میں سے اسم مشتق الگ کر کے لکھے گا۔

☆ درج ذیل الفاظ میں سے ہر ایک لفظ کے سامنے اس کی قسم لکھیے:

لکڑی (جامد) ۔ پکڑ (جامد) ۔ گرنے والا (مشتق) ۔ اٹھانا (مصدر) ۔ پکڑا (مشتق)

دوڑا (یہ فعل ہے لفظ کی قسم نہیں ہے۔ اس کی جگہ دوڑنا ہونا چاہیے)۔ آیا (یہ بھی فعل ہے) پکانے والی (مشتق) ۔دوڑ (جامد)

کتاب (جامد)

مشق نمبر ۷

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں پڑھ چکے ہیں۔ موضوع کی طرف لانے کے تصاویر کی مدد لی جاسکتی ہے یا جماعت میں موجود چند چیزوں کی مدد سے واحد اور جمع کے بارے میں بتایا جاسکتا ہے۔

☆ طلبہ کو ایک عبارت دی جائے جس میں واحد الفاظ کا استعمال کیا گیا ہو۔ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ اس عبارت کو جمع میں تبدیل کریں۔

بچہ روز باغ میں کھیلنے جاتا ہے۔ اسے باغ بہت خوبصورت لگتا ہے۔ باغ کے اندر پھول کی کیاری بھی ہے۔ درخت پر پھل بھی لگا ہے۔ تتلی اڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جھولا بھی لگا ہوا ہے جس پر بچہ بیٹھ کر خوب جھولتا ہے۔ باغ کے چاروں طرف جالی لگی ہوئی ہے۔ ہر طرف رونق نظر آتی ہے۔ پرندے کے چہچہانے کی آواز بھی آتی ہے۔ بچہ یہاں آکر بہت خوش ہوتا ہے۔

☆واحد کو جمع میں اور جمع کو واحد میں تبدیل کیجیے:

واحد	جمع	واحد	جمع
صاحب	اصحاب	سلطان	سلاطین
تحفہ	تحائف	قاعدہ	قواعد
رسول	رُسل	ترجمہ	تراجم
فن	فنون	تصنیف	تصانیف
تفصیل	تفاصیل		

سبق نمبر ۵:　　قرینہ زندگی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆اچھی زندگی گزارنے کے طور طریقے سیکھیں اور اپنی عملی زندگی میں اس کا اطلاق کرتے ہوئے ایک بہتر زندگی گزاریں۔

☆اپنی روزمرہ زندگی میں ہر کام میں نظم وضبط کا مظاہرہ کریں اور اور وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔

☆ایک معلوماتی مضمون کے انداز تحریر پر غور کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھائیں۔

☆الفاظ کی درست ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆اعراب لگا کر الفاظ کے درست تلفظ سے آشنا ہوں۔

☆مذکر الفاظ کو مونث اور مونث الفاظ کو مذکر الفاظ میں تبدیل کرتے ہوئے تحریر میں اس کا موثر استعمال کریں۔

☆الفاظ کے دو دو مترادف لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆الفاظ کے متضاد لکھیں اور تحریر میں اس کا بخوبی استعمال کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں نکھار پیدا کریں۔

☆اسم علم کی اقسام سے واقف ہوں اور الفاظ کو ان اقسام کے حوالے سے بخوبی شناخت کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم تختہ تحریر پر دو کالم بنائیں اور طلبہ سے پوچھیں کہ ہمیں اپنے گھر میں اور اسکول میں کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:
طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں تو معلم ایک ایک کر کے طلبہ کے بتائے ہوئے نکات ان کالموں میں درج کریں مثلاً طلبہ بتائیں گے کہ ہمیں اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے، چیزیں نہیں پھیلانی چاہییں، ہر چیز اپنی جگہ پر رکھنی چاہیے وغیرہ اس کے علاوہ اسکول کو صاف رکھنا چاہیے، اپنی چیزوں کو استعمال کر کے بستے میں رکھنا چاہیے، اسکول برخاست ہونے پر بے تحاشا نہ دوڑیں، کسی کو چلتے وقت دھکا نہ دیں اس کے علاوہ فرش پر سیاہی نہ پھینکیں وغیرہ۔ جب تمام طلبہ اپنی رائے دے چکیں تو معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے انہیں بتائیں کہ ہمیں ان مذکورہ تمام باتوں کا خیال رکھنا چاہیے اور اپنی روزمرہ زندگی میں نظم وضبط پیدا کرنا چاہیے کیونکہ یہی زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ ہے۔
اگر آپ ان اچھی باتوں پر عمل کریں تو ایک کامیاب زندگی گزاریں گے اور آپ کو بہت سے فوائد حاصل ہوں گے جیسے کہ آپ کی روزمرہ زندگی میں بہتری آئے گی، آپ کے اندر اچھی عادتیں پیدا ہوں گی جس کی وجہ سے لوگ آپ کو پسند کریں گے۔ آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ آپ ایک بہتر زندگی کس طرح گزار سکتے ہیں اور آپ کو اپنے اندر کون سے اوصاف پیدا کرنے چاہییں اور کن عادتوں کو اپنانا چاہیے جن کے طفیل آپ زندگی کے ہر میدان میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

یا

☆معلم چاہیں تو اس عنوان سے متعلق کوئی کہانی سنا کر یا یوٹیوب کی مدد سے کوئی کہانی سنا کر گفتگو کا آغاز کر سکتے ہیں۔

پڑھائی:

سبق کی جوڑی میں پڑھائی کروائی جائے۔ سبق دو صفحات پر مشتمل ہے لہٰذا ایک بچہ پڑھے تو دوسرا سنے اور دوسرا پڑھے گا تو پہلا سنے گا۔

☆سبق پڑھنے کے بعد دونوں بچے آپس میں تبادلہ خیال کریں اور اہم نکات سے ایک دوسرے کو آگاہ کریں۔

☆اس کے بعد (circle time) کروایا جائے۔ جس میں تمام بچے ایک دائرے کی صورت میں بیٹھیں اور ہر بچہ ہاتھ اٹھا کر سبق کے حوالے سے اپنی رائے دے اور اہم نکات بتائے۔ ہر بچے کو اس میں شامل کروایا جائے۔ معلم بھی اسی دائرے کا حصہ ہوں اور ہر بچے کی بات بغور سنیں۔ بچے ایک دوسرے کے ساتھ اس سبق پر تبادلہ خیال کریں اور رائے کا اظہار کریں۔ اس طرح اس پورے سبق کی دہرائی عمل میں لائی جائے۔ جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلم رہنمائی کریں اور اپنی رائے شامل کریں۔

سرگرمی:

طلبہ کے گروپ بنوائے جائیں۔ ایک گروپ میں چار یا پانچ بچے ہوں۔ ہر گروپ کو نمبر یا نام دیا جائے۔

ہر گروپ کو ایک ایک کمپیوٹر پیپر دیا جائے گا۔ (چارٹ پیپر بھی دیا جا سکتا ہے) ہر گروپ سے اس چارٹ پیپر پر اسکول میں نظم و ضبط کے حوالے سے ایک ایک جملہ لکھے گا۔ جملہ واضح اور خوبصورت طرزِ تحریر کے ساتھ لکھا جائے تا کہ بعد ازاں اسے اسکول میں مختلف سوفٹ بورڈز پر لگایا جا سکے (جماعت میں بھی لگایا جا سکتا ہے)

جملے کچھ اس طرح سے ہوں: ا۔ آہستہ چلیے اور بھاگنے سے گریز کریں۔ ۲۔ کچرا زمین پر نہ پھینکیں۔ ۳۔ اپنی جماعت میں صفائی رکھیے۔ ۴۔ ٹیچر کے موجود نہ ہونے پر شور و غل نہ مچائیں۔

☆معلم کی رہنمائی شامل رہے۔ جب بچے جملے لکھیں تو معلم ان کی تصحیح کریں اور ان کو صحیح طرح ہدایات دیں۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆سبق میں مصنف نے بہتر زندگی گزارنے کے لیے جن باتوں کا خیال رکھنے کا کہا ہے کیا آپ اپنی روزمرہ زندگی میں ان باتوں کا خیال رکھتے ہیں؟ یا ان باتوں میں سے کن کن باتوں کا خیال رکھتے ہیں؟

نظرِ ثانی (اعادہ

ا۔ اپنی روزمرہ زندگی میں نظم و ضبط کہاں کہاں نظر آتا ہے؟

۲۔ اگر ہم نظم و ضبط سے کام نہ لیں تو کیا ہوگا؟

۳۔ بچوں کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

۴۔ باپ کی ڈانٹ بچوں کے لیے کیا ہے؟

☆اس کے علاوہ مشق نمبر ا میں دیے گئے سوالات کے جوابات بھی سنے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ چارٹ پیپر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات کے دوران)

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆گروپ میں کام کرتے ہوئے نظم و ضبط کے حوالے سے کوئی بھی ایک جملہ لکھنے کے دوران (سرگرمی کے دوران)

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆الفاظ پر اعراب کے استعمال کے دوران۔

☆مذکر الفاظ کو مونث اور مونث الفاظ کو مذکر الفاظ میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆الفاظ کے دو دو مترادف لکھنے کے دوران

☆الفاظ کے متضاد لکھنے اور تحریر میں اس کا بخوبی استعمال کرنے کے دوران

☆اسم علم کی اقسام سے واقف ہونے اور الفاظ کو ان اقسام کے حوالے سے بخوبی شناخت کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆اچھی زندگی گزارنے کے طور طریقے اور اپنی عملی زندگی میں اس کا اطلاق کرتے ہوئے ایک بہتر زندگی گزارنا۔

☆اپنی روزمرہ زندگی میں ہر کام میں نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنا اور اور وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھنا۔

☆ایک معلوماتی مضمون کے اندازِ تحریر پر غور کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھنا۔

☆الفاظ کی درست ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆اعراب لگا کر الفاظ کے درست تلفظ سے آشنا ہونا۔

☆مذکر الفاظ کو مونث اور مونث الفاظ کو مذکر الفاظ میں تبدیل کرنا اور تحریر میں اس کا موثر استعمال کرنا۔

☆مترادف الفاظ سے واقف ہونا اور دیے گئے الفاظ کے دو دو مترادف لکھنا۔

☆الفاظ کے متضاد لکھنا اور تحریر میں اس کا بخوبی استعمال کرنا۔

☆اسم علم کی اقسام سے واقف ہونا اور الفاظ کو ان اقسام کے حوالے سے بخوبی شناخت کرنا۔

کلید جانچ

مشق نمبر۱

☆جوابات:

(الف) مصنف نے کائنات میں نظم وضبط کی بہت سی مثالیں پیش کی ہیں مثلاً سورج ہمیشہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ چاند بھی سورج کی طرح اپنے قاعدے کا پابند ہے۔ وہ بھی مقررہ اوقات پر گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ کُل ستاروں کی جگہیں مقرر ہیں وہ ہر رات کو آسمان میں ہمیشہ اپنی اپنی جگہوں پر نظر آتے ہیں۔ دریا ہمیشہ نشیب میں بہتا ہے۔ موسم سال بہ سال اپنے اپنے وقت پر آتے جاتے ہیں۔

(ب) یہ تمام مثالیں ہمیں اس بات کا پیغام دیتی ہیں کہ ہم بھی اپنی زندگی میں نظم وضبط کو اختیار کریں اور اپنا ہر کام قاعدے سے کرنے کی عادت ڈالیں۔ کیوں کہ قاعدے کی پابندی بڑی اچھی عادت ہے۔ اس سے آدمی ہر قسم کی خرابیوں سے بچا رہتا ہے اور ہر کام اپنے وقت پر ہو جاتا ہے۔

(ج) گھر میں ہمیں چاہیے کہ ہر شے کے لیے ایک جگہ مخصوص کر دیں اور ہر شے کو اس کی مقررہ جگہ پر رکھیں۔ ایسا کرنے سے ہر چیز آسانی سے مل جاتی ہے اور وقت ضائع نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ اپنی ہر چیز کی ایک جگہ بنا لیں اور اسے وہیں رکھیں۔ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کریں اور ان کے کرنے میں کسی طرح کی شرم محسوس نہ کریں۔

(د) اسکول میں استعمال ہونے والی ہر چیز قاعدے سے رکھیں۔ اپنی کتابیں، کاپیاں، قلم وغیرہ کو استعمال کرنے کے بعد واپس بستے میں رکھ دینا چاہیے۔ اگر فرش پر کوئی چیز گری ہوئی ملے تو اسے اٹھا کر قرینے سے جگہ پر رکھنا چاہیے۔ اسکول کے کمرے میں داخل ہوتے اور باہر جاتے وقت شور وغل نہیں مچانا چاہیے۔ اسکول برخاست ہونے پر بے تحاشا دوڑنا نہیں چاہیے۔ نہ کسی کو چلتے وقت دھکا دینا چاہیے، فرش پر سیاہی بھی نہیں پھینکنا چاہیے، کاغذ کے ٹکڑے نہیں پھینکنا چاہیے اور نہ ہی انہیں پڑا رہنے دینا چاہیے۔

(ہ) گلیوں میں کوڑا کرکٹ پھینکنا بہت بری بات ہے اس سے گلی گندی ہوتی ہے اور اس گندگی کے باعث بعض بیماریوں کے جراثیم بھی پھیل جاتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ راستے میں خصوصاً فرش پر تھوکا نہ جائے۔

(و) جس طرح ہر چیز کو اپنی جگہ پر رکھنا مناسب ہے اسی طرح ہر ایک کام کو اپنے وقت پر کرنا ضروری ہے۔ یہی وہ قاعدہ ہے جس کی مدد سے ہم زندگی کے ہر میدان میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

مشق نمبر۲

☆**نظم وضبط کی اہمیت پر ایک مختصر نوٹ لکھیے:**

ایک بہتر زندگی گزارنے کے لیے نظم وضبط کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ زندگی کے ہر میدان میں کامیابی ہمارا قدم چومے تو ہمیں نظم وضبط کا دامن تھامنا ہوگا۔ نظام کائنات پر اگر ہم نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ سورج روزانہ اپنے وقت پر ہی نکلتا ہے، چاند اور تارے اپنے وقت پر ہی طلوع ہوتے ہیں، دن کے بعد رات آتی ہے اور رات کے بعد دن۔ یعنی یہ کہ قدرت کا اپنا سارا نظام ایک ضابطہ اور قاعدہ کے ساتھ جاری وساری ہے۔ چنانچہ جب قدرت کا اپنا نظام قاعدوں اور ضابطوں کا پابند ہے تو پھر بھلا انسان قانون اور ضابطوں کی پابندی کیے بغیر ایک کامیاب زندگی کیوں کر گزار سکتا ہے۔ دراصل یہ نظام قدرت ہی ہے جس نے انسان کو قاعدے اور قرینے کی زندگی بسر کرنا سکھایا ہے۔ غرض یہ کہ زندگی میں نظم وضبط اختیار کرنا اور اپنا ہر کام قاعدے سے کرنا انسان کو کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔ ہر کام کو اگر اس کے مقررہ وقت پر اور قاعدے کے مطابق کیا جائے تو وہ کام بہتر طریقے سے انجام پاتا ہے اور اس سے ایک تو پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی اور اطمینان اور آسودگی حاصل ہوتی ہے۔ زندگی کے ہر معاملے میں اور ہر جگہ نظم وضبط کا مظاہرہ کرنے سے انسان ایک بہتر زندگی گزار سکتا ہے۔ چاہے وہ گھر ہو، دفتر ہو، اسکول ہو، گلی ہو یا پھر محلّہ ہر جگہ قاعدے کی پابندی ضروری ہے۔ گھر میں اگر ہم ہر چیز کو اس کی صحیح جگہ پر رکھیں تو وقت پر ہمیں فوراً مل جائے گی، گھر بھی صاف رہے گا اور ہمیں پریشانی بھی نہیں اٹھانی پڑے گی۔ اسی طرح اسکول میں بھی ہم اپنی کاپیوں، کتابوں کا دھیان رکھیں، چھٹی کے وقت تیز نہ بھاگیں، ایک دوسرے کو دھکا نہ دیں، گندگی نہ کریں غرض اگر ان باتوں کا خیال رکھا جائے اور اپنے ہر کام کو بہتر طریقے سے کیا جائے اور نظم وضبط سے رہا جائے تو یقیناً ہماری زندگی بہتر اور آسودہ ہوگی۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کوئی قوم ضابطوں سے دور ہوئی ہے تباہی اور بربادی اس کا مقدر رہا ہے۔ اسی لیے زندگی میں نظم وضبط کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر زندگی میں نظم وضبط نہیں ہوگا اور کوئی بھی کام اپنے صحیح وقت پر قاعدے کے ساتھ نہیں ہوگا تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا اور سوائے پریشانی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسی لیے زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ نظم وضبط سے کام لیا جائے۔

مشق نمبر ۳

☆اعراب لگائیے: (جوابات)

مُساواۃ　اِنْتِشار　سُجُوْد　فُقْدان　بَرداشْت　تَحَمُّل　اِسْتِحکام

عَقْل　صَبْر　مُتَرادِف

مشق نمبر ۴

☆درج ذیل مذکر الفاظ کو مونث الفاظ اور مونث الفاظ کو مذکر الفاظ میں تبدیل کیجیے:

مذکر	مونث	مذکر	مونث
مرغا	مرغی	پجاری	پجارن
فقیر	فقیرنی	ہاتھی	ہتھنی
چوہا	چوہیا	ماموں	ممانی
بادشاہ	ملکہ	اونٹ	اونٹنی
درزی	درزن	ساس	سسر

☆درج بالا الفاظ میں سے کسی بھی تین جوڑیوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مشق نمبر ۵

☆ذیل میں جو الفاظ درج کیے گئے ہیں ان کے کم سے کم دو دو مترادف الفاظ لکھیے:

(پچھلے اسباق میں اس کے بارے میں تفصیل سے بتایا جا چکا ہے)

اندیشہ: فکر۔سوچ۔کھٹکا　　ابتدا: آغاز۔شروع

آس: امید۔خواہش۔آرزو　　تصور: خیال۔دھیان

حکمت: دانائی۔عقل مندی　　زحمت: مشقت۔مصیبت۔

غم: دکھ۔رنج۔الم　　رب: پروردگار۔خدائے تعالیٰ

تکبّر: غرور۔گھمنڈ　　مرض: بیماری۔روگ۔عادت

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو:

طلبہ کو موضوع کی طرف لانے کے لیے چند مثالیں دی جائیں جیسے معلم طلبہ سے گفتگو کرتے ہوئے اپنی چند چیزوں کے بارے میں بتائے جو آپس میں ایک دوسرے کی الٹ ہوں مثلاً میرے پاس ایک ایک چھوٹی ڈائری ہے اور ایک بڑی ڈائری ہے۔ چھوٹی ڈائری میں کم صفحات ہیں اس کے اوپر کالے رنگ کی جلد چڑھی ہوئی ہے میں اسے اپنی الماری کی اوپر والی دراز میں رکھتی ہوں جبکہ بڑی ڈائری میں زیادہ صفحات ہیں اور اس کے اوپر سفید رنگ کی جلد چڑھی ہوئی ہے۔ میں اسے الماری کی نیچے والی دراز میں رکھتی ہوں۔

گفتگو کے اختتام پر طلبہ سے ان دونوں ڈائریوں کا موازنہ کرواتے ہوئے تختہ تحریر پر ان کی خصوصیات لکھی جائیں اور مختصراً ایک ہی لفظ لکھا جائے۔ جیسے۔ ایک چھوٹی ہے۔ ایک بڑی ہے۔ کم۔ زیادہ۔ کالا ۔سفید۔ اوپر۔ نیچے

اب طلبہ سے پوچھا جائے کہ ان الفاظ کا آپس میں ربط کیا ہے؟ طلبہ بتائیں گے کہ یہ ایک دوسرے کے الٹ یعنی متضاد ہیں۔ طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے انھیں بتایا جائے کہ جو الفاظ ایک دوسرے کی الٹ ہوں وہ متضاد الفاظ کہلاتے ہیں۔

☆درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے:

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
آئندہ	گذشتہ	بیمار	تندرست
حرکت	ساکت	اصل	نقل

بنجر	زرخیز	جوانی	بڑھاپا
بدنصیب	خوش نصیب	تازہ	باسی
تاریک	روشن		

مشق نمبر ۷

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں اسم معرفہ اوراسم نکرہ پڑھ چکے ہیں ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کرتے ہوئے ان کا اعادہ کروایا جائے۔ایک جملہ لکھ کرسوال کیا جائے:

کراچی پاکستان کاایک بڑاشہر ہے۔

کراچی اور پاکستان کسی خاص نام کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اس لیے قواعد کی رو سے یہ کیا کہلاتے ہیں اور شہر کوئی بھی ہوسکتا ہے اس لیے یہ عام نام ہے یہ کیا ہوگا۔طلبہ بتانے کی کوشش کریں۔طلبہ کومزید اشارہ دیا جائے ورنہ معلم خود بتائیں کہ جوخاص نام ہوتے ہیں اور مخصوص چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں وہ اسم معرفہ ہوتے ہیں اور وہ لفظ جوکسی بھی عام چیز کی طرف اشارہ کرے وہ اسم نکرہ ہے۔طلبہ کومزید بتایا جائے کہ اسم معرفہ کی چاراقسام ہیں۔اسم علم۔اسم ضمیر۔اسم اشارہ۔اسم موصول آج ہم اسم علم کے بارے میں بتائیں گے۔

اسم علم کی مزید پانچ اقسام ہیں: کتاب میں صفحہ نمبر ۱۶ پر یہ تمام اقسام بمعہ مثال درج ہیں۔لہٰذا طلبہ سے اسے پڑھوایا جائے۔اور طلبہ سے ہی مزید مثالیں پوچھی جائیں۔(طلبہ سے ان تمام اقسام کی ایک ایک مثال کی مدد سے ایک عبارت لکھوائی جائے۔)

☆ نیچے اسم علم کی ملی جلی مثالیں درج ہیں۔ان میں سے ہر ایک کے سامنے اس کی قسم لکھیے:

شاعرِ مشرق (لقب)　　مادرِ ملت (لقب)　　غالب (تخلص)　　ابوتراب (کنیت)　　گڈو (عرف)

ستارہ جرات (خطاب)　　ابوبکر (کنیت)　　گاما (عرف)　　حسرت موہانی (تخلص)　　تمغہ امتیاز (خطاب)

سبق نمبر۶:　　بہار کا گیت

مقاصد:　　سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ موسم بہار کی دلکشی، رعنائی اور خوبصورتی سے واقف ہوتے ہوئے اس موسم کا بھرپور مزا لیں۔

☆ قدرتی مناظر میں دلچسپی لیتے ہوئے اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں اور مناسب الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے منظر نگاری کریں۔

☆ آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کریں۔

☆ نظم کا مفہوم سمجھتے ہوئے شاعر کے انداز بیاں پر غور کریں اور نئے الفاظ سیکھتے ہوئے موسم بہار کی منظر کشی خوبصورت الفاظ میں کریں۔

☆ نظم کو نثر میں تبدیل کرتے ہوئے الفاظ کا مناسب اور صحیح طریقے سے استعمال کریں اور تحریری صلاحیت کو بہتر بنائیں۔

☆ نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھیں اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے شاعر کا بنیادی مقصد سمجھیں۔

☆ ہم آواز/ہم قافیہ الفاظ بنا کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے جملوں میں فعل فاعل اور مفعول کی ترتیب درست لکھیں اور لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆ الفاظ کو لغت کی ترتیب کے مطابق لکھیں اور حروف تہجی کی صحیح ترتیب سے آگاہ ہوں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

معلم سب سے پہلے طلبہ سے ایک کل جماعتی گفتگو میں سوال کریں مثلاً سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ طلبہ بتائیں توان کو تختۂ تحریر پر لکھا جائے۔اس کے بعد معلم جماعت کو پانچ گروہ میں تقسیم کریں اور ہر گروہ کو ایک ایک چارٹ پیپر دیا جائے۔ہر گروہ کسی ایک موسم پر اپنی پیشکش تیار کرے۔مثلاً گروپ نمبر ۱ کو موسم گرما، گروپ ۲ کو موسم سرما۔گروپ ۳ کو موسم بہار۔گروپ ۴ کو موسم خزاں اور گروپ ۵ کو موسم برسات کے بارے میں لکھنے کے لیے کہا جائے (طلبہ کو بتایا جائے کہ سال میں چار موسم ہوتے ہیں لیکن موسم برسات جون جولائی یعنی گرمیوں کے موسم میں آتا ہے۔اس کو الگ کر دیا ہے)

☆ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ دیے گئے موسم کی خصوصیات لکھیں اور اس سے متعلق تصاویر بھی چارٹ پیپر پر بنائیں۔اس کام کے لیے ۱۵ سے ۲۰ منٹ دیے جائیں۔معلم کی رہنمائی اور مشاورت شامل رہے۔ہر گروپ کے پاس جا کر معلم ہدایات بھی دے سکتے ہیں۔

☆ بیس منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک یا دو بچے اپنی پیشکش جماعت کے سامنے پیش کریں گے اور موسم کے بارے میں لکھی گئی خصوصیات بتائیں گے۔ہر پیشکش کے بعد تالیاں بجوائی جائیں۔ضرورت محسوس ہو تو معلم ہر گروپ کے بتائے ہوئے نکات میں اضافہ کرتے ہوئے اپنی رائے دے سکتے ہیں۔

☆ اس طرح بچوں کو ہر موسم کے بارے میں معلوم ہو جائے گا۔آخر میں معلم طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم جو نظم پڑھیں گے وہ ایک موسم کے بارے میں ہے۔بچے نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

استاد خود درست تلفظ کے ساتھ حرف بہ حرف نظم خوانی کریں۔ اس کے بعد نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ سیاہ پر لکھے جائیں۔

☆ آج گروپ میں ہی پڑھائی کروائی جائے۔ طلبہ پہلے ہی پانچ گروپ میں تقسیم ہیں۔ اس نظم میں بھی پانچ بند ہیں لہٰذا ہر گروپ کو ایک ایک بند دیا جائے۔ ہر گروپ اپنے دیئے گئے بند کو پڑھے اور اس کا مطلب اخذ کرنے کی کوشش کرے۔ دس منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے دیے گئے شعر کا مطلب جماعت کے سامنے بتائے گا۔ معلم کی رہنمائی اور معاونت شامل رہے گی۔ بچے کے بتانے کے بعد معلم مزید اس کی تشریح صحیح طرح بیان کر سکتے ہیں۔

آخر میں معلم اس نظم کا خلاصہ بچوں کو بتائیں۔ (خلاصہ آگے درج ہے)

سرگرمی:

☆ اسکول کے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس کی مشاورت سے جماعت میں موسم بہار کے حوالے سے کوئی تقریب منعقد کی جا سکتی ہے یا (spring festival) کا انعقاد کیا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں اہتمام کیا جا سکتا ہے۔ رنگ برنگے لباس پہن کر موسم بہار سے متعلق سرگرمیاں کروائی جا سکتی ہیں۔

☆ جماعت میں بچوں سے پھولوں کے گملے منگوائے جائیں اور ایک پھولوں کی نمائش کروائی جائے جس میں اسکول کی دوسری جماعتوں کو اس نمائش میں آنے کی دعوت دی جائے۔ ہر بچہ ایک پھول کا گملہ لائے اور اس پھول کے بارے میں چند جملے آنے والوں کو بتائے۔ ہیڈ مسٹریس یا ہیڈ ماسٹر کو بھی شرکت کی دعوت دی جا سکتی ہے۔

نظم کا مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے موسم بہار کی رنگینیوں اور رعنائیوں کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے اور اس موسم کی منظر کشی بڑے بھرپور انداز میں کی ہے۔ شاعر نے اس بات کا احساس دلایا ہے کہ موسم بہار کے آنے سے چاروں طرف رنگینیاں بکھر جاتی ہیں اور ماحول حسین تر ہو جاتا ہے اور یہی ماحول کی خوبصورتی اور خوشگواریت ہمارے مزاجوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور دل و دماغ پر خوشی اور لطف کی کیفیت سی طاری ہو جاتی ہے۔ باغ کی رونقیں بڑھ جاتی ہیں اور ہر طرف رونق اور گہما گہمی سی محسوس ہوتی ہے۔ غرض بہار کا موسم کائنات کے حسن و جمال میں اضافہ کرتا ہے۔

خلاصہ:

نظم ''بہار کا گیت'' کے شاعر عبدالغنی شمس ہیں۔ اس نظم میں شاعر نے موسم بہار کی بھرپور عکاسی کی ہے اور اس موسم کی خوبصورتی کا احساس جگایا ہے۔ شاعر نے اس نظم میں باغ کے منظر کو اپنے اشعار میں ڈھالا ہے اور بہترین انداز میں منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ موسم بہار میں باغات میں کیسی رونق اور شادابی آ جاتی ہے کتنا حسین اور دلکش نظارہ ہوتا ہے۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے، ہر ٹہنی ہری بھری اور پھولوں سے لدی نظر آتی ہے اور سبک رفتار ہواؤں سے ہلتی ہوئی بالکل ایسے معلوم ہوتی ہیں جیسے خوشی سے لہلہا رہی ہوں۔ پھولوں کے نت نئے رنگ اور تازگی دیکھ کر ایک خوشگوار سا احساس ہوتا ہے۔ باغ کے ہر طرف ان پھولوں کی خوشبو سے فضا مہک رہی ہوتی ہیں اور ایک مسحور کن احساس دل و دماغ پر چھا جاتا ہے۔ شاعر اپنے آپ کو ایک بچے کی جگہ رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسے خوشگوار موسم میں کھیل کود کا اپنا ہی مزہ ہے ہری بھری گھاس، خوبصورت پھول پودے اور مستانہ وار ہوائیں دل و دماغ پر خوشی اور لطف کی کیفیت طاری کرتی ہیں۔ شاعر بچہ بن کر کہتے ہیں کہ یہ ہمارا کھیلنا، کودنا اور کھلکھلانا سب اسی موسم کے سبب ہے۔ ایسے خوبصورت ماحول میں ہر کوئی خوش نظر آ رہا ہے۔ شاخ شاخ چڑیا چہچہاتی اور بلبلیں نغمیں بکھیرتی نظر آتی ہیں۔ فضا میں پھولوں کی خوشبو ہے۔ ہر طرف ایک رونق ہے۔ شاعر اپنے وطن کی تعریف میں کہتے ہیں کہ ہمارا ملک سب سے پیارا ہے اور اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہمارے وطن کی سرزمین سب سے خوبصورت ہے۔ یہاں کا ذرہ ذرہ اپنی مثال آپ ہے۔ ہم اپنے وطن سے بہت محبت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ یہ وطن ایسے ہی قائم و دائم رہے اور یہ کارواں ایسے ہی چلتا رہے اور ہم اسی طرح اپنے وطن میں خوشی کے گیت گاتے رہیں اور اسی طرح مزے سے اپنی زندگی گزارتے رہیں۔ آخر میں شاعر خود بچہ بن کر اس عزم کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہم خوب دل لگا کر پڑھیں گے اور اپنی محنت، شوق اور لگن سے علم حاصل کرتے ہوئے معاشرے میں ایک اونچا مقام حاصل کریں گے اور اپنا نام روشن کریں گے کیونکہ ہمیں علم کی اہمیت کا اندازہ ہے اور ہم جانتے ہیں کہ علم سے ہی عزت ملتی ہے اور جو علم حاصل کرتا ہے وہی اس دنیا میں نام کماتا ہے۔

لکھائی: کتاب میں موجود مشقیں کاپی میں کروائی جائیں۔ (حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ آپ کا پسندیدہ موسم کون سا ہے؟ اور کیوں؟　　یا

☆ آپ موسم بہار کو کس طرح منانا چاہتے ہیں؟ بہار کی آمد پر خوشیاں کس طرح منائی جا سکتی ہیں؟ کوئی تجویز دیجئے:

اعادہ: سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

۱۔ باغ میں کیسا سماں ہے؟

۲۔ اس نظم میں کس موسم کی منظر کشی کی گئی ہے؟

۳۔ اپنے وطن کی تعریف میں شاعر نے کن الفاظ میں کی ہے؟

۴۔ علم کی اہمیت کے حوالے سے شاعر نے کیا کہا ہے؟

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو ان نکات کے تحت جانچا جائے گا:

☆موسم بہار کے حوالے سے طلبہ کی سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران)

☆اپنی پیشکش بنانے اور جماعت کے سامنے پیش کرنے کے دوران

☆آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی اور اشعار کی صحیح ادائیگی کے دوران

☆نظم کے مفہوم کو سمجھنے اور نئے الفاظ سیکھتے ہوئے بند کی تشریح کے دوران

☆موسم بہار کے حوالے سے ہونے والے فیسٹول میں حصہ لینے کے دوران یا پھولوں کی نمائش میں کام کے دوران

☆ نظم سے متعلق سوالات کے جوابات لکھنے اور مصرعوں کو نثر میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆ہم قافیہ الفاظ بنانے کے دوران

☆الفاظ کو لغت کی ترتیب سے لکھنے کے دوران

<u>ہم نے سیکھا:</u>

☆موسم بہار کی دلکشی، رعنائی اور خوبصورتی سے واقف ہوتے ہوئے اس موسم کا بھرپور مزا لینا۔

☆قدرتی مناظر میں دلچسپی لیتے ہوئے اسے اپنے الفاظ میں بیان کرنا اور مناسب الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے منظر نگاری کرنا۔

☆آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کرنا۔

☆نظم کا مفہوم سمجھتے ہوئے شاعر کے انداز بیاں پر غور کرنا اور نئے الفاظ سیکھتے ہوئے موسم بہار کی عکاسی خوبصورت الفاظ میں کرنا۔

☆نظم کو نثر میں تبدیل کرتے ہوئے الفاظ کا مناسب اور صحیح طریقے سے استعمال کرنا۔

☆نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے شاعر کا بنیادی مقصد سمجھنا۔

☆ہم آواز/ہم قافیہ الفاظ بنانا۔

☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنا اور جملوں میں فعل فاعل اور مفعول کی ترتیب درست لکھنا۔

☆الفاظ کو لغت کی ترتیب کے مطابق لکھنا اور حروف تہجی کی صحیح ترتیب سے آگاہ ہونا۔

مشق نمبر ا

☆**جوابات:**

ا۔ بہار کا موسم گرمی کے موسم سے پہلے اور خزاں کے موسم کے بعد آتا ہے۔

۲۔ موسم بہار کے آتے ہی ہر طرف سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔ کھیت ہرے بھرے سرسبز نظر آتے ہیں اور باغ کا منظر بہت حسین ہوتا ہے پھولوں کی ڈالیاں ہواوں میں ایسے ہل رہی ہوتی ہیں جیسے خوشی سے جھوم رہی ہوں۔ پھول کھلے ہوئے خوش رنگ اور خوش نما نظر آتے ہیں ہر طرف رونق نظر آتی ہے۔

۳۔ اس سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ موسم بہار میں باغ میں کھلے ہوئے خوش رنگ اور خوشنما پھولوں کی مہک ہر طرف ہوتی ہے۔ ان پھولوں سے فضا معطر ہو جاتی ہے اور ہر طرف پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو ہوتی ہے جو ہمارے ذہن و دل پر ایک اچھا اثر ڈالتی ہے اور ماحول کو خوبصورت بناتی ہے۔

۴۔ ''ہم'' سے شاعر کی مراد یہ بچے ہیں جن کے لیے شاعر نے یہ نظم لکھی ہے۔ اصل میں شاعر نے خود بچہ بن کے اس نظم کو لکھا ہے لہٰذا اس مصرعے میں شاعر کہتے ہیں کہ ہم خوشی کے گیت گاتے ہیں یعنی بچے ہمیشہ ہنستے مسکراتے رہتے ہیں۔ بچے خود بھی خوش رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی خوشیاں دیتے ہیں کیونکہ وہ معصوم ہوتے ہیں۔

۵۔ آخری بند میں شاعر خود بچہ بن کے اس عزم کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہم خوب دل لگا کر پڑھیں گے اور اپنی محنت، شوق اور لگن سے علم حاصل کرتے ہوئے معاشرے میں ایک اونچا مقام حاصل کریں گے اور اپنا نام روشن کریں گے کیونکہ ہمیں علم کی اہمیت کا اندازہ ہے اور ہم جانتے ہیں کہ علم سے ہی عزت ملتی ہے اور جو علم حاصل کرتا ہے وہی اس دنیا میں نام کماتا ہے۔

مشق نمبر ۲

☆درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے:

ڈالیاں: خوبصورت پھولوں کی ڈالیاں باغ کی رونق میں مزید اضافہ کرتی ہیں۔

دل کشی: دنیا میں رعنائی اور دلکشی ہرے بھرے اور سرسبز باغات کے دم سے ہے۔

خوش گوار: جیسے ہی بارش ہوئی فضا خوشگوار ہوگئی۔

نغمہ خواں: نغمہ خواں نے ایک کوبصورت ملی نغمہ سنا کر محفل لوٹ لی۔

صاحب قلم: صاحب قلم افراد کو چاہیے کہ وہ اپنے قلم کا درست استعمال کریں اور اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچائیں۔

وقار: دنیا میں عزت و وقار سے رہنے کے لیے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔

رواں دواں: ریل گاڑی ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن سے ہوتی ہوئی اپنی منزل پر رواں دواں ہے۔

مشق نمبر۳

☆اس نظم کا ٹیپ کا مصرع تلاش کر کے لکھیے:

جواب: طلبہ کو یاد دلایا جائے کہ ٹیپ کا مصرع وہ ہوتا ہے جو نظم میں بار بار دہرایا جاتا ہے۔ لہٰذا اس نظم کا ٹیپ کا مصرع ہے　　ع چمن چمن بہار ہے

مشق نمبر۴

☆درج ذیل الفاظ کے تین تین ہم قافیہ الفاظ لکھیے جن میں سے دو نظم سے ہوں اور ایک لفظ نظم کے علاوہ ہو۔

(طلبہ کو قافیہ کے بارے میں بتایا جائے۔ نظم میں ہر شعر کے دوسرے مصرع میں ردیف سے پہلے والا لفظ جو ہم آواز ہوتا ہے قافیہ کہلاتا ہے اگر نظم بند کی صورت میں ہوتی ہے تو بند کے ہر مصرع میں ہم قافیہ الفاظ ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ردیف موجود نہیں ہوتا تو مصرع کا آخری لفظ قافیہ ہوتا ہے۔ ردیف قافیہ کے بعد لکھا جانے والا لفظ ہے۔ یہ ایک جیسا ہوتا ہے۔ مصرع کا آخری لفظ ردیف ہوتا ہے۔)

ڈالیاں: کھیتیاں۔ سماں۔ بالیاں　　　خوشی: ہنسی ۔ دل کشی ۔ سرکشی ۔ بے خودی۔

بہار: نکھار۔ خوش گوار ۔ اشکبار۔ گل زار　　　زمیں: مہ جبیں ۔ نہیں ۔ حسیں ۔ دل نشیں

قلم: کم ۔ ہم ۔ الم ۔ نم

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو جملہ سازی سکھائی جائے۔ اردو میں جملے کس طرح لکھے جاتے ہیں۔ ایک غلط جملہ تختہ سیاہ پر لکھا جائے اور بچوں سے پوچھا جائے کہ کیا یہ صحیح ہے مثلاً آم میں ہوں کھاتا۔ بچوں سے اس کو درست کروایا جائے اور پھر صحیح کر کے لکھا جائے ''میں آم کھاتا ہوں'' پھر آخر میں بچوں کو سمجھایا جائے کہ اردو جملے میں جس کے بارے میں بات ہوتی ہے وہ فاعل ہوتا ہے اور وہ شروع میں لکھا جاتا ہے۔ یعنی جملے میں ''میں'' فاعل ہے۔ جس پر کام کیا جارہا ہوتا ہے وہ مفعول ہوتا ہے اور وہ جملے کے درمیان میں ہوتا ہے جیسے ''آم'' اور فعل سب سے آخر میں آتا ہے جیسے اس جملے میں ''کھاتا ہوں'' فعل ہے۔

☆نیچے دیئے ہوئے مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کیجیے:

جوابات:

۱۔ کھیتیاں ہری بھری ہیں۔　　۲۔ ڈالیاں لچک رہی ہیں۔　　۳۔ جس کی مثال نہیں ہے۔

۴۔ ہم خوشی کے نغمہ خواں ہیں۔　　۵۔ ہم جی لگا کے پڑھیں گے۔

مشق نمبر۶

☆درج ذیل الفاظ کو لغت کی ترتیب کے مطابق دوبارہ لکھیں۔

کھانسی ۔ کھٹّی ۔ کھلاڑی ۔ کھولنا ۔ کھیر ۔ کھیس ۔ کھیل۔ کیمیا

سبق نمبر۷: ڈاکٹر سے پہلے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆کسی بھی حادثے کی صورت میں متاثرہ افراد کو بروقت ابتدائی طبی امداد فراہم کریں اور اس کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں۔

☆ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کرنے کی طرف راغب ہوں اور اس کی ضرورت و اہمیت کو سمجھیں۔

☆اچانک پیش آنے والے کسی بھی حادثے یا غیر ارادی طور پر لگنے والی چوٹ میں گھبرانے کے بجائے ہمت سے کام لیں اور فوری طور پر ابتدائی طبی امداد فراہم کریں تا کہ لگنے والی چوٹ یا زخم کی تکلیف کو کم کیا جا سکے۔

☆سبق میں دی گئی اہم معلومات سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کیجیے۔

☆الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆موضوع کے حوالے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔

☆الفاظ پر اعراب لگائیں اور اس کے درست تلفظ سے آشنائی حاصل کریں۔

☆بے جان مذکر اور مونث الفاظ سے آگاہ ہوں اور دیے گئے الفاظ کی نشاندہی کرتے ہوئے تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆فعل لازم اور فعل متعدی کا فرق معلوم کرتے ہوئے ان کی شناخت کریں اور ان سے متعلق مزید جملے لکھیں۔

☆اسم ظرف مکاں اور اسم ظرف زماں سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کو پہچانیں اور تحریر میں ان کا استعمال کریں۔

طریقۂ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کے سامنے ایک فرسٹ ایڈ باکس (FIRST AID BOX) لے کر آئیں اور طلبہ سے پوچھیں یہ کیا ہے؟ طلبہ کو اس ڈبے میں موجود چیزیں بھی دکھائی جائیں۔ مثلاً روئی، پٹی۔ کچھ مرہم والی دوائیں اور چھوٹی موٹی درد کی گولیاں وغیرہ پھر طلبہ سے سوالات کیے جائیں جیسے یہ کس کام آتا ہے؟ اس کی کیوں ضرورت پڑتی ہے؟ اس میں موجود چیزوں کو کب، کیسے اور کہاں استعمال کیا جاتا ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے جو جانتے ہوں گے اور جن کے گھر میں یہ موجود ہوگا وہ اس گفتگو میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ ہر بچے کو بولنے کا موقع دیا جائے۔ طلبہ بتائیں گے کہ یہ گھر میں اس لیے رکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی چوٹ لگ جائے یا کوئی حادثہ ہو جائے یا اچانک بخار سا محسوس ہونے لگے تو فوری طور پر کوئی دوا وغیرہ لے لی جائے کیونکہ ڈاکٹر کے پاس جانے میں وقت لگتا ہے لہٰذا فوری طور پر تکلیف کو کچھ کم کرنے کے لیے ابتدائی طبی امداد دی جائے۔ یہ دوائیاں وغیرہ گھر میں اکثر موجود ہوتی ہیں۔ مثلاً جیسے ہی چوٹ لگتی ہے فوراً اس ڈبے میں سے نکال کر مرہم یا دوا لگا کر پٹی باندھی جائے تا کہ درد اور تکلیف میں کمی واقع ہو جائے۔ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم انہیں موضوع کی طرف لائیں اور بتائیں کہ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ اچانک کوئی حادثہ پیش آجائے یا کوئی بیماری اچانک حملہ کر دے تو ڈاکٹر کے پاس جانے سے پہلے بروقت مرہم پٹی یا ہنگامی علاج کی ضرورت پیش آتی ہے تا کہ تکلیف کو کم کیا جا سکے ایسی صورت میں ہمیں فرسٹ ایڈ باکس کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ ہمیں اس باکس میں ایسی تمام چیزیں رکھنی چاہییں جن سے ہم فوری ابتدائی طبی امداد کر سکیں۔ یہ ابتدائی طبی امداد بعض اوقات بہت ضروری ہو جاتی ہے کیونکہ بعض حادثات انتہائی خطرناک ہوتے ہیں اور اگر بروقت ابتدائی طبی امداد فراہم نہ کی جائے تو جان بھی جا سکتی ہے۔ ابتدائی طبی امداد کی باقاعدہ تربیت ہوتی ہے اور یہ تربیت لینا انتہائی ضروری ہے تا کہ کسی بھی حادثے یا بیماری کی صورت میں نقصان کم سے کم ہو۔ آج ہم ان چند احتیاطی تدابیر کے بارے میں جانیں گے جو ہماری روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے حادثات کے بعد تکلیف یا نقصان کو کم کرتی ہیں۔ ہوسکتا ہے طلبہ سبق کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

اس سبق میں روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے دس حادثات اور ان میں اختیار کی جانے والی حکمت عملی اور احتیاطی تدابیر کے بارے میں درج ہے۔ لہٰذا جماعت کو دس گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروپ ایک حادثے اور اس کے بعد ہونے والے نقصان کو کم کرنے کی احتیاطی تدبیر کے بارے میں پڑھے گا۔ گروپ میں طلبہ اپنے دیئے گئے پیراگراف کے بارے میں پڑھ کر آپس میں تبادلہ خیال کریں۔ معلم رہنمائی کریں۔ (گروپ میں پڑھائی اس طرح کی جائے کہ ایک بچہ پڑھے اور گروپ کے باقی بچے سنیں)

☆دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ کسی ایک حادثے اور اس کے حوالے سے کی جانے والی احتیاطی تدبیر کے بارے میں جماعت کو بتائے گا۔ بچہ اپنے الفاظ میں بتائے گا۔ معلم کی معاونت شامل رہے گی۔ اگر کوئی اہم نکتہ رہ جائے تو معلم بچے کی مدد کرتے ہوئے اس کا ساتھ دیں۔

☆اس طرح پورے سبق کے بارے میں طلبہ معلومات حاصل کریں۔

سرگرمی:

☆ایک اسکائپ سیشن (skype session) کروایا جا سکتا ہے یا (video chat) پر بات کروائی جا سکتی ہے۔ کسی بھی ایک ڈاکٹر سے یا کسی ایسی شخصیت سے جو ابتدائی طبی امداد (کی ٹریننگ) کے حوالے سے جانتا ہو طلبہ کی کمپیوٹر کے ذریعے بات چیت کروائی جائے۔ اس سلسلے میں ملٹی میڈیا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر طلبہ کو ابتدائی طبی امداد کے حوالے سے مزید معلومات دیں اور اگر طلبہ کے ذہن میں کوئی سوال ہو اور وہ کچھ پوچھنا چاہتے ہوں تو وہ پوچھیں۔ یہ انتظام معلم پہلے سے کر لیں تا کہ پیریڈ کے دوران کوئی پریشانی نہ ہو۔

یا

کسی ڈاکٹر کو اسکول میں بھی بلایا جا سکتا ہے تا کہ وہ آکر طلبہ کو طبی امداد کے حوالے سے مزید کوئی معلومات فراہم کریں۔

یا

☆کتاب میں درج تمام احتیاطی تدابیر کی مشق کروائی جا سکتی ہے۔ طلبہ کے گروپ بنائے جائیں۔ ہر گروپ مصنوعی طور پر کسی ایک حادثے پر اختیار کی جانے والی احتیاطی تدبیر کو جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆اپنے گھر میں ایک فرسٹ ایڈ باکس کا انتظام کریں۔

☆کیا آپ کے خیال میں ابتدائی طبی امداد کی تربیت لینا ضروری ہے؟ کیوں؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔ابتدائی طبی امداد کا انتظام کون کرتا ہے؟

۲۔نکسیر پھٹنے پر کیا کرنا چاہیے؟

۳۔لُو لگنے سے کیا ہوتا ہے؟

۴۔موچ آنے پر کیا کرنا چاہیے؟

☆چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔　تختہ سفید/ سیاہ　۔کمپیوٹر/ملٹی میڈیا۔　انٹرنیٹ۔فرسٹ ایڈ باکس۔

جانچ:　دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات دینے کے دوران)

☆فرسٹ ایڈ باکس (FIRST AID BOX) کے حوالے سے اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆ابتدائی طبی امداد کی تربیت کے حوالے سے ڈاکٹر سے معلومات حاصل کرنے (اسکائپ سیشن یا ویڈیو چیٹ) کے دوران

☆سبق میں دی گئی اہم معلومات سے استفادہ حاصل کرنے اور نئے الفاظ سیکھنے کے دوران۔

☆الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆موضوع کے حوالے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆الفاظ پر اعراب لگانے کے دوران۔

☆بے جان مذکر اور مونث الفاظ کے آگاہ ہوں اور تحریر میں اس کی نشاندہی کرنے کے دوران۔

☆فعل لازم اور فعل متعدی کا فرق معلوم کرتے ہوئے ان کی شناخت کرنے کے دوران۔

☆اسم ظرف مکاں اور اسم ظرف زماں سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کو پہچاننے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆کسی بھی حادثے کی صورت میں متاثرہ افراد کو بروقت ابتدائی طبی امداد فراہم کرنا اور اس کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کرنا۔

☆ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کرنے کی طرف راغب ہونا اور اس کی ضرورت واہمیت کو سمجھنا۔

☆اچانک پیش آنے والے کسی بھی حادثے یا غیر ارادی طور پر لگنے والی چوٹ میں گھبرانے کے بجائے ہمت سے کام لینا اور فوری طور پر ابتدائی طبی امداد فراہم کرنا۔

☆سبق میں دی گئی اہم معلومات سے استفادہ حاصل کرنا اور نئے الفاظ سیکھنا۔

☆الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆موضوع کے حوالے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆الفاظ پر اعراب لگانا اور اس کے درست تلفظ سے آشنائی حاصل کرنا۔

☆بے جان مذکر اور مونث سے آگاہ ہونا اور دیے گئے الفاظ میں ان کی نشاندہی کرنا اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆فعل لازم اور فعل متعدی کا فرق معلوم کرتے ہوئے ان کی شناخت کرنا اور ان سے متعلق مزید جملے لکھنا۔

☆اسم ظرف مکاں اور اسم ظرف زماں سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کو پہچاننا اور تحریر میں ان کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبرا

سوالات کے جوابات:

(الف)۔کسی شخص پر اچانک اگر بیماری حملہ کر دے یا پھر کوئی حادثے کا شکار ہو کر زخمی ہو جائے تو اسے ڈاکٹر کے پاس لے جانے سے پہلے بروقت مرہم پٹی یا ہنگامی علاج کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مریض کی تکلیف میں کمی ہو اور ساتھ ہی اس کی زندگی کو بچایا بھی جا سکے۔اس عمل کو ''ابتدائی طبی امداد'' کہا جاتا ہے جو جو انگریزی ''FIRST AID'' کا متبادل ہے۔

(ب)۔ ہر شخص کو چاہیے کہ وہ ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کرے تاکہ وہ کسی بھی متاثرہ شخص کی فوری مدد کر سکے کیونکہ انسانی جان اللہ کی امانت ہے اور اس کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔

(ج)۔FIRST AID BOX اس ڈبے یا تھیلے کو کہتے ہیں جس میں بعض دوائیں، روئی، پٹیاں اور مختلف قسم کے مرہم ہوتے ہیں۔

(د)۔ اگر کسی کو چوٹ لگ جائے اور خون بہنے لگے تو ایسی حالت میں سب سے پہلے بہتے ہوئے خون کو روکنے کی کوشش کی جائے۔ اس لیے کہ خون کے جاری رہنے سے زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ ایسی سورت میں سب سے پہلے روئی یا کپڑے کی گدّی سی بنا کر اس جگہ باندھ دیں جہاں سے خون بہہ رہا ہے۔

(ہ) اگر ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کے ساتھ لکڑی کی کھپچیاں باندھ دیجیے اور اس وقت کوئی لکڑی موجود نہ ہو تو اسے دوسری تانگ کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ اگر کلائی یا بازو کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس ٹوٹے ہوئے حصے پر لکڑی کی کھپچیاں باندھ کر ہاتھ کو کپڑے کی جھولی نما پٹی میں رکھ دیجیے اور فوراً اسپتال پہنچایئے۔

(و) بے احتیاطی یا بے خیالی میں اگر کپڑوں میں آگ لگ جائے تو جلدی سے متاثرہ شخص پر کمبل یا دری وغیرہ ڈال کر آگ بجھانے کی کوشش کی جائے اگر یہ چیزیں بروقت نہ ملیں تو متاثرہ شخص زمین پر لوٹ لگانا شروع کردے۔

(ز) اگر کسی شخص کو بجلی کا کرنٹ لگ جائے تو اسے ننگے ہاتھوں سے نہ چھوا جائے کیونکہ اس کے جسم میں بجلی کا کرنٹ موجود ہوتا ہے جو چھونے والے شخص کے جسم میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اس لیے متاثرہ شخص کو الگ کرنے کے لیے لکڑی، کاغذ یا پلاسٹک کا استعمال کیا جائے۔ یہ خیال رکھا جائے کہ الگ کرتے وقت جس جگہ دوسرا شخص کھڑا ہو وہ گیلی نہ ہو۔

(ح) سب سے پہلے ڈسے جانے کی جگہ سے ذرا اوپر کس کر پٹی باندھی جائے۔ پھر اس سے تھوڑا سا اوپر اور پر اس سے کچھ اوپر کس کر مزید پٹیاں باندھی جائیں۔ اس کے بعد ڈسے جانے کی جگہ پر ڈھائی سینٹی میٹر کے قریب بڑا گہرا چیرا لگایا جائے تاکہ زہریلا خون باہر نکل آئے۔ پھر زخم میں پوٹاشیم پرمیگنیٹ بھر دیا جائے جس کو عوام پنکی بھی کہتے ہیں۔ اس بات کی احتیاط کی جائے کہ زخم پر پٹی یا روئی وغیرہ نہ باندھی جائے اور اس کے بعد فوراً ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

اللہ کو پیارا ہونا:	میرا سب سے اچھا دوست اللہ کو پیارا ہو گیا جس کی وجہ سے میں خود کو بہت اکیلا محسوس کرتا ہوں۔
بروقت:	وہ شدید زخمی حالت میں اسپتال پہنچا تھا لیکن بروقت طبی امداد مل جانے سے اس کی جان بچ گئی۔
پھیپھڑے:	پھیپھڑے انسانی جسم کا ایک اہم عضو ہیں۔
لیپ:	آج کل لوگ گورا ہونے کے لیے ملتانی مٹی کا لیپ چہرے پر لگاتے ہیں۔
مشروب:	سخت دھوپ اور گرمی میں ٹھنڈا مشروب بہت مزا دیتا ہے۔
سرایت:	کینسر ایک موذی مرض ہے وہ بہت جلد جسم میں سرایت کر جاتا ہے اور انسان کو موت کی دہلیز تک لے آتا ہے۔
چیرا:	اس کے جسم پر ایک پھوڑا نکلا تو ڈاکٹر نے چیرا لگا کر اس میں سے مواد نکالا اور اسے ٹھیک کیا۔

مشق نمبر ۳

☆ سبق میں پانی میں ڈوبنے والے کے لیے جو ہدایات درج ہیں انھیں اپنے الفاظ میں لکھیے:

جواب: طلبہ کتاب سے مدد لیتے ہوئے اپنی فہم کے مطابق اس سوال کا جواب لکھیں۔

مشق نمبر ۴

☆ نیچے دیے گئے الفاظ پر اعراب لگایئے:

نِسبت ۔مَشرُوب ۔ بَحَال ۔ مُتَأثِرہ ۔ مَفْہُوم ۔ ٹَکور ۔ گدّی ۔ مَصنُوعی

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ بے جان مذکر اور مونث کے بارے میں اپنی سابقہ جماعتوں میں پڑھ چکے ہیں۔ ان کا اعادہ کروایا جائے اور ان تمام الفاظ کو جملوں میں استعمال کروایا جائے۔ جملوں میں جن الفاظ کے لیے نر کا صیغہ استعمال کیا جائے وہ مذکر ہوں گے اور جن الفاظ میں مادہ کا صیغہ استعمال ہو وہ مونث ہوں گے۔

☆ درج ذیل الفاظ میں سے مذکر اور مونث الگ کیجیے:

مذکر: اندھیرا ۔ تکیا

مونث: بیٹھک ۔ دوپہر ۔ منزل ۔ جھاڑو ۔ توبہ ۔ لوکی

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: طلبہ جملہ سازی میں فعل، فاعل اور مفعول کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ لہٰذا اس کا اعادہ کروانے کے لیے سب سے پہلے ایک جملہ تختہ تحریر پر لکھا جائے۔

احمد کل کراچی آیا۔　　(اس جملے میں احمد ’’فاعل‘‘ ہے۔ لایا ’’فعل‘‘ ہے اور سودا سلف مفعول ہے)

معلم اب اس جملے کو دوبارہ لکھیں اور مفعول ہٹا دیں۔

احمد آیا۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ دونوں جملوں میں کیا فرق ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیتے ہوئے بتائیں گے کہ ایک جملے میں فعل، فاعل اور مفعول تینوں ہیں اور ایک جملے میں مفعول نہیں ہے اور صرف فعل اور فاعل ہیں۔

آخر میں معلم موضوع کی طرف آئیں اور طلبہ کو بتائیں کہ جن جملوں میں فعل اور فاعل مل کر معنی پورے کر دیں یا وہ فعل جو پورے معنی دے وہ فعل لازم ہے اور جن جملوں میں فعل پورے معنی نہ دے جملے کا مفہوم نامکمل ہو وہ فعل متعدی ہوتا ہے۔ (کتاب میں تفصیل سے فعل لازم اور فعل متعدی کے بارے میں درج ہے۔ طلبہ کو پڑھوایا جائے تاکہ طلبہ کو اچھی طرح سمجھ میں آجائے)

☆ نیچے دیے گئے جملوں میں سے فعل لازم اور فعل متعدی کے جملے الگ الگ کیجیے:

فعل لازم:

۱۔ آندھی آئی۔	۲۔ بادل گرجا۔
۳۔ فقیر ہنسا۔	۴۔ لڑکے جاگے۔

فعل متعدی:

۱۔ میں نے کل کبڈی دیکھی۔	۲۔ سرور بکرا خریدے گا۔
۳۔ ہم کرکٹ کھیل رہے ہیں۔	۴۔ مرغا شور مچاتا ہے۔

مشق نمبر ۷

تمہیدی گفتگو: طلبہ پچھلے اسباق میں اسم معرفہ اور اسم نکرہ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا اس کا اعادہ کروایا جائے۔

سب سے پہلے معلم چند جملے تختہ تحریر پر لکھیں جیسے

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔

کراچی سب سے بڑا شہر ہے۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ ان جملوں میں پاکستان، ملک، کراچی، شہر کیا ہے۔ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آئیں کہ یہ تمام الفاظ قواعد کی رو سے اسم ہیں۔ معنی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں اسم معرفہ اور اسم نکرہ۔ درج بالا الفاظ میں پاکستان اور کراچی کیونکہ خاص نام کی طرف اشارہ کر رہا ہے اس لیے یہ اسم معرفہ ہے اور شہر اور ملک عام طور پر بولا جاتا ہے یہ کسی خاص چیز کی طرف اشارہ نہیں کر رہا اس لیے یہ اسم نکرہ ہے۔ اسم نکرہ کی بھی مزید اقسام ہوتی ہیں۔ ان میں سے دو اقسام یہ ہیں: اسم ظرف مکاں اور اسم ظرف زماں۔ (کتاب میں ان کی تعریف لکھی ہے)

☆ درج ذیل الفاظ میں سے اسم ظرف مکاں اور اسم ظرف زماں الگ کیجیے:

اسم ظرف مکاں: چمن - بیٹھک - گلی - غسل خانہ - آرام گاہ

اسم ظرف زماں: ہفتہ - دوپہر - سیکنڈ - رات - گھنٹہ

سبق نمبر ۸: پاکستان کے فوجی اعزازات

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پاکستان کے عسکری اعزازات کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔

☆ پاکستان کے بہادر فوجی جوانوں کو ملنے والے اعزازات سے واقف ہوں اور ان کی شجاعت پر انہیں سراہتے ہوئے ان کے کارناموں سے سبق سیکھیں۔

☆ سبق میں دی گئی معلومات سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھائیں۔

☆ الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ ضمیر فاعلی اور ضمیر مفعولی کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں میں سے الگ کر کے لکھیں۔

☆ خط کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے دیے گئے موضوع کے مطابق ایک خط تحریر کریں۔

☆علامت وقف ''ختمہ'' سے واقف ہوتے ہوئے تحریر میں اس کا مناسب استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً جب آپ اسکول میں تعلیمی میدان میں یا غیر نصابی سرگرمیوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو اسکول کی طرف سے آپ کو کیا دیا جاتا ہے؟ جب آپ گھر میں بھی کوئی اچھا کام کرتے ہیں جس سے آپ کے والدین کو خوشی ہوتی ہے تو وہ کیا کرتے ہیں؟ جب آپ کوئی بھی ایسا کام کرتے ہیں جس سے آپ کے اسکول کا نام اونچا ہو اور اسکول آپ پر فخر کرے تو اسکول کی طرف سے آپ کو کیا دیا جاتا ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے کہ ہمیں انعام ملتا ہے، اسکول کی طرف سے کوئی شیلڈ، سرٹیفکیٹ یا سند اور تحفے تحائف وغیرہ ملتے ہیں۔ جب طلبہ اپنی رائے دے چکیں تو معلم بات کو آگے بڑھاتے ہوئے طلبہ کو موضوع کی طرف لائیں اور انہیں بتائیں کہ اسی طرح جب بھی ہمارے ملک کے بہادر فوجی جب کوئی کارنامہ انجام دیتے ہیں یا کوئی ایسا کام کرتے ہیں جس سے پاکستان کا نام اونچا ہو یا پاکستان کے دفاع کے لیے سردھڑ کی بازی لگا کر جام شہادت نوش کر لیتے ہیں یا اپنے پرچم کو سربلند رکھنے کے لیے کوئی کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہوں تو انہیں بھی مختلف اعزازات سے نوازا جاتا ہے۔ یہ اعزازات فوجی اداروں سے وابستہ ہوتے ہیں۔ آج ہم فوجی اعزازات کے حوالے سے معلومات حاصل کریں گے کہ یہ اعزازات کب اور کیوں دیے جاتے ہیں اور اب تک کون سے اور کتنے عہدیداران کو ان اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔

پڑھائی:

☆طلبہ سے سبق کی جگ سا (jig saw) کے طریقے سے پڑھائی کروائی جائے گی۔ (طریقہ آگے درج ہے)

☆سب سے پہلے طلبہ کو چھ چھ کے گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ یہ گروپ ہوم گروپ (home group) کہلائے گا۔ گروپ کے ہر بچے کو ا سے لے کر ۶ تک نمبر دیئے جائیں گے۔ (سبق کے بھی چھ پیراگراف ہیں)

☆جس بچے کو پہلا نمبر دیا گیا ہے وہ پہلا پیراگراف پڑھے گا۔ جس کو ۲ وہ دوسرا، جس کو ۳ وہ تیسرا، جس کو ۴ وہ چوتھا، جس کو ۵ وہ پانچواں اور جس کو ۶ نمبر دیا گیا ہے وہ چھٹا پیراگراف پڑھے گا۔

☆جب تمام بچے اپنا اپنا پیراگراف پڑھ لیں تو تمام پہلے نمبر والے بچے ایک گروپ میں آجائیں گے دوسرے نمبر والے دوسرے گروپ میں اسی طرح تیسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے نمبر والے اپنے اپنے گروپ میں جمع ہو جائیں گے۔ یہ کہلائے گا ایکسپرٹ گروپ (expert group)۔ یہ تمام بچے ایک ہی پیراگراف پڑھ کر آئے ہیں وہ اپنے اسی پیراگراف پر تبادلہ خیال کریں گے اور اہم نکات پر گفتگو کریں گے۔ اور ان نکات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں گے۔

☆دس منٹ بعد یہ بچے واپس اپنے ہوم گروپ میں جائیں گے اور اپنی اپنی حاصل کردہ معلومات ہوم گروپ کے بچوں کو بتائیں گے۔ ہوم گروپ کا ہر بچہ اپنے پیراگراف کے اہم نکات دوسرے بچوں کو بتائے گا۔ اس طرح یہ پڑھائی عمل میں لائی جائے گی۔

☆آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم ہر گروپ سے سبق کے اہم نکات پوچھیں اور سبق کے حوالے سے چند سوالات کریں تاکہ طلبہ کی جانچ ہو سکے۔

سرگرمی:

☆طلبہ کو انٹرنیٹ کی مدد سے یوٹیوب میں موجود کوئی ایسی ویڈیو یا دستاویزی فلم دکھائی جاسکتی ہے جو ان فوجی اعزازات اور اسے پانے والے فوجیوں کے بارے میں ہو یا سلائیڈ شو (slide show) کی مدد سے معلم خود کوئی ایک پیشکش تیار کریں جس میں ان اعزازات کو دکھایا گیا ہو اور اسے پانے والے فوجیوں کے بارے میں لکھا ہو۔ ساتھ ہی ان فوجیوں کی تصاویر بھی ہوں۔ معلم یہ پیشکش ملٹی میڈیا یا کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ پر دکھا سکتے ہیں۔

یا

معلم کے لیے یہ کام اگر ممکن نہ ہو اور ان کے لیے مشکل ہو تو طلبہ کے چار گروپ بنائے جائیں اور ان سے کمپیوٹر کی سرگرمی کروائی جائے۔ ہر گروپ کو ایک ایک فوجی اعزاز کے بارے میں پیشکش تیار کرنے کے لیے کہا جائے۔ جس میں وہ اس فوجی اعزاز کی تصویر اور اس اعزاز کو پانے والے فوجیوں کے نام۔ تصاویر اور ان کے بارے میں چند جملے انٹرنیٹ کی مدد سے حاصل کریں اور سلائیڈ شو کے طور پر ایک پیشکش تیار کریں۔ اس پیشکش کو معلم محفوظ کرلیں اور دوسرے دن یا کسی بھی دن اس پیشکش کو دکھایا جائے۔ ممکن ہو تو ملٹی میڈیا پر بھی دکھائی جاسکتی ہے یا اس پیشکش کا پرنٹ آؤٹ لیا جائے اور جماعت میں آکر سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے۔ طلبہ گروپ میں یا باری باری ہر پیشکش کے پاس جائیں اور ان پر درج معلومات سے استفادہ حاصل کریں۔

یا

یہ تمام پیشکشیں کسی راہداری میں بھی لگائی جاسکتی ہیں اور ایک گیلری وال (gallery walk) بھی کروائی جاسکتی ہے۔

لکھائی:

☆درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆پاکستان کے سب سے بڑے فوجی اعزاز کے بارے میں ایک پیراگراف لکھیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔نشانِ حیدر کے علاوہ پاکستان کے اور کون سے فوجی اعزازات ہیں؟
۲۔پاکستان کی تینوں افواج کے نام لکھیے؟
۳۔اعزازات کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟
۴۔حضرت علیؓ کا لقب کیا ہے؟

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔انٹرنیٹ۔یوٹیوب۔کمپیوٹر پیپر۔کمپیوٹر۔ملٹی میڈیا

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات دینے کے دوران)
☆ جگ سا کے ذریعے سبق کی پڑھائی کے دوران اور حاصل کردہ معلومات پر تبادلہ خیال کے دوران
☆انٹرنیٹ کے ذریعے فوجی اعزازات کے حوالے سے معلومات اکٹھی کرنے اور ایک پیشکش تیار کرنے کے دوران
☆سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران
☆ضمیر فاعلی اور ضمیر مفعولی کے بارے میں جاننے اور جملوں میں سے الگ کرنے کے دوران
☆خط کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے دیے گئے موضوع کے مطابق ایک خط تحریر کرنے کے دوران
☆علامت وقف ''ختمہ'' سے واقف ہونے اور تحریر میں اس کے مناسب استعمال کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆پاکستان کے عسکری اعزازات کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔
☆پاکستان کے بہادر فوجی جوانوں کو ملنے والے اعزازات سے واقف ہونا انہیں خراج تحسین پیش کرنا۔
☆سبق میں دی گئی معلومات سے استفادہ حاصل کرنا اور نئے الفاظ سیکھنا۔
☆ جگ سا کے طریقے سے سبق کی پڑھائی (jig saw reading) کرنا۔
☆سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھنا۔
☆ضمیر فاعلی اور ضمیر مفعولی کے بارے میں جاننا اور جملوں میں ان الفاظ کی پہچان کرنا۔
☆خط کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے دیے گئے موضوع کے مطابق ایک خط تحریر کرنا۔
☆علامت وقف ''ختمہ'' سے واقف ہونا اور تحریر میں اس کا مناسب استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبرا

(الف) پاکستان میں شہری اور فوجی دونوں قسم کے اعزازات دیے جاتے ہیں۔شہری اعزاز ملک کے ان عام شہریوں کو دیے جاتے ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی شعبے میں اپنے ملک وقوم کے لیے نمایاں خدمات انجام دی ہوں۔دوسری قسم کے اعزازات صرف فوجی اداروں سے وابستہ ایسے افراد کو دیا جاتا ہے جنھوں نے اپنے وطن کے لیے جرات اور بہادری کا کوئی کارنامہ انجام دیا ہو۔

(ب) پاکستان کے فوجی اعزازات بھی دو قسم کے ہیں: پہلے اعزاز کا تعلق بہادری اور شجاعت کے ایسے کارناموں سے ہے جو دشمن کے خلاف سمندر، فضا یا زمین پر انجام دیے جائیں اور خطرناک صورتحال میں دلیری کی بہترین مثالیں قائم کی جائیں۔دوسرے اعزازات وہ ہیں جو لڑائی یا جنگ میں کسی کارنامے پر نہیں بلکہ اس کے علاوہ کسی اور نمایاں خدمت سرانجام دینے پر دیے جاتے ہیں۔

(ج) نشانِ حیدر کے برابر سمجھا جانے والا آزاد کشمیر کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ''ہلال کشمیر'' ہے۔

(د) اب تک دس فوجی ''نشانِ حیدر'' اور ستائیس (۲۷) بہادر سپوت ہلال جرات حاصل کر چکے ہیں۔

(ہ) نشانِ حیدر پانے والے اپنے نام کے بعد ''NH'' لگا سکتے ہیں۔ہلال جرات حاصل کرنے والے اپنے نام کے بعد انگریزی حروف ''HJ'' کا اضافہ کر سکتے ہیں۔ستارہ جرات پانے والے اپنے نام کے بعد انگریزی حروف ''SJ'' کا اضافہ کر سکتے ہیں۔تمغہ جرات جن فوجیوں کو دیا جاتا ہے وہ اپنے نام کے ساتھ ''TJ'' کا اضافہ کر سکتے ہیں۔

(و) جو عہدیدار اپنے وطن کے لیے جرات اور بہادری کا کوئی کارنامہ انجام دیں انہیں فوجی اعزازات کا حق دار سمجھا جاتا ہے۔

مشق نمبر۲

☆ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

سپوت: علی اپنے گھر کا لاڈلا سپوت ہے۔

عسکری: پاکستان کی عسکری قیادت کا ڈنکا پوری دنیا میں بج رہا ہے۔

شجاعت: ہمارے ملک کے فوجی شجاعت اور بہادری کی اعلیٰ مثال ہیں۔

نمایاں: احمد نے سالانہ کھیلوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

صورت حال: انسان کو ہر قسم کی صورت حال کا مقابلہ ہمت اور حوصلے سے کرنا چاہیے۔

جان کی بازی لگانا: حادثے میں ہونے والے زخمیوں کو بچانے کے لیے اس نے اپنی جان کی بازی لگا دی۔

مشق نمبر۳

☆ سبق میں بحری، برّی اور فضائی فوج کے مختلف عہدوں کا تذکرہ کیا گیا ہے انہیں الگ الگ کالم میں لکھیے اور ساتھ میں یہ بھی لکھیے کہ ان کا تعلق کون سی فوج سے ہے۔ واضح رہے کہ ''کیپٹن'' کا عہدہ برّی اور بحری دونوں افواج میں ہوتا ہے۔

عہدہ	فوج
میجر	برّی
پائلٹ آفیسر	فضائی
لانس نائیک	برّی
حوالدار	برّی
جنرل	برّی
وائس ایڈمرل	بحری
بریگیڈئیر	برّی
ائیر وائس مارشل	فضائی
اسکواڈرن لیڈر	فضائی
رئیر ایڈمرل	فضائی
لیفٹیننٹ	بری
ایڈمرل	فضائی
ائیر کموڈور	فضائی
لانس نائیک	برّی
کرنل	بری
فلائیٹ لیفٹیننٹ	فضائی

مشق نمبر۴

☆ سبق کی مدد سے درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے:

(الف) حضرت علیؓ (ب) ہلال جرات (ج) پائلٹ آفیسر

(د) ہلال جرات۔ ۲۷ (ہ) تیسرا۔SJ (و) تمغہ جرات

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم تختۂ تحریر پر چند الفاظ لکھیں مثلاً میں۔ تم۔ وہ۔ اس۔ ان۔ تمہارا۔ میرا۔ ہمارا وغیرہ اور طلبہ سے سابقہ معلومات کی جانچ کرتے ہوئے پوچھیں کہ یہ الفاظ قواعد کی رو سے کیا کہلاتے ہیں؟ طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا وہ بتا دیں گے۔ اگر طلبہ نہ بتائیں تو معلم مزید اشارات دیں اور بتائیں کہ یہ الفاظ ہمیشہ نام کی جگہ استعمال ہوتے ہیں اور اسم ضمیر کہلاتے ہیں۔ اس کے بعد معلم دو ضمیروں کو استعمال کر کے ایک جملہ لکھیں مثلاً تم اس کے ساتھ گھر جاؤ۔ یا وہ میرا قلم لے کر بھاگ گیا۔

اب معلم طلبہ کو بتائیں کہ اس جملے میں دو ضمیریں استعمال کی گئی ہیں۔ ایک ضمیر وہ ہے جو کام کر رہا ہے اور ایک ضمیر وہ ہے جس پر کام کیا جا رہا ہو۔ یعنی ایک ضمیر فاعلی حالت میں ہے اور ایک ضمیر مفعولی حالت میں ہے۔ طلبہ پچھلے اسباق میں فعل، فاعل اور مفعول کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا انہیں مشکل پیش نہیں آئے گی۔

☆ درج ذیل جملوں میں سے ضمیر فاعلی اور ضمیر مفعولی الگ الگ کیجیے:

جملے	ضمیر فاعل	ضمیر مفعول
تم ان سے ملنے جاؤ گے۔	تم	ان
میں نے اس شخص کی بات نہیں سنی۔	میں	اس
وہ اس سے بات نہیں کرتا۔	وہ	اس
وہ ہم سے بہت خوش ہیں۔	وہ	ہم
ہم نے آپ کو ڈھونڈ لیا۔	ہم	آپ
ہم اُس کمرے میں بیٹھیں گے۔	ہم	اُس

☆ طلبہ سے کم از کم دو جملے ایسے بنوائے جائیں جس میں ضمیر فاعل اور ضمیر مفعول موجود ہو۔

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً جب آپ کو کسی کی خیریت معلوم کرنی ہوتی ہے تو آپ کس کے ذریعے معلوم کرتے ہیں۔ یا اگر کسی کا حال چال پوچھنا ہوتا ہے یا کسی کو کوئی پیغام دینا ہوتا ہے یا کسی کو دعوت نامہ بھیجنا ہوتا ہے تو کن چیزوں کا سہارا لیتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے مثلاً ای میل۔ ایس۔ ایم۔ ایس۔ فیکس۔ فیس بک وغیرہ۔ طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ جب یہ چیزیں اتنی عام نہیں تھیں تو پرانے زمانے میں کس کے ذریعے لوگوں کی خیریت پوچھی جاتی تھی اور کن چیزوں کا سہارا لیا جاتا تھا۔ طلبہ کی رائے لی جائے۔ ہوسکتا ہے طلبہ بتا دیں ورنہ معلّمہ بتائیں گی کہ پرانے زمانے میں خط کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ لوگ دور دراز بیٹھے لوگوں کی خیریت خط کے ذریعے دریافت کرتے تھے۔ خط لکھنے کا ایک مخصوص طریقہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد معلّمہ طلبہ کو تختۂ تحریر کی مدد سے خط لکھنے کا طریقہ سکھائیں گی۔ طریقہ سکھانے کے بعد طلبہ کو خاکے کی مشق کروائی جائے گی یعنی طریقہ کار کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے کاپی میں مشق کروائی جائے۔ (طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں پڑھ چکے ہیں لیکن پھر بھی خط لکھنے کا طریقہ کار ایک خاکے کی صورت میں تختۂ تحریر پر لکھا جائے۔

☆ اپنے چھوٹے بھائی کو ایک خط لکھیے جس میں فوجی اعزازات کے حوالے سے معلومات فراہم کیجیے:

کراچی

۲۔ اپریل ۲۰۱۷

پیارے بھائی/ عزیزم احمد!

السلام علیکم

تمہارا خط ملا پڑھ کر دلی مسرت ہوئی کہ تم دل لگا کر اپنی پڑھائی کر رہے ہو اور نہ صرف نصابی سرگرمیوں میں بلکہ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہو۔ تم نے بتایا تھا کہ تمہارے اسکول میں اس سال یوم دفاع انتہائی جوش و خروش سے منایا گیا مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ تم نے بھی یوم دفاع کے حوالے سے ہونے والے تقریری مقابلے میں حصہ لیا اور انعام حاصل کیا۔ میرے بھائی ہمارے پاک فوج کے جوان ہمارے ملک کی حفاظت میں اپنی جان کی بازی بھی لگا دیتے ہیں اور یہ ملک کی خاطر کیسی کیسی قربانیاں دیتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ ملک پر جب بھی کوئی مصیبت آئی ہماری فوج نے اس کا ہمت اور حوصلے سے مقابلہ کیا۔

آج میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ جب ہمارے فوجی ملک کے لیے جرات اور دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی کارنامہ سرانجام دیتے ہیں تو انہیں مختلف اعزازات سے نوازا جاتا ہے۔ یہ فوجی اعزازات ہوتے ہیں جو صرف پاک فوج کے عہدیداران کو دیے جاتے ہیں۔ ان میں نشان حیدر، ہلال جرات، ستارہ جرات اور تمغہ جرات شامل ہیں۔ پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز نشان حیدر ہے اور یہ اب تک دس فوجیوں کو دیا جا چکا ہے جن میں سپاہی سے لے کر افسران تک شامل ہیں۔ دوسرا بڑا فوجی اعزاز ''ہلال جرات'' ہے جو جرات اور دلیری کے کسی زبردست کارنامے پر دیا جاتا ہے اور یہ اب تک ۲۷ فوجیوں کو مل چکا ہے۔ ستارہ جرات پاکستان کا تیسرا بڑا فوجی اعزاز ہے۔ یہ بھی بہادری کے کسی کارنامے پر دیا جاتا ہے۔ یہ بہت سے فوجیوں کو مل چکا ہے۔ تمغہ جرات فوج کا چوتھا بڑا فوجی اعزاز ہے۔ یہ اعزاز ایسے سپاہیوں کو دیا جاتا ہے جو جنگ میں بہادری اور شاندار کارکردگی دکھائیں۔ یہ بھی کافی فوجیوں کو دیا جا چکا ہے۔ ہماری پاک فوج پر ہمیں فخر ہے اور ان فوجیوں پر ناز ہے جنھوں نے ملک کے لیے کار ہائے نمایاں انجام

دیے اور اس کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ میرا خیال ہے تمھیں ان اعزازات کے حوالے سے کافی معلومات حاصل ہوگئی ہوں گی۔ اچھا اب اجازت دو۔ اپنا خیال رکھنا۔

فقط

تمھاری بہن

مشق نمبر ۷

تمہیدی گفتگو: معلم طلبہ سے سب سے پہلے ایک سوال کریں: جب ہم کوئی بھی تحریر پڑھتے ہیں تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں رکنا ہے یا یہاں پر سوال پوچھا جا رہا ہے یا پھر یہاں کسی کے کہے ہوئے الفاظ بیان کیے جا رہے ہیں وغیرہ۔ طلبہ کو سوچنے کا موقع دیا جائے۔ اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے کہ کسی بھی تحریر میں علامات اوقاف بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں اور ان کا ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ طلبہ سے چند علامتیں پوچھی جائیں اور ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کی جائے۔ طلبہ جو علامتیں بتائیں انھیں تختہ تحریر پر لکھا جائے مثلاً ؟ ! ۔ ’’ ‘‘ وغیرہ۔ معلم ان علامتوں کے استعمال کے بارے میں طلبہ کو بتاتے ہوئے موضوع کی طرف لائیں اور تحریر میں ’’ختمہ‘‘ کی اہمیت پر روشنی ڈالیں کہ ہر جملے کے اختتام پر ختمہ لگایا جاتا ہے۔ اگر یہ نہ لگائیں تو پڑھنے والے کو کیسے معلوم ہوگا کہ کہاں رکنا ہے اور کہاں تحریر ختم ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ الفاظ کے مخفف کے درمیان میں بھی ختمہ لگایا جاتا ہے۔

☆ درج ذیل پیراگراف میں سے مناسب مقامات پر نشان ختمہ لگائیے:

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم ایف۔اے کے بعد پڑھائی کیوں چھوڑنا چاہتے ہو؟ کیا تمھارا ارادہ اے۔ایس۔آئی بننے کا ہے حالاں کہ تمھیں قانون سے دل چسپی ہے۔ تمھیں آگے پڑھنا چاہیے۔ میرے خیال میں تمھیں ایل۔ایل۔بی کی ڈگری ضرور حاصل کرنی چاہیے۔

سبق نمبر ۹:　　رعنا لیاقت علی خان

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ ایک عظیم شخصیت بیگم رعنا لیاقت علی خان سے متعارف ہوں اور ملک کے حوالے سے ان کی خدمات سے آگاہ ہوں۔

☆ پاکستان کے قیام کے بعد خواتین رہنماؤں کے کارناموں اور ان کی خدمات سے واقف ہوں۔

☆ تحریک آزادی میں خواتین کے کردار کا جائزہ لیں اور ان کی خدمات کا اعتراف کریں۔

☆ بیگم رعنا لیاقت علی خان کی شخصیت کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے شخصیت نگاری سے واقف ہوسکیں۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں اور نئے الفاظ سیکھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ محاورات کے بارے میں جانیں اور درست محاورات لگا کر جملوں کی اصلاح کریں۔

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر صحیح تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆ قواعد میں ’’تثنیہ‘‘ سے واقف ہوں اور دیے گئے الفاظ کے تثنیے لکھیں۔

☆ بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کی شناخت کریں۔

☆ الفاظ کے متضاد لکھ کر ذخیرہ الفاظ بڑھائیں اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں تحریک پاکستان کے حوالے سے طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کرنے کے لیے ان سے سوالات کریں مثلاً پاکستان کا قیام کس طرح عمل میں آیا یا پاکستان کس طرح وجود میں آیا؟ پاکستان کے بانی کون ہیں؟ پاکستان بننے میں کیا کیا دشواریاں پیش آئیں؟ پاکستان بننے میں کن کن لوگوں نے قائداعظم کا ساتھ دیا؟ کن لوگوں نے جدوجہد کی اور تحریک آزادی میں پیش پیش رہے؟ تحریک پاکستان کے چند عظیم رہنماؤں کے نام بتایئے: طلبہ نام بتائیں گے اور قیام پاکستان کے لیے کی گئی کوششوں کے بارے میں بتائیں گے کہ مسلمانوں نے اس ملک کو حاصل کرنے کے لیے بے شمار قربانیاں دیں جن لوگوں نے قائداعظم کا بھرپور ساتھ دیا ان میں لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، چوہدری خلیق الزماں وغیرہ کے نام بتائیں گے۔ اس کے بعد معلم طلبہ سے پوچھیں کہ تحریک پاکستان میں کیا صرف مردوں نے حصہ لیا؟ طلبہ بتائیں گے کہ نہیں عورتیں بھی شامل تھیں معلم کسی خاتون رہنما کا نام پوچھیں پھر انھیں موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں کہ قیام پاکستان کی جدوجہد میں جہاں مردوں نے اہم کردار ادا کیا وہاں خواتین بھی حصول آزادی کی اس تحریک میں پیچھے نہیں تھیں۔ جن خواتین نے آزادی کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا ان میں محترمہ فاطمہ جناح، بیگم جہاں آرا شاہ

نواز، بی اماں (طلبہ ان کے بارے جماعت پنجم میں پڑھ چکے ہیں)، بیگم رعنا لیاقت علی خان وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان خواتین نے نہ صرف تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا بلکہ قیام پاکستان کے بعد بھی ملکی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں اور بے شمار کارنامے انجام دیے۔ آج ہم ایک عظیم شخصیت اور تحریک پاکستان کی عظیم رہنما کے بارے میں جانیں گے جنہوں نے آزادی کی جدوجہد میں اپنے شوہر لیاقت علی خان کا نہ صرف بھرپور ساتھ دیا بلکہ پاکستان کے قیام کے بعد خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے بڑی خدمات انجام دیں اور بیشتر ادارے قائم کیے ۔انہوں نے خواتین کو جدوجہد آزادی کے لیے تیار کیا اور انہیں آگہی اور شعور دیتے ہوئے ملک کی خدمت کرنے کا موقع فراہم کیا اور انہیں ایسی تربیت دی کہ جس کی بنا پر انہوں نے بھرپور طریقے سے سماجی خدمت کا مظاہرہ کیا اور مفلس، مصیبت زدہ اور بے گھر افراد (قیام پاکستان کے بعد جو لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر آئے تھے) کی خوب خدمت کی۔ آج ہم انہی شخصیت کے بارے میں پڑھیں گے۔ بچے سبق کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

سبق کی جوڑی میں پڑھائی کروائی جاسکتی ہے۔ پہلا صفحہ ایک بچہ پڑھے اور دوسرا سنے پھر دوسرا بچہ دوسرا صفحہ پڑھے اور پہلا سنے۔ اس طرح دونوں بچے ایک ایک صفحہ پڑھیں۔ اس کے بعد وہ پڑھے گئے سبق پر تبادلہ خیال کریں اور اہم نکات پر روشنی ڈالتے ہوئے انہیں خط کشید کریں یا ایک دوسرے کو زبانی بتائیں۔ اس دوران معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔

☆ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم سبق کے حوالے سے چند سوالات کریں (آگے نظر ثانی میں درج ہیں) اور سبق کے اہم نکات طلبہ سے پوچھیں اور مختصراً سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بتائیں۔

یا

☆ سبق کی بلند خوانی کروائی جاسکتی ہے۔ معلم جماعت میں فرداً فرداً ہر بچے سے سبق کا کچھ حصہ پڑھوائیں اور نئے الفاظ کے معنی سمجھاتے ہوئے اہم نکات پر گفتگو کریں۔ اس دوران طلبہ سے کہا جائے کہ وہ پنسل کی مدد سے سبق کے اہم نکات خط کشید کرتے جائیں۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے اور کل چھ یا سات گروپ بنوائے جائیں۔ ہر گروپ کو نمبر یا نام دیا جائے جیسے گروپ نمبر ا۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷ وغیرہ۔ اس کے بعد ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ سبق کے متعلق تین تین سوالات بنائے۔ ہر گروپ کسی ایک پرچے پر تین سوالات تحریر کرے گا۔ اس کے بعد تمام گروپ آپس میں ان سوالات کا تبادلہ کریں گے اور ان کے جوابات تحریر کریں گے مثلاً گروپ ا گروپ ۶ کے سوالات لے کر ان کے جوابات لکھے۔ اسی طرح گروپ ۲ گروپ ۷ کے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایک چھوٹی سی سرگرمی ہے جس سے سبق اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا۔

یا

☆ پانچ چارٹ پیپر پر پانچ آزادی کی تحریک میں شامل خواتین رہنماؤں کی تصاویر اور ان کے بارے میں ایک ایک پیرا گراف لکھ کر جماعت کے چاروں طرف چسپاں کریں گی اور طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے اور باری باری ایک ایک تصویر کے پاس لے جا کر ان پر لکھی گئی معلومات پڑھنے کے لیے کہا جائے۔ ہر گروپ ان خواتین رہنماؤں کے بارے میں پڑھے گا اور اس کے بعد اہم نکات نوٹ کرے (معلومات پڑھنے میں اگر طلبہ کو دشواری ہو اور وقت کی بچت کرنی ہو تو صرف تصاویر لگا کر ان کے ناموں سے واقف کروایا جاسکتا ہے اور معلم زبانی ان کے بارے میں چند باتیں بتاسکتی ہیں) معلم کی رہنمائی شامل رہے۔

یا

☆ سبق ''سردار عبدالرب نشتر میں جو سرگرمی دی گئی ہے وہ بھی کروائی جاسکتی ہے (کسی ایک طالبہ کو بیگم رعنا لیاقت علی خان بنایا جاسکتا ہے)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ رعنا لیاقت علی خان پر ایک مختصر نوٹ لکھیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان نے ابتدائی تعلیم کس اسکول سے حاصل کی؟

۲۔ انہوں نے کہاں تک تعلیم حاصل کی؟

۳۔ انہوں نے گھریلو صنعتوں کے منصوبے کیوں شروع کیے؟

۴۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان کی وفات کب ہوئی؟

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ چھوٹے پرچے۔ خواتین رہنماؤں کی تصاویر

جانچ:　دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ایک عظیم شخصیت بیگم رعنا لیاقت علی خان سے متعارف ہونے اور ملک کے حوالے سے ان کی خدمات سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆تحریکِ آزادی میں خواتین کے کردار کا جائزہ لینے اور ان کی خدمات کا اعتراف کرنے کے دوران۔

☆شخصیت نگاری کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے اور بیگم رعنا لیاقت علی خان کی شخصیت کے اہم پہلوؤں سے روشناس ہونے کے دوران۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆محاورات کے بارے میں جاننے اور درست محاورات لگا کر جملوں کی اصلاح کرنے کے دوران۔

☆الفاظ پر اعراب لگانے کے دوران۔

☆قواعد میں ''تثنیہ'' سے واقف ہونے اور دیے گئے الفاظ کے تثنیہ لکھنے کے دوران۔

☆بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہونے اور الفاظ کی صحیح پہچان کرنے کے دوران۔

☆الفاظ کے متضاد لکھنے اور تحریر میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ایک عظیم شخصیت بیگم رعنا لیاقت علی خان سے متعارف ہونا اور ملک کے حوالے سے ان کی خدمات سے آگاہ ہونا۔

☆تحریکِ آزادی میں خواتین کے کردار کا جائزہ لینا اور ان کی خدمات کا اعتراف کرنا۔

☆بیگم رعنا لیاقت علی خان کی شخصیت کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے شخصیت نگاری سے واقف ہونا۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں اور نئے الفاظ سیکھیں۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆محاورات کے بارے میں جاننا اور درست محاورات لگا کر جملوں کی اصلاح کرنا۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر صحیح تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆قواعد میں ''تثنیہ'' سے واقف ہونا اور دیے گئے الفاظ کے تثنیہ لکھنا۔

☆بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہونا اور دیے گئے الفاظ کی شناخت کرنا۔

☆الفاظ کے متضاد لکھنا اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

(الف) جن خواتین نے تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصہ لیا ان میں محترمہ فاطمہ جناح، بیگم جہاں آرا شاہنواز، بیگم گیتی آرا بیگم ممتاز دولتانہ، بیگم سلمیٰ تصدق حسین، بیگم کریم داد، لیڈی ہارون، لیڈی ہدایت اللہ، بیگم مہرالنسا اور فاطمہ شیخ وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ انہی ناموں میں ایک نام بیگم رعنا لیاقت علی خان کا بھی ہے۔

(ب) شادی کے بعد آزادی کی جدوجہد میں بیگم رعنا لیاقت علی خان نے اپنے شوہر کا بھرپور ساتھ دیا۔ اس دوران وہ نہ صرف لیاقت علی خان کی ساری خط و کتابت اور ٹائپ کا کام کرتی رہیں بلکہ سیاسی کاموں میں بھی ان کی مدد کرتی رہیں۔

(ج) گھروں میں زندگی بسر کرنے والی خواتین یہ جانتی بھی نہ تھیں کہ گھر سے باہر نکل کر وہ کوئی قومی خدمت کا کام بھی کر سکتی ہیں۔ ان حالات میں ایک تنظیم بنانا اور ان سے مفلس، مصیبت زدہ اور بے گھر افراد کی خدمت کا کام لینا یقیناً ایک مشکل ترین کام تھا۔ جس کا آغاز بیگم رعنا لیاقت علی خان نے بڑی ہمت اور حوصلے کے ساتھ کیا۔ یہ خواتین سڑکوں کے کنارے بیمار پڑے مریضوں کی خدمت کرنے لگیں اور بیواؤں اور یتیموں کا سہارا بنیں۔

(د) بیگم رعنا لیاقت علی خان نے بہت سے ادارے قائم کیے جن میں سب سے اہم خواتین کی ایک تنظیم اپوا (APWA) یعنی آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کا آغاز تھا۔ پاکستان میں جب خواتین رضا کارانہ خدمت کی تحریک مضبوط ہوگئی تو انھوں نے اسپتالوں میں نرسوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے نرسنگ کی تربیت کا آغاز کیا اور اس کام کے لیے ایک اور تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اس تنظیم کا نام نرسز ایسوسی ایشن آف پاکستان ہے۔ نرسنگ کی تحریک کی کامیابی کے بعد انھوں نے خواتین کی جسمانی صحت اور حفاظت پر توجہ دیتے ہوئے پاکستان ویمنز نیشنل گارڈز کے نام سے ایک تنظیم قائم کی جس کی سربراہ وہ خود تھیں۔ کاریگروں کے لیے ایک بستی قائم کی جہاں وہ لوگ کام کے ساتھ ساتھ اپنے خاندانوں کو بھی آباد کر سکیں۔ اس بستی میں آباد خاندانوں کے لیے رہائش کے علاوہ طبّی اور تعلیمی مراکز کا بہ طور خاص انتظام کیا۔

(ہ) بیگم رعنا لیاقت علی خان نے خواتین کی ایک تنظیم اپوا (APWA) یعنی آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کا آغاز کیا یہ ان کا سب سے بڑا کارنامہ ہے اس کی وجہ سے ان کا نام پاکستانی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

(و) بیگم رعنا لیاقت علی خان کو پاکستان کی پہلی خاتون سفیر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ وہ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۱ء تک ہالینڈ (نیدرلینڈ) میں سفارتی خدمات انجام دیتی رہیں۔ اسی طرح ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۶ء تک اٹلی میں پاکستانی سفیر کے فرائض انجام دیے۔

(ز) بیگم رعنا لیاقت علی خان کو ان کی قومی اور انسانی فلاحی خدمات کے اعتراف میں کئی اعزازات سے نوازا گیا۔ جن میں جین ایڈمز میڈیل (امریکا)، ویمن آف اچیومنٹ میڈل، مدر آف پاکستان (امریکا)، نشان امتیاز (پاکستان) وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۷۸ء ان کی زندگی کا ایک اور یادگار دن تھا جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں انہیں بین الاقوامی ''انسانی حقوق ایوارڈ'' عطا کیا گیا۔

مشق نمبر۲

☆ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

صف اوّل: شاہد آفریدی کا شمار کرکٹ کے صف اول کے کھلاڑیوں میں ہوتا ہے۔

رضا کار: جس جگہ بم دھما کہ ہوا وہاں بہت سے رضا کار لوگوں کی مدد کو پہنچ گئے۔

عیادت: مریض کی عیادت کرنا ہمارا اخلاقی فرض ہے۔

مصنوعات: ایک بڑے شاپنگ مال میں ایک میلہ لگا جس میں بہترین مصنوعات کی نمائش کی گئی۔

سفیر: ملیحہ لودھی اس وقت امریکہ میں پاکستان کی سفیر کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں۔

کارآمد: درخت اگاؤ مہم آلودگی کو ختم کرنے کے لیے کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔

رضا کارانہ: جہاں کوئی حادثہ ہو جائے وہاں کچھ لوگ رضا کارانہ طور پر بھی زخمیوں کی مدد کو پہنچ جاتے ہیں۔

مشق نمبر۳

☆ درج ذیل جملوں میں محاورے کی غلطیاں موجود ہیں۔ ان کو درست کر کے جملے دوبارہ لکھیے:

درست جملے:

(الف) جھوٹ بولنے پر ماں نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔

(ب) بچے نے رو رو کر آسمان سر پہ اٹھا لیا۔

(ج) جلسے میں اتنی بھیڑ تھی کہ تل دھرنے کی بھی جگہ نہیں تھی۔

(د) وعدہ خلافی سے میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔

(ہ) شیر کو اچانک سامنے دیکھ کر میری سٹی گُم ہو گئی۔

(و) حادثے کی خبر سن کر میرے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

مشق نمبر۴

☆ اعراب لگائیے:

مَدعُو ۔ رُتبے ۔ عَیادَت ۔ ثَقافَتی ۔ گَورنَر ۔ تدَرِیس ۔

رَوّیَہ ۔ صِفَت ۔ اِطمینان ۔ فُضُول ۔ طالِبہ

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو بتایا جائے گا کہ واحد کی جمع بنانے کے بہت سے طریقے ہیں ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ لفظ کے آخر میں 'ین' لگا دیتے ہیں۔ ایک مثال دی جائے اور طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جائیں۔ جیسے حرم۔ حرمین ۔ اس کے بعد اس لفظ کا تلفظ بتائیں اور انہیں بتائیں کہ یہ الفاظ جمع تو ہوتے ہیں لیکن ایک سے زیادہ لیکن تین سے کم چیزوں یا افراد کے لیے استعمال ہوتے ہیں یعنی صرف دو کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے عید۔ عیدین۔ دو عیدوں کے حوالے سے اسے عیدین کہا جاتا ہے۔ قواعد میں ایسے الفاظ کو تثنیہ کہتے ہیں۔

☆ اردو زبان مین بھی عربی زبان کے چند تثنیے استعمال ہوتے ہیں۔ تلاش کر کے درج ذیل الفاظ کے تثنیے لکھیے:

مغرب ۔ مغربین ☆ طرف ۔ طرفین

قوس ۔ قوسین ☆ جانب ۔ جانبین

بحر - بحرین ☆ حرم - حرمین
فریق - فریقین ☆ مشرق - مشرقین
والد یا والدہ - والدین

مشق نمبر ۶

☆ مذکر اور مونث الگ کیجیے:

مذکر: کریلا - کھیت - تجربہ - مطالعہ - ہوش - پیغام - گیہوں
مونث: گھاس - طالبہ - گواہی - شہرت

مشق نمبر ۷

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو کوئی تحریر پڑھ کر سنائی جائے یا کوئی چھوٹی سی عبارت پڑھنے کے لیے دی جائے اور ان میں متضاد الفاظ کا استعمال کیا گیا ہو۔

عبارت: انسان چھوٹا ہو یا بڑا اس کی عزت نفس ہوتی ہے۔ وہ غریب ہو یا امیر ہوتا انسان ہی ہے۔ کسی کو حقیر سمجھنے سے پہلے اتنا سوچنا چاہیے کہ عزت اور ذلت سب خدا کے ہاتھ میں اور وہ جب چاہے کسی کو نواز دے اور جب چاہے کسی سے سب کچھ چھین لے۔ ہمیں ہمیشہ اچھی سوچ رکھنی چاہیے اور بری سوچ کو اپنے ذہن سے نکال دینا چاہیے کیونکہ انسان آج ہے اور کل نہیں لہٰذا اپنے اعمال ایسے رکھنے چاہییں کہ زندگی میں بھی لوگ آپ کی عزت کریں اور موت کے بعد بھی آپ کو اچھے الفاظ میں یاد کیا جائے۔

☆ طلبہ سے پوچھا جائے کہ اس عبارت میں کیا خاص بات ہے۔ طلبہ بتائیں گے کیونکہ وہ اپنی سابقہ جماعتوں میں الفاظ/متضاد کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ الٹ الفاظ کو الفاظ متضاد کہتے ہیں۔ طلبہ سے مزید چند مثالیں پوچھی جائیں۔

☆ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
مختلف	متشابہ	وسیع	عریض
نظم	نثر	وطن	پردیس
نشیب	فراز	کامل	نامکمل
ناراض	راضی/خوش	مہمان	میزبان
مصنوعی	قدرتی	مضر	صحت بخش

☆ طلبہ سے ایک سرگرمی کروائی جاسکتی ہے ایک ڈبے میں آسان الفاظ کی پرچیاں ڈالی جائیں اور ہر بچہ باری باری ایک ایک پرچی اٹھائے اور اس پر جو لفظ لکھا ہو اس کا متضاد بتائے۔ اس طرح طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ بھی ہوجائے گی اور اعادہ بھی ہوجائے گا۔

☆ مشق میں موجود چند الفاظ کی مدد سے ایک عبارت بھی لکھوائی جاسکتی ہے۔

سبق نمبر ۱۰: آدمی نامہ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ نظیر اکبرآبادی کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی معروف ترین نظم ''آدمی نامہ'' سے متعارف ہوں۔

☆ اپنی روزمرہ زندگی میں اپنے آس پاس پائے جانے والے انسانوں کا مشاہدہ کریں اور زمانے کے حقائق سے واقف ہوں۔

☆ دنیا میں پائے جانے والے اچھے اور برے انسانوں کا موازنہ کریں۔

☆ نظم کی ایک ہیئت مخمس سے واقف ہوتے ہوئے شاعر کے انداز بیاں پر غور کریں اور شاعری کے ایک رنگ صنعت تضاد سے واقف ہوں

☆ نظم میں دیئے گئے نئے الفاظ اور ان کے معنی دیکھتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ نظم کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ نظم کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے بند کی تشریح کریں اور سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کی شناخت کریں اور جملے میں اس کا مناسب استعمال کریں۔

☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔
☆ضرب الامثال اور ان کے معنی سے واقف ہوتے ہوئے کوئی کہانی یا واقعہ لکھیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے انفرادی طور پر ایک کل جماعتی گفتگو میں ایک سوال کریں: آپ اپنی روزمرہ زندگی میں اگر اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو آپ کو کس طرح کے لوگ نظر آتے ہیں یا آپ کا واسطہ کس قسم کے لوگوں سے پڑتا ہے؟ طلبہ کو سوچنے کے لیے وقت دیا جائے۔ طلبہ کی مزید رہنمائی کرتے ہوئے انہیں مثال دی جائے جیسے اچھے اور برے انسان بھی ہوتے ہیں؟ اسی طرح اور مثالیں دیجئے۔ طلبہ کی رائے کو تختہ سیاہ پر لکھا جائے مثلاً طلبہ بتائیں گے کہ امیر بھی ہوتے ہیں، غریب بھی ہوتے ہیں، خراب لوگ بھی ہوتے ہیں جو برے کام کرتے ہیں اور اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں جو عبادات کرتے ہیں اور لوگوں سے اچھا برتاؤ رکھتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ طلبہ کے بتائے ہوئے تمام نکات تختہ تحریر پر لکھ کر معلم انہیں موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں کہ دنیا میں ہر طرح کے انسان پائے جاتے ہیں۔ جو اچھے کام کرتے ہیں وہ بھی انسان ہوتے ہیں اور جو برے کام کرتے ہیں وہ بھی انسان ہی ہوتے ہیں۔ آج ہم جو نظم پڑھنے جا رہے ہیں اس میں ہر قسم کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے شاعر نے معاشرے کے تلخ حقائق کو واضح کیا ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں کی بھرپور عکاسی کی ہے

یہ نظم ایک عظیم شاعر ''نظیر اکبرآبادی'' کی ایک مشہور و معروف تخلیق ہے۔ نظیر اکبرآبادی نیچرل شاعری کے بانی ہیں۔ انہوں نے اپنے ماحول سے کبھی آنکھیں بند نہیں کیں بلکہ ماحول میں ڈوب کر اپنے جذبات اور احساسات کو نظم کرتے رہے۔ نظیر اکبرآبادی جدید رنگ کی شاعری میں بلند مرتبے پر فائز ہیں۔ ان کی شاعری پوری طرح قدرتی شاعری کا خزانہ ہے اس میں منظر نگاری بھی ہے اور حقیقت نگاری بھی، اس میں انسان کی مجبوری بھی ہے اور دنیا کی بے ثباتی بھی، اس میں مقامی رنگ بھی ہے اور وطن پرستی بھی، اس میں سماجی نظریہ بھی ہے اور اخلاقی اقدار بھی، اس میں شرف انسانیت بھی ہے اور ظریفانہ رنگ بھی۔ الغرض نظیر اکبرآبادی ایک عظیم شاعر اور بہترین مصور تھے۔ آج ہم ان کی ایک مشہور زمانہ نظم پڑھنے جا رہے ہیں۔ بچے نظم کا نام خود بتائیں گے۔

یا

☆طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو ایک ایک پرچہ دیا جائے اور ان سے ایک سوال کا جواب لکھنے کے لیے کہا جائے۔

سوال: آپ اپنی روزمرہ زندگی میں اگر اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو آپ کو کس طرح کے لوگ نظر آتے ہیں یا آپ کا واسطہ کس قسم کے لوگوں سے پڑتا ہے؟ طلبہ کو سوچنے کے لیے وقت دیا جائے۔ طلبہ کی مزید رہنمائی کرتے ہوئے انہیں مثال دی جائے جیسے اچھے اور برے انسان بھی ہوتے ہیں؟ اسی طرح مختلف قسم کے لوگوں کے بارے میں لکھنے کے لیے کہا جائے۔ طلبہ آپس میں تبادلہ خیال کریں اور اس سوال کا جواب تحریر کریں۔ دس منٹ بعد ہر گروپ اپنا جواب جماعت کے سامنے پیش کرے۔ آخر میں معلم طلبہ کی گفتگو کو شامل کرتے ہوئے موضوع کی طرف آئیں اور نظم کے بارے میں بتائیں۔ ساتھ ہی شاعر کا تعارف بھی پیش کریں۔ (اوپر درج ہے)

پڑھائی:

☆سب سے پہلے معلم پورے اتار چڑھاؤ کے ساتھ نظم پڑھ کر سنائیں۔ نظم کے نئے الفاظ کے معنی تختہ تحریر پر لکھیں۔ اس کے بعد ہر بچے سے ایک ایک بند کی نظم خوانی کروائی جائے اور بچوں کو نظم پڑھنے کے طریقہ کار کے بارے میں بتایا جائے۔

سرگرمی:

طلبہ کو گروپ میں بٹھایا جائے۔ جماعت کو پانچ گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ اور ہر گروپ کو ایک ایک بند دیا جائے۔ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ گروپ میں اپنے دیے گئے بند کا مطلب لکھیں اور آپس میں تبادلہ خیال کر کے اس کی تشریح لکھنے کی کوشش کریں۔ اس دوران معلم فرداً فرداً ہر گروپ میں جا کر طلبہ کی مدد کریں اور ان کی معاونت کریں۔

☆دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اس بند کی تشریح جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔ اگر تشریح میں کچھ کمی رہ جائے تو معلم اس بچے کے ساتھ شامل ہو کر اس کا ساتھ دیں اور خود بتائیں۔

☆ہر گروپ اس بند کو ٹیبلو کی صورت میں بھی کر کے دکھا سکتے ہیں۔ ایک بچہ اس بند کو پڑھے گا۔ گروپ کے باقی بچے اداکاری کریں۔ مثلاً

ایک مصرع ہے: دنیا میں بادشاہ ہے سو ہے وہ بھی آدمی۔ تو اس میں بادشاہ کا کردار دکھایا جاسکتا ہے اور مفلس اور فقیر کی اداکاری بھی کروائی جاسکتی ہے۔

☆آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ طلبہ کو بتائیں۔ اس سے پوری نظم واضح ہو جائے گی۔

(نوٹ: معلم اگر چاہیں تو اس پوری نظم پر ٹیبلو کروایا جاسکتا ہے اور اس ٹیبلو کو اسمبلی میں پیش کیا جاسکتا ہے)

مرکزی خیال:

یہ نظم نظیر اکبرآبادی کی مشہور زمانہ نظم ہے۔ اس نظم میں شاعر نے اردگرد کے ماحول پر بڑی گہری نظر ڈالی ہے اور اس دنیا میں رہنے والے لوگوں کا مشاہدہ اور موازنہ بڑے خوبصورت انداز میں کیا ہے۔ شاعر نے اپنی نظم میں نہ صرف فطرت کا بھرپور اظہار کرتے ہوئے معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے بلکہ مختلف طرح کے انسانوں کا ذکر کرتے ہوئے زمانے کے تلخ حقائق کو بھی واضح کیا ہے۔

(خلاصہ آگے مشق نمبر ۴ میں درج ہے)

گھر کا کام:

☆آپ کو اس نظم کا سب سے خوبصورت بند کون سا لگا اور کیوں؟ وضاحت کیجیے: یا

☆نظم کے مطابق کس قسم کے لوگ یا آدمی معاشرے پر دھبّہ ہیں یا معاشرے میں خرابی کا باعث ہیں؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔نظم میں کن دو طبقات کا فرق واضح کیا گیا ہے؟ (امیری۔غریبی؟)

۲۔صید اور صیاد میں کیا فرق ہے؟ (صید شکار ہونے والا اور صیاد شکار کرنے والے کو کہتے ہیں۔)

۳۔شاعر کی نظر میں وہ کون لوگ ہیں جو چلّا کے پکارتے ہیں؟ (آقا۔مالک جو اپنے نوکر کو زوردار آواز سے بلاتے ہیں)

۴۔کیا مسجد میں لوگ صرف نماز پڑھنے آتے ہیں؟

☆ایک یا دو بچوں سے مشق ا میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ تحریر۔ ایک چھوٹا پرچہ

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوال کے جواب کے دوران)

☆نظیر اکبر آبادی اور ان کی مشہورِ زمانہ نظم آدمی نامہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے دوران

☆نظم کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆نظم کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے بند کی تشریح کرنے اور سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران

☆بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کی شناخت کرنے کے دوران

☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنے کے دوران

☆ضرب الامثال اور ان کے معنی سے واقف ہوتے ہوئے کوئی کہانی یا واقعہ لکھنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆نظیر اکبر آبادی کی شاعرانہ عظمت کو سراہنا اور ان کی معروف ترین نظم کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا۔

☆اپنی روزمرہ زندگی میں اپنے آس پاس پائے جانے والے انسانوں کا مشاہدہ کرنا اور زمانے کے حقائق سے واقف ہونا۔

☆دنیا میں پائے جانے والے اچھے اور برے انسانوں کا موازنہ کرنا۔

☆نظم کی ایک ہیئت مخمس سے واقف ہوتے ہوئے شاعر کے اندازِ بیاں پر غور کرنا اور شاعری میں صنعت تضاد سے واقف ہونا۔

☆نظم میں دیئے گئے نئے الفاظ اور ان کے معنی جاننا۔

☆نظم کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆نظم کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے بند کی تشریح کرنا اور سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کی شناخت کرنا اور جملے میں اس کا مناسب استعمال کرنا۔

☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنا۔

☆ضرب الامثال اور ان کے معنی سے واقف ہوتے ہوئے کوئی کہانی یا واقعہ لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف)۔آدمی نامہ کا ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہے اور اسے مخمس کہتے ہیں۔

(ب)۔مسجد میں جہاں آدمی امامت کرتے ہیں، خطبہ دیتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں وہیں کچھ آدمی ایسے بھی ہیں جو یہاں آکر انہی نمازیوں اور آنے والے اچھے لوگوں

کے جوتے چراتے ہیں اور برا کام کرتے ہیں۔ اور چند آدمی ایسے بھی ہیں جوان جوتے چرانے والوں کو دیکھ رہے ہیں لیکن کچھ نہیں کہہ رہے یعنی دنیا میں ہر طرح کے انسان ہیں ایک انسان اچھا کام کر رہا ہے اور ایک برا کام کر رہا ہے اور ایک وہ ہے جو برا کام ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہے مگر کچھ نہیں کر رہا۔

(ج)۔ اس مصرع سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ انسان ہی انسان کا دشمن ہے یعنی انسان ہی انسان کو نقصان پہنچاتا۔ شاعر کا مطلب یہ ہے کہ یہ آدمی ہی دوسرے آدمی کے ساتھ برائی کرتا ہے، اسے پھنساتا ہے اور اس کے لیے مصیبت کا سامان پیدا کرتا ہے یعنی جال بچھانے والا بھی آدمی ہی ہے اور جو شکار ہوتا ہے وہ بھی آدمی ہوتا ہے۔

(د) سر پہ خونچا رکھ بے شمار چیزیں بیچی جاتی ہیں مثلاً پکوڑے، سموسے، فالسے، بیر، امرود، پاپڑ وغیرہ

(ہ)۔ اس بند میں شاعر نے بتایا ہے کہ دنیا میں ایسے آدمی بھی ہیں جو دوسروں پہ جان لٹاتے ہیں، دوسروں کا خیال رکھتے ہیں اور ان سے محبت سے پیش آتے ہیں، دوستی کی انتہا کرتے ہیں اور ایسے آدمی بھی ہیں جو لڑتے جھگڑتے ہیں اور لوگوں کو مارتے ہیں۔ اور دشمنی کے اس آخری درجے پر پہنچ چکے ہوتے ہیں کہ دوسرے کی زندگی اس کے لیے ناقابل برداشت ہوتی ہے اور وہ قتل کرنے پر آمادہ ہیں اس کے علاوہ ایسے آدمی ہیں جو دوسروں کی عزت خاک میں ملاتے ہیں اور بے عزتی کرتے ہیں۔ ایسے آدمی بھی ہیں جو مالک ہیں، آقا ہیں اور وہ اپنے غلاموں کو پکارتے ہیں۔ انہیں اپنے تحکمانہ رویہ سے جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں اور ایک بے چارے غلام ہیں جو اپنے آقا کے بلانے پر دوڑے چلے آتے ہیں۔ وہ بھی انسان ہیں۔ وہ چاہے مالک ہو یا نوکر، چاہے دوست ہو یا دشمن سب انسان ہیں۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

گدّا:	گدّا اگر نرم ہو تو فوراً نیند آ جاتی ہے۔
امام:	محلے کی مسجد کے امام نے آج ایک بہت اہم موضوع پر خطبہ دیا۔
تیغ:	پرانے زمانے کی جنگوں میں تیز دھاری تیغ کا استعمال ہوتا تھا۔
پگڑی:	بعض خاندانوں میں پگڑی پہننا اپنی شان سمجھا جاتا ہے۔
جال:	شکاری نے جال میں پھنسے جانور کو رہا کر دیا۔ یا کسی کے لیے جال بچھاتے وقت یہ ضرور سوچنا چاہیے کہ اللہ کی پکڑ ہو سکتی ہے
خوانچا:	جیسے ہی خوانچا والا سموسے لے کر باغ میں آیا بچے اس کی جانب لپکے۔
بے نوا:	جو بے نوا ہوتے ہیں وہ بس اپنی زندگی کو گھسیٹ رہے ہوتے ہیں۔

مشق نمبر ۳

☆ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:

ٹکڑے چبانا:	باسی روٹی کھانا	☆ جھوٹ کا بھرا ہونا:	بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا
جان کو وارنا:	محبت کے لیے جان قربان کرنا	☆ مول لینا:	کسی چیز کا خریدنا (محاورہ)
پگڑی اتارنا:	عزت مٹی میں ملانا۔ بے عزتی کرنا		

مشق نمبر ۴

☆ نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

خلاصہ:

نظم ''آدمی نامہ'' اپنے دور کی معروف ترین نظموں میں سے ایک ہے اور اس کو مشہور عوامی شاعر ''نظیر اکبر آبادی'' نے لکھا ہے۔ شاعر نے اس نظم میں معاشرے کی بھرپور عکاسی کی ہے اور اس دنیا میں پائے جانے والے مختلف طرح کے انسانوں کے بارے میں بتایا ہے۔ شاعر نے اس نظم میں صنعت تضاد کا استعمال کیا ہے اور ہر بند میں انسانوں کا آپس میں موازنہ کرتے نظر آئے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ اس دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس اقتدار ہے، مال و دولت ہے، بادشاہت ہے اور وہ عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں ان کے پاس ہر طرح کا آرام ہے وہیں دوسری طرف ایسے لوگ بھی ہیں جو غریب اور لاچار ہیں۔ ان کے پاس نہ مال ہے نہ دولت اور وہ دوسروں سے مانگتے ہیں۔ لیکن ہے وہ انسان۔ وہ چاہے بادشاہ ہو یا فقیر ہو لیکن کہلائے گا انسان ہی۔ یعنی وہ لوگ جو دولت مند ہیں جن کے پاس خوب پیسہ ہے وہ بھی انسان ہیں اور جن کے پاس کچھ نہیں وہ بھی انسان ہیں۔ جو لوگ خوب سیر ہو مزے مزے کی چیزیں کھاتے ہیں اور دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں وہ بھی انسان ہیں اور جو بے چارے باسی روٹی کھانے پر مجبور ہیں جنہیں صحیح سے کھانا بھی نصیب نہیں ہے۔ وہ دنیا کی لذتوں سے ناآشنا ہے پر ہے وہ بھی انسان۔ شاعر اچھے اور برے لوگوں کا موازنہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ بھی انسان ہیں جو مسجد بناتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، امامت کرتے ہیں اور خطبات دیتے ہیں اور دین کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں، اچھے کام کرتے ہیں لیکن دوسری طرف وہ لوگ بھی ہیں جو ان مسجد میں آنے والوں کے جوتے چراتے ہیں، یعنی اتنا گھٹیا کام کہ اللہ کی عبادت کے لیے آنے والوں کے جوتے چرانا اور انہیں پریشان کرنا بے شک انسان وہ بھی ہیں اور وہ بھی انسان ہیں جو ان جوتے چرانے والوں کو دیکھتے ہیں مگر انہیں کچھ نہیں کہتے یعنی برائی کو دیکھ کر خاموش رہنا جو کہ ایک بزدلانہ فعل ہے۔ شاعر بڑے خوبصورت انداز میں دوستی اور دشمنی کا فرق واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو دوستی کی انتہا کرتے ہوئے اپنی جان قربان کرتے ہیں اور وفاداری نبھاتے ہیں اور محبت کی بلندیوں کو چھو جاتے ہیں وہیں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو دشمنی کے اس آخری درجے پر پہنچ جاتے ہیں کہ دوسرے

کی زندگی ان کے لیے نا قابل برداشت ہو جاتی ہے اور وہ قتل کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں یعنی دشمنی بھی ایسی کہ تلوار سے مارتے ہیں اور قتل کرتے ہیں مقصد یہ ہے کہ دوست ہو یا دشمن دونوں ہی انسان ہیں۔شاعر معاشرے کی تلخ حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو دوسروں کی تذلیل کرتے ہیں، جو طاقتور ہیں، صاحب اقتدار ہیں، با اختیار ہیں، وہ دوسروں کی توہین کرتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو تذلیل کا نشانہ بنتے ہیں اور جن کی توہین ہوتی ہے۔لیکن بہر حال انسان دونوں ہی ہیں چاہے وہ توہین کرنے والا ہو یا وہ جس کی توہین ہو رہی ہو۔ایسے لوگ بھی ہیں جو مالک ہیں، آقا ہیں اور اپنے غلاموں اور نوکروں پر حکم چلاتے ہیں اور تضحیک آمیز رویہ رکھتے ہیں اور غلام یا نوکر ان کی ایک آواز پر دوڑے چلے آتے ہیں اور ان کا حکم بجالاتے ہیں۔پر آقا اور غلام دونوں ہی انسان ہیں۔شاعر کے بتانے کا مقصد یہ ہے کہ آقا کی آقائیت اسے انسانیت سے آگے نہیں لے جاتی اور غلام کا غلام ہوتا اسے انسانیت کے مرتبے سے گراتا نہیں۔شاعر نے معاشرے کی ایک اور حقیقت سے آشکار کیا ہے کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو سوداگر ہیں، مسافر ہیں جو اپنے لیے بھی بہتری چاہتے ہیں اور دوسروں کے لیے بھی آسانی کا سامان پیدا کرتے ہیں وہیں دوسری طرف وہ لوگ بھی ہیں جو دوسروں کو ایذا پہنچاتے ہیں، تکلیف دیتے ہیں اور پریشانی کا باعث ہوتے ہیں۔دونوں ہی انسان ہیں چاہے دوسروں کے لیے خیر کا باعث ہوں یا شر کا۔شاعر کہتے ہیں کہ انسان وہ بھی ہیں جو لوگوں کو قید کرتے ہیں اور ان کے کیے گئے جرم یا ظلم کی سزا دیتے ہیں لیکن ساتھ ہی وہ بھی انسان ہیں جو ان سزاؤں کی مستحق ہوتے ہیں اور جنھیں قید کیا جا رہا ہے۔یعنی انسان جس حیثیت میں بھی ہوں وہ انسان ہی ہیں۔شاعر انسان کی اخلاقی صفت کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو سچے اور صادق ہیں، جن کی بات پر آنکھ بند کر کے یقین کیا جاتا ہے پر وہیں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں، ان پر کبھی یقین نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی ان سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ سچ بولیں گے۔لیکن وہ اپنی اس برائی کے باوجود انسان ہیں۔سچے ہوں یا جھوٹے انسان دونوں ہیں۔شاعر کاروبار کی، سوداگری کی بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ بھی انسان ہیں جو بڑی بڑی دکانیں لیے بیٹھے ہیں اور بڑے ٹھاٹ سے کسی سیٹھ کی طرح دکانوں پر سامان سجا کر بیچتے ہیں اور ان کی دکانوں پر خوب مہنگا اور اعلیٰ ترین مال سجا ہے اور انسان وہ بھی ہیں جو بے چارے خوانچا پر چند چھوٹی موٹی اور سستی چیزیں سجا کر گلی گلی پھرتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں۔شاعر دکانداروں کے ایک طبقے کی بات نہیں کرتے بلکہ ان کی بات بھی کرتے ہیں جو سروں پر چھابڑی رکھ آوازیں لگاتا پھرتا ہے اور معمولی چیزیں فروخت کرتا ہے۔کوئی ان سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا اور وہ بے چارے غربت کے مارے ہوئے ہوتے ہیں اور لوگوں کے پاس جا جا کر اپنی بنائی گئی چیزوں کو بیچتے ہیں اور پیسہ کماتے ہیں۔اور وہ لوگ بھی ہیں جو خریدار ہیں اور ان چیزوں کو خریدتے ہیں۔ان کے پاس قوت خرید ہے یعنی ان کے پاس پیسہ ہے، دولت ہے۔رقم ہے جب ہی وہ خرید رہا ہے۔مقصد یہ ہے کہ چیزوں کو بیچنے والے اور ان چیزوں کو خریدنے والے دونوں انسان ہیں نظیر کی شاعری کی خصوصیت ہے کہ ان کی نظر معاشرے کے ہر فرد پر ہے اسی لیے انھیں عوامی شاعر کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

فَقَط ۔ غَلَط ۔ مَرُض ۔ قَرُض ۔ جِسم ۔ قَسَم ۔ ذِکر ۔ کَمَرُ

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل الفاظ کو مذکّر اور مونث کے الگ الگ خانوں میں لکھیے۔

مذکر: اناج ۔ مسافر ۔ دہی

مونث: مسجد ۔ پگڑی ۔ شان ۔ نعمت ۔ پھانسی ۔ نماز

مشق نمبر ۷

(پچھلے اسباق میں بتایا جا چکا ہے کہ سادہ نثر بنانے سے پہلے طلبہ کو فعل، فاعل اور مفعول کے بارے میں بتاتے ہوئے جملے کی ترتیب سکھائی جائے اور چند جملے بنوائے جائیں۔)

☆ درج ذیل مصرعوں کی سادہ نثر بنائیے: جوابات:

☆ جو نعمت کھا رہا ہے سو وہ بھی آدمی ہے۔

☆ اُن کی جوتیاں آدمی ہی چراتے ہیں یا آدمی ہی اُن کی جوتیاں چراتے ہیں۔

☆ آدمی ہی آدمی کی پگڑی اتارتا ہے۔

☆ میرے لال! آدمی ہی سچا بھی نکلتا ہے۔

☆ آدمی ہی دکانیں لگا کے بیٹھے ہیں۔

مشق نمبر ۸

تمہیدی گفتگو: بازار میں ضرب الامثال پر مبنی کہانیاں/ واقعات پر کتابیں ملتی ہیں۔ان میں سے کوئی ایک کہانی معلم طلبہ کو سنائے یا گروپ میں بٹھا کر طلبہ کو مختلف کہانیاں پڑھنے لیے دیں۔اس کے بعد ان کہانیوں پر طلبہ کی رائے لیں اور ان سے پوچھیں کہ ان کہانیوں کا عنوان کیا تھا۔پھر انہیں بتائیں کہ کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو انسانی تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ ہوتے ہیں اور لوگوں کے لیے مثال بن جاتے ہیں۔انہی واقعات اور تجربات کو ضرب الامثال کہا جاتا ہے۔(کتاب میں اس کے بارے میں درج ہے اسے طلبہ سے پڑھوایا جائے۔

(یوٹیوب پر موجود ان ضرب الامثال پر مبنی کہانیوں میں سے کوئی کہانی دکھائی جا سکتی ہے)

☆ ذیل میں چند کہاوتیں درج ہیں۔ان کے معنی تلاش کر کے لکھیے:

ضرب الامثال	معنی
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	ایک مصیبت سے نکل کر دوسری مصیبت میں گرفتار ہونا
دودھ کا دودھ پانی کا پانی	پورا پورا انصاف/حقیقت آشکار ہونا
بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی	برائی ہمیشہ نہیں چھپ سکتی
جس کی لاٹھی اس کی بھینس	زبردست غالب ہوتا ہے
چھوٹا منہ بڑی بات	اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام کرنا

☆دی گئی ضرب الامثال میں سے کسی بھی ایک ضرب المثل پر کہانی لکھیے:

سبق نمبر ۱۱: پرچمِ ستارہ و ہلال

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆اپنے ملک کے پرچم کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور اس کی اہمیت سے آگاہ ہوں۔

☆اپنے قومی پرچم کا احترام کریں اور اس کے آداب کا خیال رکھیں۔

☆پر اعتماد طریقے، درست تلفظ، آواز کی زیر و بم اور پورے تاثرات کے ساتھ مکالموں کی ادائیگی کریں اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆حروف تہجی کی صحیح ترتیب سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کو اسی ترتیب سے لکھیں۔

☆متشابہ الفاظ بلحاظ آواز کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے مشق میں دیے گئے ان الفاظ کے معنی لکھیں۔

☆الفاظ کی جمع اور جمع الجمع بنا کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

<u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلم طلبہ سے ایک سوال کریں کہ کسی بھی ملک کی پہچان کن چیزوں سے ہوتی ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے مثلاً زبان۔ مقامات۔ لباس۔ خوراک۔ جھنڈا۔ رہن سہن۔ تہذیب یا ثقافت وغیرہ۔ طلبہ کی رائے لی جائے اور اس پر ایک تفصیلی گفتگو کی جائے کہ زبان سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کون سے ملک سے تعلق رکھتا ہے اسی طرح لباس اور رہن سہن کو دیکھ کر بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا تعلق کس ملک سے ہے وغیرہ وغیرہ۔ آخر میں معلم گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے اور طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں کہ آزاد قوموں کی شناخت دو چیزوں سے ہوتی ہے ایک کسی آزاد قوم کے قومی پرچم سے اور دوسرے قومی ترانے سے۔ قومی ترانہ قوم کے دل میں اس کے قومی وقار کا احساس جگاتا ہے جبکہ قومی پرچم ملک کی آزادی اور خودمختاری کا نشان ہوتا ہے یا وہ اس کے نظریے کو بیان کرتا ہے۔ یہ پرچم ملک و قوم کی آزادی، اس کی عزت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ پرچم ظاہر کرتا ہے کہ ہم ایک قوم ایک برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے ملک کا پرچم آپ سب نے دیکھا ہوگا آج ہم اپنے پرچم کے بارے میں پڑھیں گے کہ اس میں ہرا اور سفید رنگ کیوں استعمال ہوا اور چاند تارہ کی علامت میں کیا مقصد پوشیدہ ہے۔

<u>پڑھائی:</u>

☆سبق میں دو دوستوں کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے لہٰذا معلم دو بچوں سے اس سبق کی بلند خوانی کروا سکتے ہیں اور بچوں کو یہ ہدایت دی جائے کہ وہ ان مکالموں کو اس طرح ادا کریں کہ ان میں حقیقت کا رنگ نظر آئے۔ پر اعتماد طریقے، درست تلفظ، آواز کی زیر و بم اور پورے تاثرات کے ساتھ بلند خوانی کی جائے۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔ معلم نئے الفاظ کے معنی بتاتے ہوئے سبق کے اہم نکات بھی واضح کریں۔

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے رائے لی جائے اور اہم نکات پر گفتگو کرتے ہوئے سبق کے متعلق چند سوالات پوچھے جائیں جس سے اندازہ لگایا جاسکے کہ طلبہ کو سبق اچھی طرح سمجھ آ گیا۔

<u>سرگرمی:</u>

☆طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو ایک معلوماتی پرچہ دیا جائے جس میں دنیا کے بیشتر ممالک کے جھنڈوں کی تصاویر ہوں اور جھنڈوں کے ساتھ ممالک کے نام لکھے ہوں۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ اچھی طرح ان کو دیکھیں کہ کس ملک کا جھنڈا کیسا ہے؟

☆طلبہ کو اس کام کے لیے دس سے پندرہ منٹ دیے جائیں گے۔

☆اس کے بعد معلم ہر گروپ کے درمیان مقابلہ کروائیں۔ مثلاً ایک کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ پر جھنڈے کی تصویر دکھائیں اور کسی ایک گروپ سے ملک کا نام پوچھا جائے۔ اگر اس گروپ نے بتا دیا تو اسے نمبر دیے جائیں۔ جو گروپ بتانے سے قاصر رہے اس کو نمبر نہیں دیے جائیں اور موقع کسی دوسرے گروپ کو دیا جائے۔ اس طرح طلبہ کو مختلف ممالک کے جھنڈے یاد رہیں گے۔

(نوٹ: معلوماتی پرچہ معلم انٹرنیٹ کی مدد سے بنا سکتے ہیں)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ پرچم کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ ۲۔ جشنِ آزادی میں ہم کیا کرتے ہیں؟ ۳۔ پاکستان کا پرچم کس رنگ کا ہے؟ ۴۔ پرچم کے کوئی دو آداب بتائیے:

☆وقت ہوا تو کسی بھی ایک بچے سے ملی نغمہ سنا جا سکتا ہے (پرچم کے حوالے سے)

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ جھنڈوں کی تصاویر پر مبنی معلوماتی پرچہ

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوال کا جواب دینے کے دوران)

☆الفاظ کے درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے اور مکالموں کی ادائیگی کے دوران

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆حروفِ تہجی کی صحیح ترتیب سے واقف ہونے اور دیے گئے الفاظ کو اسی ترتیب سے لکھنے کے دوران۔

☆متشابہ الفاظ بلحاظ آواز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور مشق میں دیے گئے الفاظ کے معنی لکھنے کے دوران۔

☆الفاظ کی جمع اور جمع الجمع بنانے اور تحریر میں ان کا استعمال کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆اپنے ملک کے پرچم کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور اس کی اہمیت سے آگاہ ہونا۔

☆اپنے قومی پرچم کا احترام کرنا اور اس کے آداب کا خیال رکھنا۔

☆پُراعتماد طریقے، درست تلفظ، آواز کی زیر و بم اور پورے تاثرات کے ساتھ مکالموں کی ادائیگی کرنا اور روانی سے پڑھنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆حروفِ تہجی کی صحیح ترتیب سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کو اسی ترتیب سے لکھنا۔

☆متشابہ الفاظ بلحاظ آواز کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور ان الفاظ کے معنی لکھنا۔

☆الفاظ کی جمع اور جمع الجمع بنا کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا اور تحریر میں اس کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

(الف)۔ پاکستان میں قومی پرچم لہرانے کی تقاریب یوم پاکستان (۲۳ مارچ)، یوم آزادی (۱۴ اگست)، یوم قائداعظم (۲۵ دسمبر) کو منائی جاتی ہیں یا پھر حکومت کسی اور موقعے پر لہرانے کا اعلان کرے۔

(ب) سبز رنگ مسلمانوں اور سفید رنگ پاکستان میں رہنے والی غیر مسلم اقلیتوں کو ظاہر کرتا ہے۔

(ج) روم کے لوگوں نے جنگ کے موقعے پر پرچم رکھنے کا طریقہ مصریوں سے سیکھا لیکن اس میں یہ تبدیلی کی کہ تختیوں کے بجائے پہلی بار کپڑے کا استعمال کیا۔

(د) قائداعظم کے یوم وفات (۱۱ ستمبر)، علامہ اقبال کے یوم وفات (۲۱ اپریل) اور لیاقت علی خان کے یوم وفات (۱۶ اکتوبر) پر یا پھر کسی اور موقعے پر کہ جس کا حکومت اعلان کرے قومی پرچم سرنگوں رہتا ہے۔

(ہ) پاکستان کے قومی پرچم کا ڈیزائن سید امیر الدین قدوائی نے قائد اعظم محمد علی جناح کی ہدایت پر تیار کیا تھا۔

(و) پاکستان کا پہلا قومی پرچم تیار کرنے کا اعزاز ماسٹر افضال حسین کو حاصل ہوا۔

مشق نمبر ۲

☆ سبق میں قومی پرچم لہرانے کے کچھ آداب بیان کیے گئے ہیں انہیں اپنے الفاظ میں لکھیے:

جواب: سبق میں اس کی تفصیل درج ہے لہٰذا طلبہ اپنی فہم اور معلم کی ہدایات کے مطابق اس کا جواب لکھیں۔

مشق نمبر ۳

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

ترجمان: ہمارے قومی پرچم میں سفید رنگ اقلیتوں کا ترجمان ہے۔

افتتاح: کل گلشن اقبال میں ایک نئے شاپنگ مال کا افتتاح ہوا ہے۔

خود مختاری: اس نے ادارے کی خود مختاری حاصل کرتے ہی اسے بام عروج پر پہنچا دیا۔

اقلیت: ہمارے ملک میں غیر مسلم اقلیت میں ہیں۔

سانحہ: دسمبر کے مہینے میں اے پی ایس اسکول میں ایک ایسا سانحہ ہوا جس نے پورے پاکستان کو ہلا کر رکھ دیا۔

گرد آلود: جب میں ساحل سمند کی سیر سے واپس آئی تو میرے تمام کپڑے گرد آلود تھے۔

نظریے: کانفرنس میں موجود تمام لوگوں کے نظریے ایک دوسرے سے مختلف تھے لہٰذا بحث زور و شور سے جاری تھی۔

مشق نمبر ۴

☆ نیچے دیے گئے الفاظ کو لغت کی ترتیب کے مطابق دوبارہ لکھیے:

تمہیدی گفتگو: جماعت میں حروف تہجی ایک بڑے چارٹ پیپر پر لکھ جماعت میں آویزاں کی جائے اور طلبہ کو ہدایات دی جائیں کہ وہ اس سے مدد لیتے ہوئے خود ہی مشق کرنے کی کوشش کریں۔

ترتیب وار:

بھیانک - بھیجا - بھیجو - بھیدی - بھیڑ - بھیس - بھیک -

بھیگا - بھینٹ - بھینس

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں متشابہ الفاظ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں ان کا اعادہ کروایا جائے۔

سب سے پہلے معلم ایک جملہ تختۂ تحریر پر لکھیں مثلاً ’’ ایک عام آدمی کا بھی پسندیدہ پھل آم ہے۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ اس جملے کی خاص بات کیا ہے۔ طلبہ بتائیں گے کہ اس میں دو الفاظ ایک جیسی آواز والے ہیں۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آئیں اور طلبہ کو بتائیں کہ اردو زبان میں کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کی آوازیں ایک جیسی ہوتی ہیں لیکن ان کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو متشابہ الفاظ کہتے ہیں۔

☆ معلم طلبہ کو ضرور بتائیں کہ متشابہ الفاظ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ پچھلی جماعتوں میں وہ ایک قسم پڑھ چکے ہیں جیسے متشابہ الفاظ بلحاظ اعراب یعنی اعراب بدلنے سے معنی میں فرق مثال: پَر - پُر

☆ ایک ہوتے ہیں ’’متشابہ الفاظ بلحاظ املا‘‘ جس میں الفاظ ایک ہی طرح لکھے جاتے ہیں جیسے شام۔ شام (ایک شام وقت ہے اور ایک شام جگہ کا نام) اسی طرح چشمہ۔ چشمہ (ایک چشمہ عینک ہے اور ایک چشمہ پانی کا چشمہ)

☆ آج ’’متشابہ الفاظ بلحاظ آواز‘‘ کے بارے میں مشق کریں گے۔ جس میں آواز تو ایک جیسی ہوتی ہے لیکن املا میں فرق ہوتا ہے اور معنی مختلف ہوتے ہیں۔ دی گئی مشق میں متشابہ الفاظ بلحاظ آواز والے الفاظ دیے گئے۔ طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جائیں۔

☆ ذیل میں چند ہم آواز الفاظ دیے جا رہے ہیں۔ ان کے معنی تلاش کر کے لکھیے:

آری: لکڑی چیرنے کا ایک اوزار　　　عاری: خالی۔ تنگ۔ عاجز

بحر: بڑا سمندر۔ بحر: شعر کا وزن (یہ متشابہ الفاظ بلحاظ املا والا لفظ ہے)　　　بہر: اونچا سننے والا (لیکن یہ تو بہرہ ہوتا ہے) اس کی جگہ شعر۔ شیر رکھیں

عَلَم: جھنڈا　　　اَلم: رنج۔ غم۔ دکھ

صورت: شکل۔ چہرہ　　　سورت: قرآن مجید کا کوئی باب

کثرت: زیادتی۔ افراط　　　کسرت: ورزش۔ ریاضت

شک: شبہ۔گمان　　　　شق: پھٹا ہوا۔شگاف پڑا ہوا

مشق نمبر ۶

☆ ذیل میں دیے گئے الفاظ کی اسی طریقے سے جمع اور جمع الجمع بنائیے:

(واحد جمع کا حوالہ دیتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے کہ کچھ الفاظ کو جمع بنا کر دوبارہ جمع بنا لیتے ہیں اور تعداد میں کثرت کا اظہار کرتے ہیں)

واحد	جمع	جمع الجمع
رسم	رسوم	رسومات
رقم	رقوم	رقومات
حکم	احکام	احکامات
وجہ	وجوہ	وجوہات
دوا	ادویہ	ادویات
جوہر	جواہر	جواہرات

☆ طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جائیں اور چند الفاظ کو جملوں میں استعمال کروایا جائے۔

سبق نمبر ۱۲: انشا جی لندن میں

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اردو میں مزاحیہ ادب سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اپنے اندر ذوقِ مزاح پیدا کریں۔

☆ ایک منفرد مزاح نگار، بہترین ادیب اور ممتاز شاعر ابن انشاء کے بارے جانیں اور ان کی مزاحیہ تحریروں سے محظوظ ہوں۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھ سکیں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ تحریر میں ''حروفِ عطف'' اور ''سکتہ'' کے استعمال سے واقف ہوں اور اپنی تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ اسم اشارہ اور اسم موصول کے بارے میں جانیں اور جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

☆ مرکب الفاظ کو زیر یا ہمزہ لگا کر جوڑنے کا فن سیکھیں اور دیے گئے الفاظ کو اس اصول کے مطابق جوڑیں۔

طریقۂ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے انفرادی طور پر ایک کل جماعتی گفتگو میں سوال کریں کہ اردو میں آپ کو کس قسم کی تحریر پڑھنے کا شوق ہے؟ یا مطالعہ کی عادت کس کس کو ہے؟ جو بچے ہاتھ اٹھائیں ان سے پوچھا جائے کہ آپ کس قسم کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں یا کس قسم کی تحریر پڑھنا پسند کرتے ہیں؟ مثلاً معلوماتی، مزاحیہ، سنجیدہ، سبق آموز، مزہبی، طنز و مزاح وغیرہ طلبہ سے رائے لی جائے اور جو بچہ بتانا چاہے اسے موقع دیا جائے۔ اپنے مطالعے کے حوالے سے اگر کوئی بچہ بتانا چاہے اسے تفصیل سے سنا جائے اور اس سے اس کی پسندیدگی کی وجہ پوچھی جائے۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ اردو ادب میں ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف طرح کی تحریر پائی جاتی ہیں جیسے مزاحیہ، معلوماتی، سبق آموز، جاسوسی، طنزیہ۔ سب سے زیادہ مزا ہمیں مزاحیہ تحریر پڑھ کر آتا ہے اور ہم اس سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو تازہ دم محسوس کرتے ہیں۔ اس قسم کی تحریریں نہ صرف ہمارے اندر ذوقِ مزاح پیدا کرتی ہیں بلکہ ذہن و دل کے بوجھ کو بھی ہلکا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ آج بھی ہم ایک مزاحیہ تحریر پڑھیں گے جو ایک مشہور و معروف مزاح نگار ''ابن انشاء'' کی لکھی ہوئی ہے۔ ''ابن انشاء منفرد مزاح نگار، بہترین ادیب اور ممتاز شاعر تھے۔ وہ فکاہیہ مضمون نگار بھی تھے اور مزاحیہ کالم نگار بھی۔ وہ طنز و ظرافت سے بھرپور خطوط نگار بھی تھے اور شگفتہ نثر نگار بھی۔ گو ابن انشاء اردو ادب میں طنز و مزاح میں انوکھے اسلوب کے مالک تھے۔ تمام اصناف ادب میں ان کی مزاح نگاری کی گلکاریاں نظر آتی ہیں۔ ابن انشاء ایک ماہر کالم نویس تھے۔ ان کے کالم بے حد مزاحیہ اور شگفتہ ہوتے تھے۔ (معلم ابن انشاء کا تعارف ضرور کروائیں)

پڑھائی:

سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ جماعت کے ہر بچے کو موقع دیا جائے۔ معلم نئے الفاظ کے معنی تختہ تحریر پر لکھیں۔ بلند خوانی کے دوران مشکل پیش آنے کی صورت میں معلم رہنمائی کریں۔ ہر بچہ سبق کا کچھ حصہ پڑھے۔ معلم جماعت کے تمام طلبہ کو یہ ہدایت دیں کہ سبق کے اہم نکات خط کشید کرتے جائیں۔ سبق پڑھنے کے دوران جو بات سمجھ نہ آئے معلم طلبہ کو سمجھائیں تاکہ تمام بچے اس تحریر سے لطف اندوز ہو سکیں۔

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے رائے لی جائے اور سبق کے حوالے سے معلم چند سوالات کریں تا کہ معلوم ہو سکے کہ بچوں کو سبق کتنا سمجھ آیا۔

سرگرمی:

جماعت کو پانچ گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروپ کو ابنِ انشاء کے مضامین یا اقتباسات میں سے کوئی ایک مزاحیہ مضمون یا ان کی کسی کتاب میں سے کوئی ایک پیراگراف پڑھنے کے لیے دیا جائے۔ طلبہ گروپ میں اس مضمون یا پیراگراف کو پڑھیں اور آپس میں تبادلہ خیال کریں۔

☆دس سے پندرہ منٹ بعد معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر گروپ سے ان کے پڑھے گئے پیراگراف یا مضمون کے بارے میں پوچھیں۔ ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے مضمون کے بارے میں جماعت کو بتائے اور ساتھ ہی اس کے مزاحیہ پہلو پر روشنی ڈالے۔

یا

☆انشاء جی کے مضامین یو۔ٹیوب پر موجود ہیں۔ان مضامین کو ''ضیا محی الدین نے پڑھا ہے''معلم چاہیں تو وہ بھی جماعت کو ملٹی میڈیا پر دکھا سکتے ہیں۔کوئی بھی ایک مضمون سنایا جا سکتا ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆سبق میں آپ کو کن باتوں نے ہنسنے پر مجبور کیا؟ یا سبق میں آپ کو کن مواقع پر مزاح کا پہلو نظر آیا؟ یا کن باتوں میں مزاح کا عنصر نمایاں تھا؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔مصنف نے ولایت کے مریضوں کو کیا مشورہ دیا؟

۲۔مصنف کو کہاں پر درد تھا؟

۳۔مصنف نے دور اندیشی کی کون سی مثالیں دی ہیں؟

۴۔مصنف نے عطائیوں کے لیے کیا فرمایا ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ابن انشاء کی تحریریں/ مضامین۔ یوٹیوب۔ملٹی میڈیا۔انٹرنیٹ

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سابقہ معلومات کی جانچ کے دوران)

☆ایک منفرد مزاح نگار، بہترین ادیب اور ممتاز شاعر ابن انشاء کے بارے جاننے اور ان کی مزاحیہ تحریروں سے محظوظ ہونے کے دوران۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆تحریر میں ''حروف عطف'' اور ''سکتہ'' کے استعمال سے واقف ہونے اور اپنی تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنے کے دوران۔

☆اسم اشارہ اور اسم موصول کے بارے میں جاننے اور جملوں میں ان کا استعمال کرنے کے دوران۔

☆مرکب الفاظ کو زیر یا ہمزہ لگا کر جوڑنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆اردو میں مزاحیہ ادب سے واقفیت حاصل کرنا اور اپنے اندر ذوق مزاح پیدا کرنا۔

☆ایک منفرد مزاح نگار، بہترین ادیب اور ممتاز شاعر ابن انشاء کے بارے جاننا اور ان کی مزاحیہ تحریروں سے محظوظ ہونا۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆تحریر میں ''حروف عطف'' اور ''سکتہ'' کے استعمال سے واقف ہونا اور اپنی تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆اسم اشارہ اور اسم موصول کے بارے میں جاننا اور جملوں میں ان کا استعمال کرنا۔

☆مرکب الفاظ کو زیر یا ہمزہ لگا کر جوڑنے کا فن سیکھنا اور دیے گئے الفاظ کو اس اصول کے مطابق جوڑنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

(الف) لندن کے اخبار کے مراسلے میں لکھا تھا کہ اگر کسی صاحب کے دانت میں ہفتے یا اتوار کو، جب ڈاکٹروں کی چھٹی کا دن ہوتا ہے، درد اٹھے تو وہ کیا کرے۔

(ب) وہاں کے اسپتال دانت کے درد کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور کہتے ہیں "دانت کا درد کوئی ایمرجنسی نہیں ہے اسے ہم قبول نہیں کرتے۔

(ج) اپنے ملک کے اسپتال میں مصنف نے یہ لکھا دیکھا تھا کہ یہاں نو بجے سے پانچ بجے تک کتوں کے کاٹے کا علاج ہوتا ہے۔

(د) مصنف نے طنز کا تیر چلاتے ہوئے لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ خود کو کتوں سے صرف نو بجے سے پانچ بجے کے اوقات کے اندر کٹوائیں تا کہ آپ کا علاج ہو سکے۔

(ہ) مصنف نے جو یہ مشورہ دیا کہ لوگ صرف ان ہی اوقات میں اپنے آپ کو کتوں سے کٹوائیں جن اوقات میں کتوں کے کاٹے کا علاج ہوتا ہے اس پر کسی بھلے مانس نے یہ سوال اٹھایا کہ یہ مشورہ کتوں کو دینا چاہیے کہ وہ صرف ان اوقات میں کاٹیں۔

(و) مصنف کے خیال میں بھلے مانس کے مشورے میں خرابی یہ تھی کہ سارے کتوں کو گھڑیاں یا ٹائم پیس فراہم کرنے پڑتے یا روزانہ نو بجے اور پانچ بجے توپ چلانی پڑتی یا سائرن بجانا پڑتا پھر بھی کوئی ضروری نہیں کہ کتے بات سمجھتے۔ اخباروں میں اعلان کیا جا سکتا تھا، پوسٹر چھاپے جا سکتے تھے لیکن مشکل یہ ہے کہ ہمارے ہاں کے بہت سے کتے تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔

(ز) مصنف کے ایک دانت میں تکلیف ہوئی تو وہ کسی دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس گئے۔ مصنف کی رائے کے مطابق یہاں کے ڈاکٹر دوا وغیرہ نہیں جانتے تھے۔ اس نے مصنف کے ایک ساتھ تین دانت نکال کر ہاتھ میں رکھ دیے۔ جب مصنف نے اس ڈاکٹر سے پوچھا کہ درد تو ایک دانت میں تھا باقی دو کیوں نکالے اس پر ڈاکٹر نے بڑے آرام سے کہا کہ آج نہیں تو پھر کبھی ضرور ہوتا اور سُن کرنے کے لیے پھر انجکشن لگانا پڑتا اور پھر ہمیں تکلیف ہوتی۔ ہمیں اس ڈاکٹر کی بات پر قائل ہونا پڑا۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

مراسلہ:	آج کل کے سائنسی دور میں لوگ مراسلہ نگاری کو اہمیت نہیں دیتے۔
قباحت:	ٹھیلوں پر چیزیں سستی تو ہوتی ہیں لیکن اس میں ایک قباحت ہوتی ہے کہ وہ معیاری نہیں ہوتیں۔
ذوق وشوق:	بچے بڑے ذوق وشوق سے عید کی تیاری کرتے ہیں۔
لاچار:	غریب اور لاچار لوگوں کی مدد کرنے سے ایک دلی سکون ملتا ہے۔
دست گیری:	سڑک پر موجود ایک بوڑھے شخص کو دیکھ کر احمد فوراً اس کی جانب لپکا اور اس کی دست گیری کی۔
دور اندیش:	دور اندیش لوگ برے وقتوں کے لیے بھی کچھ بچا کر رکھتے ہیں۔
مقدّم:	میں ہر معاملے میں اپنے والدین کی رائے کو مقدم سمجھتی ہوں۔

مشق نمبر ۳

☆ اس مزاحیہ مضمون میں کتوں کی تعلیم کے بارے میں مصنف کے جو خیالات ہیں انہیں اپنے الفاظ میں لکھیے:

جواب: مصنف کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں کے بہت سے کتے تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔ جس ملک میں اٹھارہ فیصدی (اس زمانے میں) انسانوں کی تعلیم کی اوسط ہو اس میں کتوں کی تعلیم کا زیادہ بندوبست مشکل ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ اگر وہ کبھی وزیر تعلیم بنے تو ادھر توجہ دیں گے یعنی کتوں کی تعلیم پر۔ مصنف کے خیال میں سبھی کتے ان پڑھ نہیں ہوتے کیونکہ جن لوگوں نے دکانوں، پارکوں کے باہر نوٹس لگائے ہوتے ہیں کہ یہاں کتوں کا داخلہ ممنوع ہے وہ بے وقوف نہیں ہیں۔ مصنف کہتے ہیں کہ انہوں نے بعض کتوں کو خود دیکھا ہے کہ دُم لہراتے ذوق وشوق سے آئے اور جہاں یہ نوٹس دیکھا، پابند قانون شہریوں کی طرح اپنا سامنہ لے کر اور دُم ڈھیلی کر کے واپس چلے گئے۔

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: طلبہ کی سابقہ معلومات جانچی جائیں اور انہیں حروف عطف اور علامت اوقاف کے بارے میں بتایا جائے۔ سب سے پہلے ایک جملہ تختہ سیاہ پر لکھا جائے۔ مثلاً

اس کا سفر بڑے آرام سکون سے گزرا جس میں اس نے بادشاہی مسجد شاہی قلعہ مینار پاکستان دیکھا۔

طلبہ سے پوچھا جائے کہ اس جملے میں کیا کمی ہے۔ طلبہ کو سوچنے کا وقت دیا جائے۔ اگر طلبہ بتانے کی کوشش کریں تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آئیں اور طلبہ کو بتائیں کہ آرام سکون کے درمیان "و" لگانا ہے اور جملے میں ہر نام کے بعد نشان سکتہ (comma) لگانا ہے لیکن آخری نام سے پہلے اور لگانا ہے۔ کتاب میں جو ان کے بارے میں تفصیل درج ہے وہ پڑھوائی جائے۔ اور مشق کروائی جائے۔

☆ درج ذیل پیراگراف میں مناسب مقامات پر نشان سکتہ اور جہاں ضروری ہو وہاں حرف عطف استعمال کیجیے:

آج کل بچے اور بوڑھے ، مرد و عورت سبھی کرکٹ کے شوقین ہیں۔جس طرف چلے جائیں ۔گھروں میں،دفتروں میں،بازاروں میں لوگ کرکٹ ہی کی باتیں کرتے نظر آتے ہیں۔ریڈیو،ٹی۔وی اور اخبارات میں اسی کھیل کا چرچا ہے۔

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم طلبہ سے پوچھیں کہ کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہم کون کون سے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

طلبہ کے بتائے ہوئے الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھا جائے۔طلبہ اگر غلط بتائیں تو وہ لفظ نہ لکھیں۔اس کے بعد معلم طلبہ کو بتائیں کہ وہ الفاظ یا وہ اسم جو کسی شخص، چیز یا جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہو۔اسم اشارہ کہلاتا ہے مثلاً۔جیسے۔یہ۔وہ۔اس۔ان وغیرہ

طلبہ کو معلم مزید بتائیں کہ کچھ اسم یا الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو اکیلے پورے معنی نہیں دیتے جب تک اس کے ساتھ کوئی دوسرا جملہ نہ ملایا جائے مثلاً جو۔جس۔جنھیں جتنا۔جیسا۔وغیرہ

(کتاب میں اس کی تفصیل درج ہے۔مشق کروانے کے بعد جوڑیوں کی صورت میں طلبہ کو بٹھایا جائے اور ہر جوڑی سے دو دو جملے بنوائیں جائیں جس میں اسم اشارہ اور اسم موصول استعمال کیے گئے ہوں۔

☆ درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب اسم اشارہ یا اسم موصول استعمال کر کے پُر کیجیے:

(الف) جو ماں باپ کا ادب کرتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

(ب) جو اصول کو یاد رکھے گا وہ دین و دنیا میں فلاح پائے گا۔

(ج) تم نے جسے فقیر سمجھ کر خیرات دی ہے اس کا تو اپنا کاروبار ہے۔

(د) یہ کون میرے سامنے کھڑا ہے جس کے ساتھ میں بچپن میں کھیلا کرتا تھا۔

(ہ) جن لوگوں کے پاس دعوت نامہ ہے انہیں اندر آنے دو۔

(و) میں اس کو کتنا ہی سمجھاؤں اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

مشق نمبر ۶

طلبہ مرکب الفاظ کے بارے میں جانتے ہیں ان کا اعادہ کروایا جائے کہ دو الفاظ کے مجموعے کو مرکب الفاظ کہتے ہیں اور ایک دو مثالیں بھی پوچھی جائیں۔اس کے بعد طلبہ کو بتایا جائے کہ مرکب الفاظ کی ایک قسم یہ بھی ہوتی ہے کہ ان کے درمیان کا۔کی۔کے کا استعمال ہو۔(کتاب میں مشق نمبر ۶ کے ساتھ اس کی تفصیل موجود ہے۔معلم طلبہ سے پڑھوائیں اور اس کی مدد سے مزید وضاحت کریں۔

☆ نیچے کچھ مرکب الفاظ دیے گئے ہیں جو کا، کی، کے کے ذریعے جوڑے گئے ہیں آپ اوپر دیے گئے اصول کے مطابق ان مرکب الفاظ کو زیر یا ہمزہ کے ذریعے جوڑ کر لکھیے:

☆ حال کا زمانہ:	زمانۂ حال	☆	قوم کے افراد:	افرادِ قوم
☆ یتیم کی آہ:	آہِ یتیم	☆	جرأت کا ستارہ:	ستارۂ جرأت
☆ بازار کی گرمی:	گرمیِ بازار	☆	عدل کا نظام:	نظامِ عدل
☆ رسولؐ کا نواسہ:	نواسۂ رسول	☆	خدا کی مرضی:	مرضیِ خدا

سرگرمی:

طلبہ کو ان الفاظ کی مدد سے ایک چھوٹی سی عبارت لکھنے کے لیے دی جائے۔

سبق نمبر ۱۳: سنہرے مجسمے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ رازداری کی اہمیت سے واقف ہوتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں اس وصف کو اپنائیں اور ایک بہتر زندگی گزاریں۔

☆ دلچسپ کہانی میں پوشیدہ سبق سے نصیحت حاصل کرتے ہوئے اچھے لوگوں کی صفات اختیار کریں۔

☆ بچوں کے مایۂ ناز شاعر صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کی نثری خدمات سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ دوسروں کی باتوں کو سن کر دل میں بٹھائیں اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرتے ہوئے عقل مند اور قابلِ اعتماد انسان بنیں۔

☆ نئے الفاظ اور اس کے معنی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور الفاظ کی ہجے کر کے روانی سے پڑھ سکیں۔

☆ کہانی کو خلاصے کی شکل دے کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆ درخواست کے طریقہ کار سے واقف ہوتے ہوئے ایک درخواست لکھیں۔

☆ واحد الفاظ کی جمع اور جمع کی واحد بنائیں اور ذخیرہ الفاظ بڑھائیں۔

☆ قوسین میں لکھنے والی عبارت یا الفاظ سے آگاہ ہوتے ہوئے ایسی چند مثالیں تحریر کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر سوال کریں کہ کہانی کی کتنی اقسام ہوتی ہیں؟ طلبہ کی رائے لی جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ آپ کو کس قسم کی کہانیاں پسند ہیں یا کس قسم کی کہانیاں پڑھنے میں زیادہ مزا آتا ہے؟ کوئی ایسی کہانی جس کو پڑھ کر آپ کو کوئی سبق ملا ہو؟ یا آپ نے اس کہانی سے کچھ سیکھا ہو؟ کسی بچے کو اگر کوئی کہانی یاد ہو تو اس سے سنی جائے؟ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آئیں اور طلبہ بتائیں کہ کہانی اصل میں قصہ یا داستان کو کہتے ہیں اور اس کی مختلف اقسام ہوتی ہیں مثلاً مزاحیہ، سبق آموز، سسپنس، ڈراؤنی، سچی وغیرہ بعض اوقات یہ کہانیاں صرف انسان کی تفریح کا ذریعہ نہیں بنتی ہیں بلکہ کچھ ایسی کہانیاں اور قصے ہوتے ہیں جو لوگوں کی اصلاح کے لیے ہوں اور اس میں لوگوں کے لیے سبق اور نصیحتیں موجود ہوتی ہیں۔ معلم مزید بتائیں کہ اچھی باتیں یا نصیحتیں وہ ہوتی ہیں جو ہماری زندگی کو بہتر بناتی ہیں اور ہماری شخصیت سنوارتی ہیں۔ اگر آپ ان اچھی باتوں پر عمل کریں تو ایک کامیاب زندگی گزاریں گے اور آپ کو بہت سے فوائد حاصل ہوں گے جیسے کہ آپ کی روزمرہ زندگی میں بہتری آئے گی، آپ کے اندر اچھی عادتیں پیدا ہوں گی جس کی وجہ سے لوگ آپ کو پسند کریں گے۔ اسی طرح کی ایک کہانی ہم آج پڑھیں گے جس میں بڑی سبق آموز باتیں بتائی گئی ہیں۔ یہ کہانی ممتاز شاعر صوفی غلام مصطفیٰ تبسم نے لکھی ہے۔ آپ نے ان کی بہت سی نظمیں پڑھی ہوں گی۔ لیکن وہ شاعر کے ساتھ ساتھ نثر نگار بھی تھے اور یہ ان کی نثر نگاری کا ایک نمونہ ہے۔ بچے اس کہانی کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

سبق کی بلند خوانی کروائی جائے گی۔ چونکہ یہ ایک کہانی ہے اس لیے چند اچھے بچوں سے بلند خوانی کروائی جائے جس سے طلبہ کی دلچسپی قائم رہے۔ معلم ساتھ ہی سمجھاتے بھی جائیں۔ بلند خوانی کے دوران طلبہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ سبق کے اہم نکات خط کشید کریں۔ کہانی کے اختتام پر معلم طلبہ کی رائے لیں اور اس میں پوشیدہ سبق پر طلبہ سے اظہار خیال کروایا جائے۔ ساتھ ہی طلبہ کو کہانی لکھنے کے انداز تحریر کی طرف نشاندہی کروائی جائے اور بتایا جائے کہ کہانی کس طرح لکھی جاتی ہے؟ اس میں کن چیزوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے اور اس کی دلچسپی کس طرح برقرار رکھی جاتی ہے؟ اس کے علاوہ کہانی سے ملنے والے سبق کا تذکرہ کیسے کیا جاتا ہے وغیرہ۔

سرگرمی:

☆ یو۔ٹیوب پر موجود کوئی سبق آموز کہانی دکھائی جا سکتی ہے۔ بہت سی اچھی اچھی کہانیاں موجود ہیں اگر ممکن ہوں تو معلم دکھائیں۔

یا

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو کوئی ایک ''عنوان'' پر کہانی لکھنے کے لیے کہا جائے۔ کہانی میں کوئی سبق یا نصیحت چھپی ہو۔ معلم طلبہ کو کہانی لکھنے کا طریقہ بھی واضح کریں کہ کہانی ہمیشہ فعل ماضی میں لکھی جاتی ہے، جو بھی پیغام یا سبق دیا گیا ہو وہ ہمیشہ کہانی کے آخر میں لکھا جاتا ہے، کہانی میں مختلف کردار بھی ہوتے ہیں۔ طلبہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ ایک سبق آموز کہانی لکھیں۔ ہر گروپ کو ایک الگ عنوان دیا جائے یا ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ اپنی مرضی سے کسی بھی موضوع پر کہانی لکھیں۔ معلم کی رہنمائی اور معاونت شامل رہے۔

☆ بیس منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنی لکھی ہوئی کہانی جماعت کے سامنے پڑھ کر سنائے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ کوئی بھی ایک کہانی پڑھیں اور اس کا خلاصہ لکھ کر لائیں۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں:

۱۔ اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

۲۔ بادشاہ کو ہمسایہ ملک کے بادشاہ نے کیا تحفہ بھیجا؟

۳۔ مجسّموں کا راز کیا تھا؟

☆ اس راز کو کس نے فاش کیا یا اس راز کا کس نے پتا لگایا؟

☆ کتاب میں موجود سوالات میں سے چند ایک کے جوابات بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔کمپیوٹر۔ملٹی میڈیا۔انٹرنیٹ۔یو۔ٹیوب۔کمپیوٹر پیپر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (تمہیدی گفتگو کے دوران)

☆ نئے الفاظ اور اس کے معنی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنے اور الفاظ کی ہجے کر کے روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ کہانی کا خلاصہ لکھنے کے دوران۔

☆ الفاظ پر اعراب لگانے اور اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆ درخواست کے طریقہ کار سے واقف ہوتے ہوئے ایک درخواست لکھنے کے دوران۔

☆ واحد الفاظ کی جمع اور جمع کی واحد بنانے کے دوران۔

☆ قوسین میں لکھنے والی عبارت یا الفاظ سے آگاہ ہوتے ہوئے ایسی چند مثالیں تحریر کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ راز داری کی اہمیت سے واقف ہوتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں اس وصف کو اپنانا اور ایک بہتر زندگی گزارنا۔

☆ دلچسپ کہانی میں پوشیدہ سبق سے نصیحت حاصل کرنا اور اچھے لوگوں کی صفات اختیار کرنا۔

☆ بچوں کے مایۂ ناز شاعر صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کی نثری خدمات سے آگاہی حاصل کرنا۔

☆ دوسروں کی باتوں کو سن کر دل میں بٹھانا اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرتے ہوئے عقل مند اور قابل اعتماد انسان بننا۔

☆ نئے الفاظ اور اس کے معنی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا اور الفاظ کی ہجے کر کے روانی سے پڑھنا۔

☆ کہانی کا خلاصہ لکھنا اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنانا۔

☆ الفاظ پر اعراب لگانا اور اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆ درخواست کے طریقہ کار سے واقف ہوتے ہوئے ایک درخواست لکھنا۔

☆ واحد الفاظ کی جمع اور جمع کی واحد بنانا اور ذخیرہ الفاظ بڑھانا۔

☆ قوسین میں لکھنے والی عبارت یا الفاظ سے آگاہ ہوتے ہوئے ایسی چند مثالیں تحریر کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

(الف) تینوں مجسّمے شکل و صورت اور وزن میں بالکل ایک جیسے تھے اور کوئی شخص انھیں دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان میں کوئی فرق ہے۔

(ب) نوجوان نے بڑے غور سے ان مجسّموں کو دیکھا اور کافی دیر تک ان کا معائنہ کرتا رہا اور پھر اچانک اسے معلوم ہوا کہ مجسّموں کے کانوں میں بڑے باریک سوراخ ہیں، جو آسانی سے نظر نہیں آتے۔

(ج) پہلے مجسّمے کی طبیعت ان لوگوں سے ملتی ہے جو کوئی بات سنتے ہیں تو فوراً اس کا ذکر دوسروں سے کر دیتے ہیں۔ایسے لوگ قابل اعتبار نہیں ہوتے۔

(د) دوسرا مجسّمہ ان لوگوں کی طرح تھا جو کوئی بات سنتے ہیں تو اس پر بالکل دھیان نہیں دیتے۔وہ بات کو ایک کان سے سنتے ہیں اور دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ایسے لوگ بڑے لاپروا اور بے مغز ہوتے ہیں۔

(ہ) تیسرا مجسّمہ ان لوگوں کی مانند ہے جو بات کو سن کر اپنے دل میں بٹھا لیتے ہیں اور کسی سے اس کا ذکر نہیں کرتے ایسے لوگ بڑے عقل مند اور قابل اعتماد ہوتے ہیں۔

(و) بادشاہ نوجوان کا جواب پڑھ کر بہت متاثر ہوا۔اس نوجوان کو فوراً اپنے دربار میں طلب کیا، انعام و اکرام سے نوازا اور اسے اپنا مشیر خاص بنا لیا۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

خاطر خواہ: اس نے نوکری حاصل کرنے کے لیے بڑی تگ و دو کی لیکن اسے خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

بجھارت: مارگلہ کی پہاڑیوں سے گزرتے ہوئے ایک ہوائی جہاز کے غائب ہونے کا راز ایک بجھارت ہے جسے آج تک کوئی نہ بوجھ سکا۔

بے مغز: بے مغز لوگوں کو اکثر زندگی میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

وضع قطع: نمائش میں کچھ لوگ اپنی وضع قطع کے اعتبار سے نہایت امیر کبیر معلوم ہو رہے تھے۔

اوصاف: احمد کے اچھے اوصاف کی وجہ سے سب اس کے قدر دان ہیں۔

مشیر خاص: وزیر اعظم کے مشیر خاص پر انتہائی اہم ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔

قابل اعتماد: دوست وہی اچھا ہوتا ہے جو قابل اعتماد ہو۔

مشق نمبر ۳

☆اس کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

ایک بادشاہ نے اپنے ہمسائے ملک کے بادشاہ کو بطور تحفہ تین سنہرے مجسّمے بھیجے اور ساتھ ایک خط بھی بھیجا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ یہ تینوں مجسّمے شکل وصورت اور وزن میں ایک جیسے ہیں لیکن ان کی قیمتیں الگ ہیں۔ اگر کوئی اس کی وجہ بتائے تو ہم اسے انعام واکرام سے نوازیں گے۔ بادشاہ نے یہ خط اپنے درباریوں کو سنایا تو وہ بہت حیران ہوئے اور دن رات اس الجھن کو دور کرنے اور اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش میں لگے رہے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخر ایک دن ایک نوجوان دربار میں حاضر ہوا اور اس نے ان مجسّموں کو دیکھنے کی درخواست کی۔ جب اس نے ان مجسّموں کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہر مجسّمے کے کانوں میں بڑے باریک سوراخ ہیں جو آسانی سے نظر نہیں آتے۔ نوجوان نے تیلی لے کر پہلے ایک مجسّمے کے کان میں ڈالی تو وہ مجسّمے کے منہ سے باہر آگئی۔ دوسرے مجسّمے کے کان میں تیلی ڈالی تو وہ دوسرے کان سے نکل آئی اور جب تیسرے مجسّمے کے کان میں تیلی ڈالی تو وہ تیلی اس کے پیٹ میں چلی گئی۔ نوجوان سارا معاملہ سمجھ گیا اور اس نے بادشاہ کو بتایا کہ جس طرح ایک جیسے نظر آنے والے انسانوں کی طبیعتیں اور مزاج الگ الگ ہوتے ہیں اسی طرح ان مجسّمون کی بھی الگ الگ خصوصیات ہیں۔ پہلا مجسمہ جس کے منہ سے تیلی باہر نکلی اس قسم کے لوگوں کی طرح ہے جو جو کوئی بات سنتے ہیں تو اس کا ذکر فوراً دوسروں سے کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ قابل اعتبار نہیں ہوتے۔ دوسرا مجسمہ جس کے دوسرے کان سے تیلی باہر نکلی ان لوگوں کی طرح ہے جو کوئی بات سنتے ہیں تو اس پر بالکل دھیان نہیں دیتے۔ وہ بات کو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ ایسے لوگ برے لاپرواہ اور بے مغز ہوتے ہیں۔ تیسرا مجسمہ جس کے پیٹ میں تیلی چلی گئی ان لوگوں کی مانند ہے جو بات کو سن کر اپنے دل میں بٹھا لیتے ہیں اور کسی سے اس کا ذکر نہیں کرتے۔ ایسے لوگ بڑے عقل مند اور قابل اعتماد ہوتے ہیں۔ اب جس طرح خصوصیات مختلف ہونے کی بنا پر سب انسان ایک جیسی حیثیت کے مالک نہیں ہوتے اسی طرح ان سنہرے مجسّموں میں بھی فرق ہے اور یہ فرق ان کے اوصاف کی وجہ سے ہے سب سے قیمتی مجسّمہ تیسرا ہے اور سب سے سستا مجسمہ پہلا ہے۔ بس یہی ان مجسّموں کا راز ہے۔ بادشاہ اس نوجوان کے جواب سے بہت خوش ہوا اور اپنے درباریوں سے مشورہ کر کے فوراً جواب لکھ کر اپنے ہمسائے ملک کے بادشاہ کو بھیج دیا۔ وہ بادشاہ نوجوان کا جواب پڑھ کر بہت متاثر ہوا۔ اس نے فوراً نوجوان کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ اسے انعام واکرام سے نوازا اور اپنا مشیر خاص بنا لیا۔

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو زیر، زبر، پیش، ساکن کے بارے میں بتائیں اور ان کی آواز سے آگاہ کریں کہ کون سے اعراب لگانے سے کس طرح کی آواز نکلتی ہے۔ معلم طلبہ کو بتائیں کہ اعراب لگانے سے الفاظ کے درست تلفظ سے آگاہی ہوتی ہے۔

☆نیچے دیے گئے الفاظ میں درست مقامات پر اعراب لگائیے:

مُشِیر ۔مَغْز ۔ وَزْن ۔ مُعائِنَہ ۔ خُصُوصِیات ۔ وَضع ۔نَدامَت ۔ قابِلِ اعتماد

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں مثلاً جب آپ کسی سے کچھ مانگتے ہیں یا آپ کو کسی سے کچھ چاہیے ہوتا ہے تو آپ اس سے کیسے کہتے ہیں؟ کیا انداز اختیار کرتے ہیں؟ کسی سے کچھ مانگنے کو کیا کہتے ہیں؟ معلم طلبہ کی رائے لیتے ہوئے بتائیں کہ کسی سے کچھ مانگنے کا مطلب ہوتا ہے درخواست کرنا۔ اور جب ہم کسی کچھ مانگتے ہیں تو ہمارا انداز مودبانہ اور التجائیہ ہوتا ہے۔ آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ درخواست کیا ہوتی ہے، اس کو کس طرح لکھا جاتا ہے، کن لوگوں کو لکھی جاتی ہے؟ درخواست مانگنے کو کہتے ہیں اور ہمیں جب کچھ چاہیے ہوتا ہے تو ہم اس سے درخواست کرتے ہیں۔ ہم اسی سے کچھ مانگتے ہیں جو دینے کی اہلیت رکھتا ہو، یعنی درخواست ہمیشہ بڑے بڑے عہدیداران کو لکھی جاتی ہے۔ اور اس کو لکھنے کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے۔

درخواست لکھنے کے لیے چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ درخواست لکھتے وقت سب سے پہلے جس کو لکھی جائے اس کا عہدہ لکھا جاتا ہے۔ ۲۔ اس کے بعد اس جگہ کا نام لکھا جاتا ہے جہاں کا عہدیدار ہے۔ ۳۔ القاب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ۴۔ پہلے پیراگراف میں مسئلہ بیان کیا جاتا ہے۔ ۵۔ دوسرے پیراگراف میں مدعا یعنی جس مقصد کے لیے درخواست لکھی گئی ہے۔ ۶۔ آخر میں شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ ۷۔ تاریخ دائیں جانب لکھی جائے۔

☆ایک درخواست اپنے پرنسپل کے نام لکھیے جس میں اسکول میں تقریری مقابلہ منعقد کرنے کی گزارش کیجیے:

بخدمت جناب پرنسپل صاحب،

ا۔ب۔پ اسکول، کراچی

جنابِ عالی!

مودبانہ گذارش ہے کہ ہم جماعت ہفتم کے طلبا اور طالبات اپنے ششماہی امتحانات سے فارغ ہو چکے ہیں اور اب ہم چاہتے ہیں ہمارے اسکول میں ہم نصابی سرگرمی کا انعقاد کروایا جائے جس میں ہم سب کی رائے کے مطابق ''تقریری مقابلہ'' سب سے موزوں ہے۔ ہمارے اسکول میں کافی عرصے سے اس طرح کے مقابلوں کا انعقاد نہیں کروایا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہم نصابی سرگرمیاں نہ صرف ہمارے ذہن کو تر و تازہ رکھنے میں ہماری مدد کرتی ہیں بلکہ ہماری پوشیدہ صلاحیتوں کو ابھارتی ہیں۔ تقریری مقابلوں میں حصہ لینے سے ہماری معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور ہمارے اندر اعتماد پیدا ہوتا اور ہمارے اندر اپنا موقف بیان کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور ہم زندگی کے ہر میدان میں اپنی خود اعتمادی کی وجہ سے کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ ان تقریری مقابلوں سے ہمیں جو اعتماد حاصل ہوگا وہ ہماری آئندہ زندگی میں بھی ہمارے لیے مددگار ثابت ہوگا۔

برائے مہربانی آپ ہماری رائے پر غور کیجیے اور جلد از جلد اسکول میں ایک تقریری مقابلے کا انعقاد کروائیں تاکہ ہم اس مقابلے میں بھرپور طریقے سے حصہ لیں اور ہمیں اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا موقع ملے۔ عین نوازش ہوگی۔

درخواست گذار

جماعت ہفتم کے طلبہ

۱۰ مارچ ۲۰۱۸

مشق نمبر ۶

☆ واحد الفاظ کی جمع اور جمع کے واحد الفاظ لکھیے:

واحد	جمع	واحد	جمع
مضمون	مضامین	مکتوب	مُکاتیب
فہم	افہام	مسکین	مساکین
نکتہ	نکات	مشہور	مشاہیر
یوم	ایّام	فعل	افعال
روح	ارواح		

مشق نمبر ۷

☆ آپ بھی اسی طرح قوسین استعمال کر کے پانچ جملے لکھیے۔

(کتاب سے رہنمائی لیجیے اس کے بارے میں تفصیل کتاب میں موجود ہے)

۱۔ احمد کا دوست (جو پہلے اپنی جماعت میں اول آتا تھا) فیل ہو گیا۔

۲۔ میری خالہ (جو پہلے اسلام آباد میں رہتی تھیں) لاہور آ گئی ہیں۔

۳۔ ابھی حال ہی میں اسکول میں اسپورٹس فیسٹول (Sports Festival) کا انعقاد ہوا۔

۴۔ یہ کتاب (جو پہلے جماعت ششم میں پڑھائی جاتی تھی) اب بند ہو گئی ہے۔

۵۔ علی کی ٹانگ پر چوٹ لگی تو ڈاکٹر نے سب سے پہلے اسے ایکسرے (X-RAY) کروانے کے لیے کہا۔

۶۔ کراچی کی سب سے اونچی عمارت حبیب بینک پلازہ (HABIB BANK PLAZA) ہے۔

سبق نمبر ۱۴: گرمیاں آ گئیں

مقاصد: سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ موسم گرما میں پیش آنے والی مشکلات سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کی شدت کو محسوس کریں۔

☆ موسم گرما کی دلچسپ منظر کشی پر غور کرتے ہوئے شاعر کے خوبصورت انداز بیاں کو سراہیں اور اپنے شعری ذوق کو بڑھائیں۔

☆ الفاظ کی درست ادائیگی، آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ انفرادی طور پر نظم کی پڑھائی کریں۔

☆ نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھیں اور جامع انداز میں اشعار کی تشریح کرتے ہوئے نظم کے مرکزی خیال سے آگاہ ہوں۔

☆شعر کا مطلب جان کر اس کی نثر بنائیں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆فعل معروف اور فعل مجہول سے واقف ہوتے ہوئے جملوں کو فعل مجہول کے جملوں میں تبدیل کریں۔

☆واحد کی جمع اور جمع کی واحد لکھیے اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کیجئے۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

معلم سب سے پہلے طلبہ سے ایک کل جماعتی گفتگو میں چند سوالات کریں مثلاً سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ کون سے موسم میں ہم کیا کرتے ہیں مثلاً کیا کھاتے ہیں؟ کیا پہنتے ہیں؟ کیسا موسم ہوتا ہے؟ کس طرح ہم موسم کا مزا لیتے ہیں؟ آپ کا پسندیدہ موسم کون سا ہے؟ وغیرہ۔ اس کے بعد طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم تختہ تحریر پر ہر موسم کے بارے چند ضروری معلومات لکھیں۔ یا

☆ تصاویر دکھائی جاسکتی ہیں اور ان کی مدد سے طلبہ کو موسم کے متعلق بتایا جاسکتا ہے۔ کمپیوٹر پر تصاویر دکھائی جاسکتی ہیں۔ یا

☆معلم کچھ ایسی چیزیں جماعت میں لائیں جو مختلف موسموں میں استعمال ہوتی ہیں۔ ان چیزوں کو دکھا کر طلبہ کو تمام موسموں کے بارے میں بتایا جائے اور ان سے ان موسموں کے حوالے سے پوچھا جائے۔

آخر میں معلم موضوع کی طرف آئیں اور انہیں بتائیں کہ آج ہم موسم گرما کے متعلق ایک نظم پڑھیں گے۔ طلبہ سے پوچھا جائے کہ اس موسم میں کیا ہوتا ہے؟ لوگوں کو کس قسم کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ کیسی ہوائیں چلتی ہیں وغیرہ۔ اس کے بعد طلبہ سے نظم کا نام پوچھا جائے

پڑھائی:

استاد خود درست تلفظ کے ساتھ حرف بہ حرف نظم خوانی کریں۔ اس کے بعد نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ سیاہ پر لکھے جائیں۔

☆نظم چونکہ آسان ہے۔ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ انفرادی طور پر اس نظم کو پڑھیں اور شاعر کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس دوران معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے گی۔ طلبہ تختہ تحریر پر لکھے ہوئے نئے الفاظ کے معنی سے مدد لیں اور اشعار کا مطلب جاننے کی کوشش کریں

☆ پندرہ سے بیس منٹ بعد معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے اس نظم کے حوالے سے پوچھیں۔ چند سوالات کریں (جو آگے درج ہیں)

جس سے طلبہ کی جانچ کی جائے۔ اس کے بعد طلبہ کی رائے لیں۔ آخر میں معلم نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ جماعت کو بتائیں۔

سرگرمی:

☆طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو ایک ایک پرچہ دیا جائے۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ ''موسم گرما'' پر ایک جامع مضمون لکھیں۔ معلم طلبہ کو ہدایات دیں کہ نظم سے مدد لیتے ہوئے موسم گرما کے حوالے سے تمام معلومات اس مضمون تحریر کریں۔ آب وہوا سے لے کر خوراک، لباس ہر چیز کی معلومات اس مضمون میں تحریر کی جائیں۔ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ آپس میں مشاورت کر کے مضمون لکھیں۔ موسم کے حوالے سے تصاویر بھی بنائی جاسکتی ہیں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔

☆ پندرہ سے بیس منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنا لکھا ہوا مضمون جماعت کو سنائے گا۔

یا

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروپ کو ایک ایک چارٹ پیپر دیا جائے۔ معلم طلبہ کو ہدایت دیں کہ وہ اس چارٹ پیپر پر موسم گرما کے حوالے سے تمام معلومات اس چارٹ پیپر پر درج کریں جس میں آب وہوا، خوراک، لباس، مشروبات وغیرہ شامل ہوں۔ ساتھ ہی تصاویر سے اسے مزیّن کریں۔ ہر گروپ جامع معلومات پر مبنی ایک پیشکش تیار کرے۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔

☆دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک لڑکا اپنی پیشکش جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔

خلاصہ:

یہ نظم پنڈت ہری چند اختر کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں انہوں نے موسم گرما کو اپنا موضوع سخن بناتے ہوئے ان پریشانیوں اور تکالیف کا احساس دلایا ہے جو اس موسم میں پیش آتی ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ موسم گرما کے آتے ہی ہر طرف گرمی کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے اور ہر چیز گرم معلوم ہوتی ہے۔ اس موسم کے آتے ہی ٹھنڈی ہوائیں بند ہو جاتی ہیں اور کالی گھٹاؤں کی جگہ سورج کی تپتی کرنیں ماحول کو گرما دیتی ہیں۔ گرمی میں فرش تو اتنا گرم ہوتا ہے کہ اگر زمین پر پاؤں رکھیں تو ایسا لگتا ہے جیسے آگ پر رکھ دیا ہو۔ شاعر مشورہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ تیز تپتی دھوپ میں گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے کیونکہ اتنی شدید گرمی میں لُو لگنے کا خدشہ ہوتا ہے لہٰذا باہر دھوپ میں پھرنے سے گریز کیا جائے اور اس سے بچا جائے۔ شاعر کہتے ہیں کہ گرمیوں میں گھر کی ہر چیز بھی گرم گرم رہتی ہے چاہے وہ میز ہو، چارپائی ہو، فرش ہو یا پھر ٹاٹ یا چٹائی۔ جس چیز کو چھو کر دیکھو گرم ہوتی ہے۔ اگر کچھ دیر کے لیے بھی پنکھا بند ہو جائے تو پسینہ بہنے لگتا ہے اور رکنے کا نام نہیں لیتا۔ غرض گرمی میں ہمیں کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

لکھائی:

کتاب میں موجود مشقیں کاپی میں کروائی جائیں۔

گھر کا کام: ☆ گرمیوں کے موسم میں عموماً چھٹیاں ہوتی ہیں۔ موسم گرما میں آپ کے کیا معمولات ہوتے ہیں یا آپ گرمیوں کے موسم کو کس طرح گزارتے ہیں؟ یا

☆ آپ کا پسندیدہ موسم کون سا ہے؟ وجہِ پسندیدگی بھی بتائیے؟

اعادہ: سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

۱۔ اس نظم میں کس موسم کی منظر کشی کی گئی ہے؟

۲۔ اس موسم میں ہر چیز کیسی ہوتی ہے؟

۳۔ موسم گرما میں کس چیز کا خطرہ ہوتا ہے؟

۴۔ موسم گرما میں پاؤں کیوں جلتے ہیں؟

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو ان نکات کے تحت جانچا جائے گا:

☆ موسم گرما کے حوالے سے طلبہ کی سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (موسم کے حوالے سے سابقہ معلومات کی جانچ کے دوران)

☆ آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم کی انفرادی طور پر پڑھائی کے دوران

☆ موسم گرما کی معلومات پر مبنی ایک جامع مضمون یا پیشکش تیار کرنے کے دوران

☆ شاعر کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ لکھنے کے دوران۔

☆ نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران اور شعر کی نثر بنانے کے دوران

☆ الفاظ پر اعراب لگانے کے دوران۔

☆ فعل معروف اور فعل مجہول سے واقف ہوتے ہوئے جملوں کو فعل مجہول کے جملوں میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کی واحد لکھنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ موسم گرما میں پیش آنے والی مشکلات سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کی شدت کو محسوس کرنا۔

☆ موسم گرما کی دلچسپ منظر کشی پر غور کرتے ہوئے شاعر کے خوبصورت انداز بیاں کو سراہنا اور اپنے شعری ذوق کو بڑھانا۔

☆ الفاظ کی درست ادائیگی، آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ انفرادی طور پر نظم کی پڑھائی کرنا۔

☆ نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا اور جامع انداز میں اشعار کی تشریح کرتے ہوئے نظم کے مرکزی خیال سے آگاہ ہونا۔

☆ شعر کا مطلب جان کر اس کی نثر بنانا۔

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆ فعل معروف اور فعل مجہول سے واقف ہوتے ہوئے جملوں کو فعل مجہول کے جملوں میں تبدیل کرنا۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کی واحد لکھنا۔

مشق نمبر ۱

☆ جوابات:

(الف) گرمی کے آتے ہی بہار کا موسم چلا جاتا ہے جس میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے اور موسم خوشگوار رہتا ہے۔

(ب) دھوپ میں اگر زمین پر پاؤں رکھیں تو وہ جل جاتے ہیں اور ایسا لگتا ہے جیسے آگ پر رکھ دیے ہوں۔

(ج) شاعر نے یہ مشورہ دیا ہے کہ گرمی کے موسم میں جب بہت شدید گرمی پڑ رہی ہو تو بلا وجہ گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے اور دھوپ میں باہر نہیں پھرنا چاہیے۔

(د) گرمی کے موسم میں گھر کی ہر چیز ہی گرم ہو جاتی ہے مثلاً میز، کھاٹ یعنی بستر، فرش، ٹاٹ وغیرہ

(ہ) گرمیوں میں جیسے ہی پنکھا بند ہو جائے فوراً پسینہ بہنے لگتا ہے۔

مشق نمبر ۲

☆ نظم کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں مختصر لکھیے:

اس نظم میں شاعر نے موسم گرما کو اپنے اشعار کے ذریعے بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے اور اس موسم کی بھرپور انداز میں منظر کشی کی ہے۔ شاعر کا مقصد لوگوں کو نہ صرف اس موسم کی شدت کا احساس دلانا ہے بلکہ انہیں اس موسم میں پیش آنے والی تمام پریشانیوں اور تکالیف سے خبردار کرنا ہے۔

مشق نمبر ۳

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے:

بجلی: گرمیوں میں بجلی کی لوڈشیڈنگ طویل ہو جاتی ہے جس سے نہایت پریشانی ہوتی ہے۔

گھٹا: جب ہم سیر کے لیے جا رہے تھے تو آسمان پر گھٹا چھائی ہوئی تھی۔

جھونکا: میں چھت پر کام کر رہی تھی کہ ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا اور میرے کاغذات اڑا لے گیا۔

ٹاٹ: پرانے وقتوں میں لوگ ٹاٹ پر سوتے تھے۔

پسینہ: جسمانی کھیل کے دوران خوب پسینہ آتا ہے۔

کھاٹ: گاؤں کے لوگ اکثر اپنے گھر کی چھت یا صحن میں کھاٹ بچھا کر سوتے ہیں۔

لُو: شدید ترین گرمی میں لُو لگنے سے اکثر لوگ اپنی جان سے جاتے ہیں۔

مشق نمبر ۴

☆ درج ذیل شعر کی نثر بنایئے:

دھوپ میں گھر سے باہر نہ جائے کوئی
جان کر لُو کا جھونکا نہ کھائے کوئی

جواب: کوئی دھوپ میں گھر سے باہر نہ جائے۔ کوئی جان کر لُو کا جھونکا نہ کھائے۔

(مراد یہ ہے کہ دھوپ میں بلا وجہ گھر سے باہر نہیں جانا چاہیے اور بے مصرف گھر سے نہیں نکلنا چاہیے کیونکہ شدید ترین گرمی میں لُو لگنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ لہٰذا دھوپ سے بچنا چاہیے اور گھر سے باہر نکلنے سے پرہیز کرنا چاہیے)

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم طلبہ کو زیر، زبر، پیش، ساکن کے بارے میں بتائیں اور ان کی آواز سے آگاہ کریں کہ کون سے اعراب لگانے سے کس طرح کی آواز نکلتی ہے۔ معلم طلبہ کو بتائیں کہ اعراب لگانے سے الفاظ کے درست تلفظ سے آگاہی ہوتی ہے۔

☆ اعراب لگایئے:

حِکْمَت - فَخْر - وَرْزِش - مَکّار - بَھٹّے - تَھپّڑ - طُلُوع - مُخَالِف

مشق نمبر ۶

☆ نیچے دیے گئے جملوں کو اسی طرح فعل مجہول کے جملوں میں تبدیل کیجیے۔

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم دو جملے تختہ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے ان کا فرق پوچھیں۔

احمد اسکول جا رہا ہے۔　　　　اسکول جایا جا رہا ہے۔

طلبہ اپنی رائے دیں۔ جب طلبہ بتا چکیں تو معلم انہیں موضوع کی طرف لاتے ہوئے سمجھائیں کہ پہلے جملے میں فعل، فاعل اور مفعول تینوں موجود ہیں جبکہ دوسرے جملے میں فاعل نہیں ہے۔ وہ فعل جس کا فاعل مذکور ہو یعنی ہمیں معلوم ہو کہ کام کس نے کیا ہے وہ فعل معروف ہوتا ہے۔ اور وہ فعل جس کا فاعل مذکور نہ ہو یعنی یہ معلوم نہ ہو کہ کام کس نے کیا وہ فعل مجہول کہلاتا ہے۔

☆ سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں بٹھا کر پہلے چار چار فعل معروف کے جملے لکھنے کے لیے کہا جائے۔ اس کے بعد معلم تمام گروپ کے لکھے ہوئے جملوں کا آپس میں تبادلہ کریں یعنی ایک گروپ دوسرے گروپ کو اپنے لکھے ہوئے جملے دے۔ اب طلبہ سے کہا جائے کہ وہ ان جملوں کو فعل مجہول کے جملوں میں تبدیل کریں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے گی۔

☆ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے تحریر کردہ جملوں کو جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔ جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلم مدد کریں اور ان جملوں کی اصلاح کریں۔

ہم ہاکی کھیل رہے ہیں۔	ہاکی کھیلی جا رہی ہے۔
ہم نے ہاکی کھیلی۔	ہاکی کھیلی گئی۔
ہم ہاکی کھیلتے ہیں۔	ہاکی کھیلی جاتی ہے۔
تم سیب کھاؤ گے۔	سیب کھایا جائے گا۔
میں نے گاڑی بیچ دی تھی۔	گاڑی بیچی گئی تھی۔

مشق نمبر ۷

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں واحد جمع کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ اس کا اعادہ کروایا جائے اور چند تصاویر یا جملوں کی مدد سے موضوع کی طرف لایا جائے اور انہیں واحد اور جمع کا فرق بتایا جائے۔ اس کے بعد ذخیرہ الفاظ بڑھانے کے لیے کوئی سرگرمی کروائی جاسکتی ہے۔ اگر وقت ہو تو ایک ڈبے میں بہت ساری پرچیاں رکھی جائیں جو واحد الفاظ پر مبنی ہوں۔ جماعت میں سے ہر بچہ باری باری ایک پرچی اٹھائے اور اس کی جمع بتائے۔

معلم پہلے سے یہ ڈبا تیار کر کے رکھیں۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کی واحد لکھیے:

واحد	جمع	واحد	جمع
باغ	باغات	حیوان	حیوانات
شعر	اشعار	غریب	غرباء
رقم	رقوم	مسجد	مساجد
نتیجہ	نتائج	حدیث	احادیث

سبق نمبر ۱۵: فٹ بال کا کمال

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ دنیا کے سب سے مقبول کھیل فٹ بال کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور اس کو کھیلنے کے طریقہ کار سے آگاہ ہوں۔

☆ جسمانی کھیلوں میں دلچسپی پیدا کرتے ہوئے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیں اور اپنے آپ کو توانا، مضبوط اور تندرست بنائیں۔

☆ فٹ بال کی مقبولیت اور اس کے عالمی شہرت یافتہ کھلاڑیوں سے واقفیت حاصل کریں۔

☆ کھیل کے حوالے سے دلچسپ معلومات پر مبنی مضمون کے نئے الفاظ سیکھیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ الفاظ کی صحیح ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات تحریر کریں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ الفاظ پر اعراب لگائیں اور ان کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆ صفت اور موصوف کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں میں سے ان کو الگ کر کے لکھیں۔

☆ تفضیل نفسی، تفضیل بعض اور تفضیل کل سے واقف ہوں اور جملوں کو دیکھ اسم تفضیل کی قسم کو پہچانیں۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنائیں اور اپنا ذخیرہ الفاظ بڑھائیں۔

طریقۂ تدریس:

<u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلم طلبہ سے ایک کل جماعتی گفتگو میں چند سوالات کریں۔ مثلاً: جسمانی کھیل کون کون سے ہوتے ہیں؟ ان کھیلوں سے ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے؟ کن کھیلوں میں آپ دلچسپی لیتے ہیں؟ کون سا کھیل کھیلتے ہیں؟ جسمانی کھیلوں میں سب سے زیادہ کون سا کھیل کھیلا جاتا ہے؟ جسمانی کھیلوں میں سب سے پسندیدہ کھیل کون سا ہے؟ کس کھلاڑی کو آپ پسند کرتے ہیں؟ معلم مختلف کھیلوں کے نام تختہ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے پوچھیں گی کہ کس کھیل میں کتنے کھلاڑی ہوتے ہیں؟ طلبہ کو اگر معلوم ہوگا تو بتائیں گے ورنہ معلم مدد کریں۔ طلبہ سے یہ بھی رائے لی جائے کہ کون سا کھیل کس طرح کھیلا جاتا ہے؟ بچے اپنی رائے دیں جہاں ضرورت ہو وہاں معلم رہنمائی کریں۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ جسمانی کھیلوں میں ایک کھیل ایسا ہے جس کا شمار دنیا کے مقبول ترین کھیلوں میں ہوتا ہے اس کھیل کو بعض ممالک میں ساکر (Soccer) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کھیل ہر طبقے، رنگ، نسل اور قوم کے لوگوں میں مقبول ہے۔ اس کھیل میں لات مار کر گیند کو مخالف کے گول میں پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آج ہم اس کھیل کے بارے میں پڑھیں گے اور اس کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ طلبہ کھیل کا نام بھی بتائیں گے اور سبق کا نام خود بتائیں گے۔

<u>پڑھائی:</u>

☆ طلبہ کو انفرادی طور پر سبق پڑھنے کے لیے کہا جائے گا۔ طلبہ سبق کو پڑھ کر اس کے اہم نکات خط کشید کریں۔ جب تمام طلبہ سبق پڑھ چکیں تو معلم ان سے چند سوالات کریں اور سبق کے حوالے سے ان کی رائے لیں۔ معلم کے لیے اگر ممکن ہو تو (circle time) کروائیں جس میں بچے دائرے کی صورت میں بیٹھ کر سبق پر اپنی رائے دیں اور سبق کے اہم نکات سامنے لائیں۔ ہر بچے کو موقع دیا جائے۔ ہر بچے کو

ہدایت دی جائے کہ وہ ہاتھ اٹھا سبق کے اہم نکات بتائے۔اس طرح پورے سبق کا اعادہ کروایا جا سکتا ہے۔

یا

☆سبق کی بلند خوانی کروائی جا سکتی ہے۔ ہر بچہ باری باری سبق کا کچھ حصہ پڑھے۔ساتھ ہی جماعت کے دیگر طلبہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ سبق کے اہم نکات خط کشید کریں۔معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔

☆نئے الفاظ کے فلیش کارڈز بھی تقسیم کر کے طلبہ سے پڑھوائے جا سکتے ہیں۔ساتھ ان کے معانی بھی بتائے جائیں۔

سرگرمی:

☆جماعت کے طالب علموں کے درمیان ایک فٹ بال کا مختصر سا (ایک ہاف پر مبنی) میچ کروایا جا سکتا ہے۔جماعت کو اسکول کے میدان میں لایا جائے اور اسکول کے پی۔ٹی ماسٹر سے مدد لیتے ہوئے ایک فٹ بال میچ کا انعقاد کروایا جائے۔جماعت کے تمام طالب علموں کو دو ٹیموں میں تقسیم کیا جائے اور اس کھیل کے تمام اصول وضوابط سکھا کر آپس میں ایک ہاف کا میچ کروایا جائے۔

یا

☆فیفا کی جانب سے کروایا گیا فٹ بال کے حالیہ عالمی کپ کا کسی ایک میچ کا پہلا ہاف دکھایا جا سکتا ہے جس میں برازیل کی ٹیم کھیل رہی ہو(کیونکہ سبق میں برازیل کا نام آیا ہے)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆فٹ بال کا کوئی ایک میچ دیکھ کر اسے اپنے الفاظ میں لکھیے یعنی کسی بھی ایک فٹ بال میچ کا آنکھوں دیکھا حال اپنی زبانی لکھیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔بعض ممالک میں فٹ بال کو کیا کہا جاتا ہے؟

۲۔فٹ بال کے عالمی شہرت یافتہ کھلاڑیوں کے نام بتایئے؟

۳۔فٹ بال کے کھیل میں کتنی ٹیمیں ہوتی ہیں اور ہر ٹیم کتنے کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتی ہے؟

۴۔گول کیپر کون ہوتا ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ فٹ بال۔ کمپیوٹر۔ملٹی میڈیا۔ انٹرنیٹ۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔(کل جماعتی گفتگو میں اظہار رائے کے دوران)

☆سبق کی انفرادی پڑھائی/ بلند خوانی کے دوران

☆فٹ بال میچ کے دوران/ میچ دیکھنے کے دوران

☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆الفاظ پر اعراب لگانے کے دوران۔

☆جملوں میں صفت اور موصوف کی شناخت کے دوران

☆تفضیل نفسی، تفضیل بعض اور تفضیل کل سے واقف ہوتے ہوئے جملوں کی پہچان کے دوران۔

☆واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنانے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆دنیا کے سب سے مقبول کھیل فٹ بال کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور اس کو کھیلنے کے طریقہ کار سے آگاہ ہونا۔

☆جسمانی کھیلوں میں دلچسپی پیدا کرتے ہوئے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینا اور اپنے آپ کو توانا، مضبوط اور تندرست بنانا۔

☆فٹ بال کی مقبولیت اور اس کے عالمی شہرت یافتہ کھلاڑیوں سے واقفیت حاصل کرنا۔

☆کھیل کے حوالے سے دلچسپ معلومات پر مبنی مضمون کے نئے الفاظ سیکھنا اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆الفاظ کی صحیح ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆الفاظ پر اعراب لگانا اور ان کے درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆صفت اور موصوف کے بارے میں جاننا اور جملوں میں سے ان کو الگ کر کے لکھنا۔

☆تفضیل نفسی، تفضیل بعض اور تفضیل کل سے واقف ہونا اور جملوں کو دیکھ اسم تفضیل کی قسم کو پہچاننا۔

☆واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنانا اور اپنا ذخیرہ الفاظ بڑھانا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆جوابات

(الف) بین الاقوامی سطح پر فٹ بال کا باقاعدہ آغاز ۱۸۷۲ء میں انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کی ٹیموں کے کے درمیان میچ سے ہوا۔

(ب) فٹ بال کے مقابلوں کے اصول اور قواعد کو نافذ کرنے اور اس کھیل کو ترقی دینے کے لیے ۱۹۰۴ء میں ایک تنظیم فیفا (FIFA) فیڈریشن آف انٹرنیشنل فٹ بال ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا۔ جس نے فٹ بال کے کھیل کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس تنظیم کو پوری دنیا میں فٹ بال کے معاملات میں بااختیار تنظیم سمجھا جاتا ہے۔

(ج) فیفا فٹ بال کا پہلا عالمی کپ ۱۹۳۰ء میں یوراگوئے میں منعقد کرنے میں کامیاب ہوگئی۔

(د) ۲۰۱۷ تک ۲۰ مرتبہ فٹ بال کا عالمی کپ منعقد کیا جا چکا ہے۔ (کتاب میں ۲۰۱۴ء تک لکھا ہے؟)

(ہ) سب سے زیادہ عالمی چیمپین بننے کا اعزاز برازیل کو حاصل ہوا ہے۔

(و) عالمی کپ کے علاوہ فٹ بال کے کچھ اور بھی ٹورنامنٹ منعقد ہوتے ہیں جن میں یورپین لیگ، افریقہ کپ، ایف۔اے۔کپ اور چیمپینز لیگ بہت مشہور ہیں۔ فٹ بال کے شائقین ان ٹورنامنٹوں کے انعقاد سے بہت لطف اندوز ہوتے ہیں۔

(ز) مانچسٹر، یونائیٹڈ، بارسلونا، ریال میڈرڈ، لیور پول اور اسی طرح دوسرے بہت سے کلب دنیا بھر میں معروف ہیں۔

مشق ۲

☆درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

ترویج: مختلف مدارس میں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی ترویج کا کام بھی جاری ہے۔

پیش رفت: حکومتی اداروں کی جانب سے کارروائی کرنے پر لوڈشیڈنگ کی روک تھام کے لیے بڑی پیش رفت ہوئی۔

سحر: سحر کے وقت ہلکی ہلکی سفیدی کا نمودار ہونا بہت خوبصورت لگتا ہے۔/سحر کے وقت تازہ ہوا چلتی ہے۔

حملہ آور: سڑک پر کھڑے دوراہ گیروں کو مار کر وہ حملہ آور چلتے بنے۔

لطف اندوز: پی۔ایس ایل میں ہونے والے کرکٹ میچ کا فائنل اسٹیڈیم میں دیکھ کر ہم بڑے لطف اندوز ہوئے۔

نظم وضبط: زندگی کو کامیاب بنانے میں نظم وضبط کا ہونا بہت ضروری ہے۔

رنگ لانا: احمد کی محنت رنگ لائی اور وہ ڈاکٹر بننے میں کامیاب ہوگیا۔

قواعد وضوابط: کسی بھی کھیل کو کھیلنے سے پہلے اس کے تمام قواعد وضوابط سے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔

مشق نمبر ۳

☆پنالٹی کک کیا ہوتی ہے اور یہ کس طرح ملتی ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے:

جواب: گول کے قریب کوئی فاؤل کرنے یا ہینڈ بال ہونے کی صورت میں دوسری ٹیم کو ''پنالٹی کک'' مل جاتی ہے۔ پنالٹی کک پر گول کرنا آسان ہوتا ہے۔ اس لیے کھیل کے دوران ہر ٹیم کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے گول کے علاقے میں ایسا فاؤل نہ کرے جس سے ان کے خلاف دوسری ٹیم کو ''پنالٹی کک'' مل جائے۔

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم طلبہ کو زیر، زبر، پیش، ساکن کے بارے میں بتائیں اور ان کی آواز سے آگاہ کریں کہ کون سے اعراب لگانے سے کس طرح کی آواز نکلتی ہے۔ معلم طلبہ کو بتائیں کہ اعراب لگانے سے الفاظ کے درست تلفظ سے آگاہی ہوتی ہے۔

☆اعراب لگائیے:

دَریافت ۔ رَسم ۔ مُتعَدِد ۔ اِختِلاف ۔ تَروِیج ۔ شَخصِیت ۔ عِوَض ۔ خَطِیر

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل جملوں میں سے صفت اور موصوف کو الگ الگ کر کے لکھیے:

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم اپنے ہاتھ میں پکڑی اردو کی کتاب کے بارے میں طلبہ کی رائے لیں کہ یہ کیسی کتاب ہے؟ معلم طلبہ کے بتائے ہوئے جملوں کو تختہ تحریر پر لکھیں مثلاً اس طرح کے جملے ہو سکتے ہیں ا۔ یہ کتاب اچھی ہے۔ ۲۔ یہ کتاب خوبصورت ہے۔ ۳۔ یہ کتاب دلچسپ ہے۔ ۴۔ یہ کتاب معلوماتی ہے۔ ۵۔ یہ رنگین کتاب ہے۔ وغیرہ وغیرہ طلبہ بتاتے جائیں اور معلم لکھتے جائیں۔ اس کے بعد معلم طلبہ سے پوچھیں کہ کون سے الفاظ ایسے ہیں جو اس کتاب کی خصوصیات کو ظاہر کر رہے ہیں۔ طلبہ بتائیں تو معلم ان الفاظ کو خط کشید کریں مثلاً اچھی، خوبصورت، دلچسپ، معلوماتی، رنگین۔ اس کے بعد معلم بچوں کو بتائیں کہ جو لفظ کسی بھی چیز کی خصوصیت بیان کرے یا جو یہ بتائے کہ وہ چیز کیسی ہے اچھی ہے یا بری ہے کم ہے یا زیادہ ہے وہ لفظ صفت کہلاتا ہے۔ اور جس چیز کی بات ہو رہی ہو یا جس چیز کی صفت بتائی جا رہی ہو وہ موصوف ہوتا ہے۔ درج بالا جملوں میں کتاب موصوف ہے۔ معلم چند مثالیں بھی تختہ تحریر پر لکھیں۔ مثلاً پیاری لڑکی۔ آدھی روٹی۔ دو کان۔ پاکستانی لڑکا۔ جاپانی اسکوٹر وغیرہ طلبہ کو یہ بھی بتایا جائے کہ تعداد یا گنتی بھی صفت ہوتی ہے اور کسی بھی ملک یا خاندان سے تعلق یا نسبت کے لیے جو لفظ لکھا جاتا ہے وہ بھی صفت کہلاتا ہے۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو ایک ایک تصویر دی جائے۔ طلبہ اس تصویر میں دی ہوئی چیز کے بارے میں ایک ایک پیراگراف لکھیں گے اور اس پیراگراف میں سے صفت اور موصوف الگ کریں گے۔ پیراگراف کم از کم پانچ سطروں پر مشتمل ہونا چاہیے۔

☆ ہر گروپ سے ایک بچہ اس پیراگراف کو پڑھ کر جماعت میں سنائے گا اور صفت اور موصوف بھی بتائے گا۔

جملے	صفت	موصوف
سردیوں میں خشک پھل اچھے لگتے ہیں۔	خشک	پھل
باسی پھل نہیں کھانے چاہییں۔	باسی	پھل
کچھ بادام کڑوے بھی نکلتے ہیں۔	کڑوے	بادام
میرا گھر چھوٹا ہے۔	چھوٹا	گھر
اچھے بچے لڑتے نہیں ہیں۔	اچھے	بچے
فیصل آباد ایک صنعتی شہر ہے۔	صنعتی	شہر۔فیصل آباد

مشق نمبر ۶

☆ نیچے دیے گئے جملوں میں اسم تفضیل کی جو قسم استعمال ہوئی ہے اسے جملے کے آگے لکھیے:

تمہیدی گفتگو: طلبہ پچھلی مشق میں صفت کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ معلم طلبہ کو بتائیں کہ صفت کی چار اقسام ہوتی ہیں۔ صفت ذاتی جس میں اسم کی ذاتی خصوصیات بیان ہوتی ہیں۔ دوسری صفت نسبتی جس میں اسم کا کسی بھی چیز سے تعلق ظاہر ہو۔ تیسری صفت عددی جو کسی چیز کی تعداد کو ظاہر کرے اور چوتھی صفت مقداری جو کسی چیز کی مقدار کو ظاہر کرے۔

آج ہم آپ کو صفت ذاتی کے تین درجوں کے متعلق بتائیں گے۔

تفضیل نفسی۔ تفضیل بعض اور تفضیل کُل (ان کی تعریف اور ان کے بارے میں تفصیل کتاب میں درج ہے۔ معلم طلبہ کو پڑھوائیں اور ان درجوں کے متعلق تفصیل سے بتائیں۔ مزید مثالیں بتائیں۔

☆ معلم طلبہ کو انگریزی میں پڑھائے جانے والے (degrees of adjectives) کا حوالہ بھی دے سکتے ہیں۔ طلبہ انگریزی میں (positive,comparative ,superlative) اگر پڑھ چکے ہوں تو انہیں بتایا جائے کہ اردو میں انہیں تفضیل نفسی، تفضیل بعض اور تفضیل کُل کہتے ہیں۔

☆ پانی گرم ہے۔ (تفضیل نفسی)　☆ میرا پڑوسی دبلا ہے۔ (تفضیل نفسی)　☆ یہ سموسہ بہت نمکین ہے۔ (تفضیل بعض)　☆ اس کی حالت بدتر ہو چکی ہے۔ (تفضیل بعض)

☆ آئن اسٹائن عظیم ترین سیاستدان ہیں۔ (تفضیل کل)　مجھے سب سے اچھا موسم برسات کا لگتا ہے۔ (تفضیل کُل)

مشق نمبر ۷

☆ درج ذیل الفاظ میں جو واحد ہیں ان کی جمع اور جو جمع ہیں ان کے واحد الفاظ لکھیے:

واحد	جمع	واحد	جمع
مقبرہ	مقابر	تعلیم	تعلیمات
حق	حقوق	رائے	آراء
صاحب	اصحاب	اشتہار	اشتہارات

حدیث	احادیث	جوہر	جواہر
شیطان	شیاطین	رسالہ	رسائل

سبق نمبر ۱۶: ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ایک عظیم اور مایۂ ناز سائنسدان سے متعارف ہوں اور ان کی سائنسی خدمات سے واقفیت حاصل کریں۔

☆ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کی تعلیمی کارکردگی، قابلیت اور ان کے اہم کارناموں کے بارے میں جانیں۔

☆ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کی ناقابل فراموش خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کریں۔

☆مشہور سائنسدان کی شخصیت کے بارے میں تفصیل جانتے ہوئے سبق کے طرز تحریر پر غور کریں اور جامع انداز میں شخصیت نگاری کریں

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں اور نئے الفاظ خط کشید کریں۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆اعراب لگا کر الفاظ کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆اسم مصغر اور اسم مکبر کے بارے میں جانیں اور الفاظ کی شناخت کریں۔

☆الفاظ کے متضاد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے سوال کریں کہ آپ نے پڑھا ہوگا کہ پرانے زمانے میں تمام علوم میں مسلمان سائنسدانوں نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیے۔ کیا آپ کسی کا نام اور ان کے کارنامے کے متعلق بتا سکتے ہیں؟ طلبہ کو سوچنے کا موقع دیا جائے۔ ان کو یہ بھی بتایا جائے کہ علم ریاضی میں الجبرا کے موجد الخوارزمی ہیں۔ اس کے علاوہ اور چند بڑے بڑے نامور سائنسدانوں کا حوالہ دیتے ہوئے طلبہ سے پوچھیں کہ دورِ جدید میں کسی سائنسدان کا نام معلوم ہے۔ ان سائنسدان کا نام بتائیں جن کی وجہ سے پاکستان کو ایٹمی طاقت بننے کا شرف حاصل ہوا؟ اگر طلبہ نہ بتا سکیں تو انہیں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے کارنامے کے بارے میں بتایا جائے۔

☆اگر معلم چاہیں تو ایک پیشکش تیار کر سکتے ہیں انٹرنیٹ کی مدد لے کر یا یوٹیوب سے کوئی ڈاکومنٹری لے کر دکھائی جاسکتی ہے جس میں ایسی شخصیات کے بارے میں بتایا گیا ہو جنہوں نے ملک کے لیے کوئی نہ کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہو اور جو ملک کے لیے فخر کا باعث ہوں۔ یہ پیشکش یا ڈاکومنٹری ملٹی میڈیا پر بھی دکھائی جاسکتی ہے (اگر پیشکش نہ دکھا سکیں تو زبانی چند لوگوں کے نام اور ان کے کارناموں کا ذکر کریں)

☆ پیشکش دکھانے کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے گی اور موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے گا کہ آج ہم ایسی عظیم شخصیت کے بارے میں پڑھیں گے جنہوں نے پاکستان کے لیے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ وہ ایک سائنسدان تھے اور انہوں نے اپنی ساری زندگی حصول علم اور فروغ تعلیم کے لیے وقف کر دی اور شہرت و دولت سے بے نیاز ہو کر وہ کارنامے سرانجام دیے جن سے انسانیت کو فائدہ پہنچا۔ ان کے بنائے بہت سے فارمولے اور بہت سی چیزیں تیار کیں جو لوگوں کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوئیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے بھی انہیں بہت سے اعزازات سے نوازا گیا۔ بچے سبق کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ ہر بچہ باری باری سبق کا کچھ حصہ پڑھے۔ جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلم رہنمائی کریں۔ سبق کے نئے الفاظ اور ان کے معنی معلم تختہ تحریر پر لکھیں۔ طلبہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ سبق کی پڑھائی کے دوران اس کے اہم نکات خط کشید کرتے جائیں۔ ☆سبق کی بلند خوانی کے بعد معلم سبق کے حوالے سے طلبہ سے گفتگو کریں اور اس کے اہم نکات واضح کریں۔

سرگرمی:

جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا پہلا گروپ ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کے بارے میں سبق سے تمام معلومات جمع کرے جبکہ دوسرا گروپ ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی پر سوالات تیار کرے۔ پہلے گروپ سے ایک بچہ ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی بن کر کرسی پر بیٹھے باقی تمام بچے اس کے گرد کھڑے ہو کر جوابات دینے میں اس کی مدد کریں۔ (کرسی پر بیٹھنے والے بچے کا چناؤ ایسے کیا جائے کہ باقی بچوں کی دل آزاری نہ ہو)۔ اس کے بعد سوالات پوچھنے والا گروپ سوال پوچھے گا اور کرسی پر بیٹھا بچہ جواب دے گا اگر اس کو مشکل پیش آئی تو وہ اپنے ساتھیوں سے مدد لے گا۔ اس طرح ان سوالات و جوابات کی سرگرمی سے سبق کی اچھی طرح دہرائی ہو جائے گی۔ کھیل ہی کھیل میں طلبہ سبق کو اچھی طرح سمجھ لیں گے اور ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کی شخصیت سے اچھی طرح واقف ہوں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ آپ اپنے وطن سے کتنی محبت کرتے ہیں اور آپ بڑے ہو کر اپنے وطن کی خدمت کس طرح کرنا چاہتے ہیں؟　　　　یا

کیا آپ اپنے وطن کے لیے کوئی کارنامہ انجام دینا چاہتے ہیں؟　　　　یا

☆ ایک چارٹ بنائیے اور اس میں کم از کم چار مسلمان سائنسدان اور ان کے کارناموں کا ذکر کیجیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔ ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی نے کب اور کس کی نگرانی میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی سند حاصل کی؟

۲۔ وہ کون سا پودا تھا جس سے آپ نے نو اہم الکلائیڈز تیار کیے؟

۳۔ ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی نے کون سے دو کام کیے جو معاشی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتے ہیں؟

۴۔ کیمیا کے شعبے میں آپ نے کیا کارنامے سرانجام دیے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ان لوگوں کے حوالے سے پیشکش جن پر پاکستان کو فخر ہے۔ ملٹی میڈیا

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات دینے کے دوران)

☆ ڈاکومنٹری یا پیشکش دیکھنے اور اس پر اپنی رائے دینے کے دوران۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے اور نئے الفاظ خط کشید کرنے کے دوران۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ الفاظ پر درست جگہ پر اعراب لگانے کے دوران۔

☆ اسم مصغر اور اسم مکبر کے بارے میں جاننے اور الفاظ کی شناخت کرنے کے دوران۔

☆ الفاظ کے متضاد لکھنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ ایک عظیم اور مایۂ ناز سائنسدان سے متعارف ہو کر ان کی سائنسی خدمات سے آگاہ ہونا۔

☆ ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کی تعلیمی کارکردگی، قابلیت اور ان کے اہم کارناموں کے بارے میں جاننا۔

☆ ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کی ناقابلِ فراموش خدمات کو سراہتے ہوئے انھیں خراجِ تحسین پیش کرنا۔

☆ مشہور سائنسدان کی شخصیت کے بارے میں تفصیل جانتے ہوئے سبق کے طرزِ تحریر پر غور کرنا اور جامع انداز میں شخصیت نگاری کرنا۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا اور نئے الفاظ خط کشید کرنا۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ الفاظ پر درست جگہ پر اعراب لگانا

☆ اسم مصغر اور اسم مکبر کے بارے میں جاننا اور الفاظ کی شناخت کرنا۔

☆ الفاظ کے متضاد لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ا

☆ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف) اکٹر سلیم الزماں صدیقی اپنے بچپن میں اکثر ایک گبریلے کا مشاہدہ کیا کرتے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ یہ گبریلا مٹی اور گندگی سے بھری ایک گولی سی بناتا ہے اور اسے دھکیلتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔ یہ گولی ہی

اس کی کل کائنات اور اس کی ساری جدوجہد کا محور ہوتی ہے اور اسی تگ ودو میں اس کی ساری زندگی گزر جاتی ہے۔ یہ دیکھ کر آپ نے فیصلہ کر لیا کہ آپ اپنی زندگی کو اتنی معمولی ضروریات پر صرف نہیں کریں گے بلکہ انسانیت کے لیے کوئی بامقصد کام کریں گے۔

(ب) آپ تحریک پاکستان کے مشہور رہنما چوہدری خلیق الزماں کے چھوٹے بھائی تھے۔

(ج) ڈاکٹر صدیقی نے فرینکفرٹ میں کیمیا کی تعلیم کے دوران اپنے فارغ اوقات کا بہترین مصرف تلاش کیا اور چارکول، پنسل اور رنگوں سے تصویریں بنانے کی مشق کرنی شروع کر دی اور عمدہ تصویریں بھی بنائیں جن کی پہلی نمائش فرینکفرٹ ہی میں ہوئی۔ مشہور اخبارات نے آپ کے کام کی تعریف کی اور اس پر مضامین شائع ہوئے۔ اس کے بعد آپ کی بنائی ہوئی تصویروں کی نمائش امریکا، ہندوستان، جرمنی اور پاکستان میں بھی ہوئی۔

(د) سلیم الزماں صدیقی فرینکفرٹ سے پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے بعد ہندوستان واپس آ کر حکیم اجمل خان کے طبّیہ کالج میں خدمات سرانجام دینے لگے۔

(ہ) ۱۹۴۰ میں ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی نے ایک خاص سیاہی کا فارمولا تیار کیا۔ یہ سیاہی جعلی ووٹنگ روکنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے جس کا رنگ فوری آ جاتا ہے اور دیر تک رہتا ہے۔ ۴۶-۱۹۴۵ کے انتخابات میں یہی سیاہی استعمال کر کے جعلی ووٹنگ کی روک تھام کی گئی۔

(و) ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی ۱۹۵۱ میں پاکستان کے اس وقت کے وزیر اعظم لیاقت علی خان کی خواہش پر پاکستان آئے اور یہاں آ کر پاکستان کونسل فار سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (پی۔سی۔ایس۔آئی۔آر) قائم کی۔ ۱۹۶۶ء میں ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی پی۔سی۔ایس۔آئی۔آر سے ریٹائرمنٹ کے بعد جامعہ کراچی میں پوسٹ گریجویٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے بحیثیت پروفیسر اور ریسرچ ڈائریکٹر وابستہ ہو گئے جو بعد میں حسین ابراہیم جمال ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری (ایچ۔ای۔جے) کہلایا گویا ایچ۔ای۔جے کی بنیاد آپ ہی نے رکھی۔ ۱۹۶۱ میں آپ نے نیشنل سائنس کونسل قائم کی اور اس کے پہلے سربراہ مقرر ہوئے۔

(ز) حکومت پاکستان نے تمغۂ پاکستان، ستارۂ امتیاز، ہلالِ امتیاز اور صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی سے نوازا۔ آپ کی پانچویں برسی کے موقع پر پاکستان پوسٹ نے یادگاری ٹکٹ بھی جاری کیا۔

(ح) ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کی کامیابی کا راز سادہ زندگی، بلند خیالی اور نیت و عمل میں اخلاص ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلا کسی غرض کے محض انسانیت کی خدمت کے جذبے سے سرشار نوے سال کی عمر تک بھی آپ اپنی تجربہ گاہ میں کھڑے ہو کر کام کرتے رہے۔ آپ کی بے غرضی کا یہ عالم تھا کہ ہندوستان اور پاکستان میں متعدد سائنسی ادارے قائم کیے لیکن اپنا ذاتی مکان تک نہ بنایا۔

مشق نمبر ۲

☆ سبق میں دی گئیں معلومات کی روشنی میں ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کی سائنسی خدمات پر ایک مختصر مضمون لکھیے:

جواب: کتاب سے مدد لے کر طلبہ اپنی فہم کے مطابق لکھیں۔

مشق نمبر ۳

☆ پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک نے ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی کو جن اعزازات سے نوازا، ان کی تفصیل بیان کیجیے:

جواب: سائنس کے میدان میں آپ کی شاندار خدمات کا اعتراف دنیا بھر میں کیا گیا۔ سوویت اکیڈمی آف سائنس نے طلائی تمغے سے نوازا۔ حکومت برطانیہ نے اعزاز کمال (آرڈر آف دی برٹش ایمپائر) عطا کیا۔

مشق نمبر ۴

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مایۂ ناز:	شاہد آفریدی کرکٹ کا ایک مایۂ ناز کھلاڑی ہے۔
تگ و دو:	احمد نے اس نوکری کو حاصل کرنے کے لیے بڑی تگ و دو کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔
محور:	آج کل لوگوں کی زندگی کا محور فقط پیسہ ہے۔/ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہماری زندگی کا محور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہونی چاہیے۔
مصرف:	ایسے کاموں سے گریز کرنا چاہیے جن کا کوئی مصرف نہ ہو۔
پذیرائی:	جب پاکستانی ٹیم چیمپینز ٹرافی جیت کر اپنے ملک واپس لوٹی تو اسے خوب پذیرائی ملی۔
برسی:	پاکستان میں بے نظیر بھٹو کی برسی کے موقع پر کراچی میں عام تعطیل ہوتی ہے۔
بے غرضی:	بے غرضی کے ساتھ زندگی گزارنے والے انسانیت کی خدمت کرتے ہیں اور بدلے میں کسی صلہ کی امید نہیں رکھتے۔

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو اعراب کے حوالے سے تمام معلومات دی جائیں۔ سب سے پہلے معلم تمام اعراب کو الگ الگ فلیش کارڈز پر بنائیں۔ ایک فلیش کارڈ پر 'زبر' ایک پر 'زیر' ایک پر 'پیش' ایک پر تشدید ایک پر 'مد' ایک پر تنوین (دو زبر۔ دو زیر۔ دو پیش) کھڑا زبر، جزم۔ چند طلبہ میں یہ فلیش کارڈز تقسیم کیے جائیں اور طلبہ سے ان کے بارے میں پوچھا جائے اور یہ بھی کہ یہ اعراب لگانے سے کس طرح کی آواز نکلتی ہے۔ معلم طلبہ کو اعراب کے بارے میں تفصیل سمجھائیں اور ان کی آوازوں کے بارے میں بتائیں۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ لغت کی مدد سے الفاظ کے اوپر لگے اعراب دیکھ کر الفاظ کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگایئے:

فَقَط ۔ غَلَط ۔ مَرَض ۔ قَرض ۔ جِسم ۔ قَسَم ۔ ذِکر ۔ کَمَر

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم طلبہ کو مختلف چیزوں کی تصاویر دکھائے مثلاً ایک صندوقچی (چھوٹا صندوق) اور ایک بڑا صندوق، ایک بڑا گھڑیال اور ایک چھوٹی گھڑی، ایک بڑا ڈھول اور ایک ڈھولکی، ایک چھوٹا باغیچہ اور ایک بڑا باغ۔

معلم طلبہ کو یہ تصاویر دکھائیں اور چھوٹے بڑے کا فرق واضح کرتے ہوئے انہیں یہ بتائیں کہ جو کسی اسم کی چھوٹائی یا چھوٹے پن کو ظاہر کرے اسے اسم مصغر کہتے ہیں مثلاً پگڑی۔ چھتری۔ گٹھڑی وغیرہ وہ اسم ہے جو کسی اسم کی بڑائی یا بڑا پن کو ظاہر کرے جیسے شاہراہ۔ پگڑ۔ چھتر۔ وغیرہ اسم مکبر کہلاتے ہیں۔

☆ درج ذیل اسماء میں سے اسم مصغّر اور اسم مکبّر کو الگ کیجیے:

گٹھڑ: اسم مکبّر　چھڑی: اسم مصغّر　دیگچی: اسم مصغّر　بتنگڑ: اسم مکبّر

تھالی: اسم مصغّر　شاہ راہ: اسم مکبّر　باغیچہ: اسم مصغّر　پگڑ: اسم مکبّر　ڈبیا: اسم مصغّر

☆ ان الفاظ کے علاوہ کوئی دو اسم مصغر اور دو اسم مکبر سوچ کر لکھیے: (طلبہ سے زبانی کروالیا جائے اگر لکھوانا ممکن نہ ہو)

مشق نمبر ۷

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم ایک جملہ تختہ سیاہ پر لکھیں جملے کی خالی جگہوں کو الفاظ اور اس کے متضاد سے پُر کیا گیا ہو۔ مثال:

ا۔ کتابیں میز کے اوپر رکھی ہیں اور جوتے میز کے نیچے رکھے ہیں۔　۲۔ احمد بڑا ہے جبکہ علی چھوٹا ہے۔

☆ طلبہ سے ان جملوں پر غور کروایا جائے اور بتایا جائے کہ یہ الفاظ متضاد کی جوڑیاں ہیں۔ کتاب میں دی گئی مشق کروائی جائے اور ان الفاظ کی مدد سے ایک چھوٹی سی عبارت لکھوائی جائے۔

یا

کسی بھی دو ایسی چیزوں کا موازنہ کروایا جائے جو ایک دوسرے کی الٹ ہوں۔ طلبہ ان کا موازنہ کرتے ہوئے جو الفاظ استعمال کریں پھر انہیں بتایا جائے کہ وہ الفاظ جو ایک دوسرے کی الٹ ہوں متضاد الفاظ کہلاتے ہیں۔ (مثال کے طور پر دو پنسلیں یا پھر ایک کالے رنگ کا ڈبہ اور ایک سفید رنگ کا ڈبہ یا جو بھی چیزیں جو اس وقت جماعت میں ہوں لی جا سکتی ہیں۔)

☆ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
امانت	خیانت	ثواب	گناہ
فارغ	مصروف	ڈرپوک	نڈر، بہادر
توحید	شرک	کثرت	قلت
انصاف	ظلم	گاڑھا	پتلا

سبق نمبر ۱۷:　پھلوں کا بادشاہ آم

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پاکستان میں لوگوں کے مرغوب پھل اور موسم گرما کی سوغات کے بارے میں جانیں۔

☆ آم کی مختلف اقسام کے بارے میں جانتے ہوئے اس کی خصوصیت اور اہمیت سے آگاہ ہوں۔

☆ آم کے حوالے سے دلچسپ تحریر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے نئے الفاظ سیکھیں اور اس کے معنی تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ جوڑی میں پڑھائی کریں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ مکالمہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے دو دوستوں کے درمیان مکالمہ نگاری کریں اور اپنی تحریری صلاحیتوں میں اضافہ کریں۔

☆ درست محاورات اور ان کے معنی سے واقف ہوں اور اپنی تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل سے واقف ہوتے ہوئے جملوں کو مختلف زمانوں میں تبدیل کریں۔

☆ الفاظ کے متضاد لکھیں اور اپنی تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ سابقہ اور لاحقہ کی مدد سے نئے الفاظ بنائیں اور اپنا ذخیرہ الفاظ بڑھائیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

☆ سب سے پہلے معلم سبق پڑھانے سے ایک دن پہلے طلبہ سے کہیں کہ وہ کل کوئی ایک پھل لے کر آئیں اور اس کے بارے میں ایک چھوٹا سا پیراگراف یاد کر کے آئیں۔ دوسرے دن جماعت میں سبق شروع کروانے سے پہلے بچوں سے کہا جائے کہ وہ باری باری اپنا لایا ہوا پھل جماعت کو دکھائیں اور اس کے بارے میں ضروری باتیں بتائیں۔ ہر بچہ اپنے اپنے پھل کے حوالے سے اپنی معلومات جماعت کے سامنے پیش کرے۔ (اگر طلبہ کے لیے کوئی پھل لانا ممکن نہ ہو تو ان سے کہا جائے کہ وہ گھر سے ایک چارٹ پیپر پر کسی پھل کی تصویر بنا کر ساتھ ہی اس کی خصوصیات لکھیں اور ایک خوبصورت پیشکش تیار کر کے دوسرے دن جماعت میں لے کر آئیں)

☆ جب تمام بچے اپنے لائے ہوئے پھل کے بارے میں بتا چکیں تو معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے انہیں بتائیں کہ اللہ نے ہمیں دنیا میں اتنی نعمتیں دی ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا اور ان نعمتوں پر ہمیں ہر دم اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ انہی نعمتوں میں سے ایک نعمت پھل بھی ہیں۔ ایسے ذائقہ دار پھل کہ جن کو کھا کر نہ صرف طبیعت تازہ دم ہو جاتی ہے بلکہ توانائی اور طاقت بھی حاصل ہوتی ہے کیونکہ ان میں بہت سے وٹامن ہوتے ہیں جو ہماری صحت کو برقرار رکھتے ہیں اور ہمیں تندرست و توانا رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ ہر پھل اپنی جگہ منفرد ہے یعنی اس کا رنگ، اس کی بناوٹ حتیٰ کہ اس کا ذائقہ سب مختلف ہیں۔ پھل سب ہی ذائقہ دار ہوتے ہیں لیکن کچھ پھل انسان زیادہ ہی پسند کرتا ہے اور انہیں خوب ذوق و شوق سے کھاتا ہے۔ کچھ پھل موسمی ہوتے ہیں یعنی ہر موسم کے اپنے الگ الگ پھل ہوتے ہیں یعنی صرف تین یا چار مہینوں تک آتے ہیں۔ طلبہ سے پوچھا جائے کہ گرمیوں اور سردیوں کے مخصوص پھل کون سے ہیں؟ طلبہ بتائیں تو معلم انہیں تختہ تحریر پر لکھیں۔ اس کے بعد انہیں بتائیں کہ آج ہم ایک ایسے پھل کے بارے میں پڑھیں گے جو گرمیوں کے موسم میں آتا ہے اور سب کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں زیادہ تر لوگ اس پھل کو مرغوب رکھتے ہیں۔ پھلوں میں جو مقام اس پھل کو حاصل ہے وہ کسی اور پھل کو نہیں۔ سب لوگ اس پھل کو بہت شوق سے کھاتے ہیں اور یہ لوگوں کے گھروں میں سوغات کے طور پر بھی بھجوایا جاتا ہے۔ بچے پھل کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

☆ طلبہ کی جوڑی میں بھی پڑھائی کروائی جائے۔ ایک صفحہ ایک بچہ پڑھے تو دوسرا سنے۔ پھر دوسرا صفحہ دوسرا بچہ پڑھے اور پہلا سنے۔ اس طرح دونوں بچے ایک ایک صفحہ پڑھیں۔ معلم نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں۔ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ آپس میں تبادلہ خیال کریں۔ اس دوران معلم کی معاونت شامل ہوگی۔

☆ جب طلبہ جوڑی میں تبادلہ خیال کر چکیں تو ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کے متعلق پوچھا جائے گا۔ معلم اگر چاہیں تو (circle time) کروا سکتے ہیں جس میں ایک دائرے کی صورت میں جماعت کے تمام طلبہ بیٹھیں اور پڑھے گئے سبق پر اپنی رائے دیں اور سبق کے اہم نکات کو جماعت کے سامنے پیش کریں گے۔ ہر بچے کو موقع دیا جائے گا۔ ہر بچہ لازمی حصہ لے گا۔ ہاتھ کھڑا کر کے اپنے موقعے کا انتظار کرے گا۔ ایک وقت میں ایک بچہ اپنی رائے کا اظہار کرے گا۔ معلم کی معاونت شامل ہوگی۔ جہاں ضرورت محسوس ہوگی وہاں معلم اپنا نقطہ نظر پیش کریں۔ اس طرح سبق کی دہرائی کروائی جائے گی۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ گروپ ممبران چار سے زیادہ نہ ہوں۔

☆ جماعت میں مختلف جگہوں پر ایک ایک میز رکھی جائے گی۔ (اس سرگرمی کے لیے کوئی اور جگہ بھی لی جا سکتی ہے)

☆ پہلی میز پر آم (مصنوعی یعنی بازار میں سجاوٹ کے لیے جو رکھے جاتے ہیں) وہ رکھا ہو۔ ☆ دوسری میز پر اصلی آم رکھا ہو۔ ☆ تیسری میز پر آم کے بارے میں معلومات یا تفصیل جو کمپیوٹر سے حاصل کی گئی ہوں۔ ایک پرچے پر درج ہوں۔ ☆ چوتھی میز پر آم کے پیڑ کے کچھ پتے یا کیری (کچا آم) کو رکھا جا سکتا ہے۔ ☆ پانچویں میز پر ہاتھ سے بنی یا کمپیوٹر سے حاصل کی گئیں آم کی تصاویر رکھی ہوں۔

☆ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ گروپ کی صورت میں باری باری ایک ایک میز کی طرف جائیں اور وہاں رکھی چیزوں کا مشاہدہ کریں۔

☆ ہر گروپ کو ایک میز پر کھڑے ہونے کے لیے ۳ سے ۵ منٹ دیے جائیں۔ جب طلبہ تمام میز پر رکھی چیزوں کا مشاہدہ کر لیں تو واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ جائیں۔ معلم تالی بجا کر طلبہ کو وقت کا اندازہ کروا سکتے ہیں۔

☆ گروپ کے ہر بچے کو ایک ایک ورک شیٹ دی جائے گی۔ اس ورک شیٹ پر میز نمبر ۱، میز نمبر ۲، میز نمبر ۳، میز نمبر ۴، میز نمبر ۵ لکھا ہوگا۔

معلم طلبہ کو ہدایات دیں کہ جو کچھ انہوں نے دیکھا، سیکھا اور سمجھا وہ اپنی ورک شیٹ پر تحریر کریں۔ یعنی میز پر رکھی ان چیزوں کے حوالے سے اپنی رائے دیں۔ اگر ممکن ہو تو ورک شیٹ پر سوالات بھی لکھے جا سکتے ہیں۔ معلم ان میز پر رکھی چیزوں کے حوالے سے کچھ سوالات لکھ سکتے ہیں اور طلبہ کی جانچ کی جا سکتی ہے مثلاً ۱۔ یہ کیا ہے؟ ۲۔ اس کا ذائقہ کیسا ہے؟ ۳۔ اس کو کن چیزوں میں استعمال کرتے ہیں؟ ۴۔ اس کی شکل کیسی ہے؟ ۵۔ رنگ کیا ہے؟ ۶۔ اس کو کھا کر کیسا محسوس ہوتا ہے؟ وغیرہ

☆ طلبہ کو یہ ورک شیٹ انفرادی طور پر حل کرنے کے لیے دی جائے۔ طلبہ اپنی اپنی ورک شیٹ حل کریں اور میز پر رکھی چیزوں پر اپنی رائے دیں۔ معلم کی معاونت شامل رہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کیا آپ اس بات سے متفق ہیں کہ ''آم پھلوں کا بادشاہ ہے''۔ ہاں اور نہیں دونوں صورتوں میں وجہ بتائیے: یا

☆ آپ کا پسندیدہ پھل کون سا ہے؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ کچے آم سے کیا کیا چیزیں بنائی جاتی ہیں؟

۲۔ غالب کے کس دوست کو آم پسند نہیں تھے؟

۳۔ سندھ کا مخصوص آم کون سا ہے؟

۴۔ آم کون سے موسم میں آتا ہے؟

۵۔ بادشاہ بہادر شاہ ظفر نے مرزا غالب کو آموں کی ٹوکری کیوں بھجوائی؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ورک شیٹ ۔آم (اصلی اور نقلی دونوں)۔آم کے بارے میں معلوماتی پرچہ۔آم کے درخت کے پتے۔ کچا آم (کیری)۔ آموں کی تصاویر یا آم کی ایک تصویر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران

☆ پاکستان میں لوگوں کے مرغوب پھل اور موسمِ گرما کی سوغات کے بارے میں جاننے کے دوران

☆ آم کی مختلف اقسام کے بارے میں جانتے ہوئے اس کی خصوصیت اور اہمیت سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆ آم کے حوالے سے دلچسپ تحریر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے نئے الفاظ سیکھنے اور اس کے معنی تلاش کرنے کے دوران۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ جوڑی میں پڑھائی کرنے کے دوران۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ مکالمہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے دو دوستوں کے درمیان مکالمہ نگاری کرنے کے دوران۔

☆ محاورات کے بارے میں جاننے اور دیے گئے محاورات کو درست کر کے ان کے معنی لکھنے کے دوران۔

☆ فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل سے واقف ہوتے ہوئے جملوں کو مختلف زمانوں میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆ متضاد الفاظ کے بارے میں جانتے ہوئے الفاظ کے متضاد لکھنے اور اپنی تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنے کے دوران۔

☆ سابقہ اور لاحقہ سے آگاہ ہوتے ہوئے ان کی مدد سے نئے الفاظ بنانے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ پاکستان میں لوگوں کے مرغوب پھل اور موسمِ گرما کی سوغات کے بارے میں جاننا۔

☆ آم کی مختلف اقسام کے بارے میں جانتے ہوئے اس کی خصوصیت اور اہمیت سے آگاہ ہونا۔

☆ آم کے حوالے سے دلچسپ تحریر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے نئے الفاظ سیکھنا اور ان کے معنی جاننا۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ جوڑی میں پڑھائی کرنا۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ مکالمہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے دو دوستوں کے درمیان مکالمہ نگاری کرنا۔

☆ درست محاورات اور ان کے معنی سے واقف ہونا۔

☆ فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں کو مختلف زمانوں میں تبدیل کرنا۔

☆ الفاظ کے متضاد لکھنا اور اپنی تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆سابقہ اور لاحقہ کی مدد سے نئے الفاظ بنانا۔

کلیدِ جانچ
مشق نمبر۱

☆**سوالات کے جوابات:**

(الف) پاکستان میں زیادہ تر لوگ پھلوں میں آم کو مرغوب رکھتے ہیں۔اس کا ذائقہ اور خوشبو اپنی مثال آپ ہے۔ بچے ہوں یا بوڑھے، مرد ہو یا عورت۔سب ہی گرمی کا موسم آتے ہی آم کا شدّت سے انتظار کرتے ہیں۔اسی لیے اسے پھلوں کا بادشاہ کہتے ہیں۔

(ب) آم کے باغات پاکستان کے کئی علاقوں مثلاً میر پور خاص، سکھر، بہاول پور، ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان، مظفر گڑھ، ساہیوال، سرگودھا وغیرہ میں واقع ہے۔لیکن ملتان بعض قسم کے آموں کی پیداوار میں سب سے آگے ہے۔

(ج) آم کئی قسم کا ہوتا ہے لیکن پاکستان میں چونسا، سندھڑی، لنگڑا، سرولی، دسہری، اور انور رٹول کو زیادہ شوق سے کھایا جاتا ہے۔ چونسا آم پاکستان میں بہت مقبول ہے۔سندھ کے مخصوص آم سندھڑی کی فصل بھی پہلے تیار ہو کر بازار میں آجاتی ہے۔

(د) آم صرف اپنی خوشبو اور ذائقے کی وجہ ہی سے مشہور نہیں ہے بلکہ غذائیت کے لحاظ سے بھی بہترین ہے۔آم میں وٹامن اے، سی اور ای کی اچھی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔اس کے علاوہ اس میں فولاد اور تانبا بھی کثیر مقدار میں ہوتا ہے۔طبی ماہرین کے نزدیک آم انسانی صحت کے لیے بہت مفید ہے۔

(ہ) مرزا صاحب کے نزدیک آم میں صرف دو باتیں ہونی چاہییں ''میٹھا ہو اور بہت ہو''۔

(و) علّامہ اقبال آموں کے رسیا تھے۔ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے تو حکیم نابینا نے اقبال کو روزانہ صرف ایک آم کھانے کی اجازت دی۔اس کا اقبال نے یہ حل نکالا کہ ایک ایک سیر کا ایک آم روزانہ کھانے لگے ایک مرتبہ مولانا عبدالمجید سالک نے ان سے پوچھا کہ آپ نے بدپرہیزی شروع کردی تو اس پر فرمانے لگے: ''حکیم نابینا نے دن میں ایک آم کھانے کی اجازت دی ہے اور یہ آم بہر حال ایک ہی تو ہے۔''

مشق نمبر۲

☆درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

خودکفیل:	پاکستان بہت سی پیداوار میں خودکفیل ہے۔
سوغات:	جب بھی لوگ عمرہ یا حج کرنے جاتے ہیں تو آبِ زمزم اور کھجور کی سوغات لے کر آتے ہیں۔
رسیا:	جو پان کا رسیا ہوتا ہے اس کے دانت جلدی خراب ہو جاتے ہیں۔
معالج:	کوئی بھی دوا معالج کے مشورے کے بغیر نہیں لینا چاہیے۔
برحق:	موت برحق ہے اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور کوئی ٹال نہیں سکتا۔
قیام گاہ:	جب ہم سعودی عرب گئے تو ہماری قیام گاہ حرم شریف کے قریب تھی۔
بدپرہیزی:	بیماری کے دوران بدپرہیزی نقصان دہ ہوتی ہے۔
پختہ:	احمد نے اس سال اپنی جماعت میں اول آنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔

مشق نمبر۳

☆ایک دوست کو آم پسند ہیں، دوسرے کو ناپسند ہیں۔اس پر دو دوستوں کے درمیان مکالمے لکھیے۔

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو مکالمہ نگاری کے بارے میں بتایا جائے کہ دو یا دو سے زائد لوگوں کے درمیان آپس میں گفتگو کے دوران مکالمے ادا کرنے کو مکالمہ نگاری کہتے ہیں۔

پس منظر: دو دوستوں کی ملاقات راستے میں ہوئی دونوں بازار کی طرف جا رہے تھے: ایک کا نام احمد ہے اور دوسرے کا نام علی۔احمد کو آم بہت پسند ہیں جبکہ علی کو دوسرے پھل زیادہ مرغوب ہیں۔

احمد: کیا حال ہیں؟ کہاں جا رہے ہو؟

علی: بس یار! ذرا بازار کی طرف جا رہا ہوں کچھ پھل خریدنے ہیں۔ مجھے آلو بخارے بہت پسند ہیں۔

احمد: میں بھی بازار کی طرف ہی جا رہا ہوں۔ مجھے بھی آم لینے ہیں۔

علی: تم صرف آم پر ہی اتنا زور کیوں دیتے ہو؟ آج کل تو خوبانی، آلوچہ اور تربوز وغیرہ بھی آئے ہوئے ہیں۔

احمد: تم کیا جانو جو مزا آم میں ہے وہ اور کسی پھل میں کہاں۔ ''بندر کیا جانے ادرک کا سواد''

علی: جن کو ذیابیطس کا مرض ہو انہیں تو ڈاکٹر آم کھانے سے منع کرتے ہیں۔

احمد: نہیں یار! اگر دن میں ایک آم کھا لو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ تمہیں ابھی آم کے خواص نہیں معلوم اس لیے تم آم کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔

علی: خواہ مخواہ لوگ آم کے اتنے دیوانے ہوتے ہیں اب ایسی بھی اس میں کوئی بات نہیں۔

احمد: آم کو لوگ ایسے ہی پھلوں کا بادشاہ نہیں کہتے نا۔ ایسا خوشبودار اور ذائقہ دار پھل ہے اور غذائیت بھی بھرپور ہے۔

علی: مجھے تو گرمیوں میں ٹھنڈا ٹھنڈا تربوز کھانے میں مزا آتا ہے۔ اس کو کھا کر تو طبیعت تازہ دم ہو جاتی ہے۔ آم کی بہ نسبت یہ زیادہ ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔

احمد: ارے! چونسا آم کے ذائقے کا تو جواب نہیں۔ کھاتے چلے جاؤ پر ہاتھ نہیں رکتا۔

علی: مجھے تو ایسا کوئی خاص نہیں لگتا۔ تم سیب کھایا کرو اس میں بہت سے وٹامن ہوتے ہیں۔

احمد: تم کیا سمجھتے ہو آم میں صرف مٹھاس ہوتی ہے۔ بھئی اس میں بہت سے وٹامنز ہوتے ہیں مثلاً وٹامن اے۔ سی اور ڈی وغیرہ

علی: اچھا بابا! تم جیتے اور میں ہارا۔ لو آ گئے تمہارے آم۔

احمد: ہاں آؤ چلو خریدتے ہیں۔

(طلبہ اپنی فہم اور معلم کی ہدایات کے مطابق اس سرگرمی کو حل کریں)

مشق نمبر ۴

☆ آپ کو معلوم ہے کہ محاورات کے الفاظ میں تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ نیچے کچھ غلط محاورے درج کیے گئے ہیں انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے۔ ساتھ ہی ان کے معنی بھی درج کیجیے:

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے انہیں ایک عبارت پڑھ کر سنائیں اور ان کی رائے لیں۔

عبارت: احمد اپنی امی کی آنکھ کا تارا ہے۔ وہ اپنی ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا۔ وہ ذرا ذرا سی بات پر آگ بگولہ ہو جاتا ہے۔ اس نے گھر میں سب کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ ایک دن اس نے اپنے ابو کی بھی بات نہیں مانی تو انہوں نے اسے خوب ڈانٹا اور وہ ٹسوے بہانے لگا۔ یہ دیکھ کر اس کی امی کا جی بھر آیا اور انہوں نے اسے ایک خوبصورت کھلونا لا کر دیا جسے دیکھتے ہی وہ پھولا نہ سمایا۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ اس عبارت میں کیا خاص بات ہے۔ طلبہ اپنی سابقہ معلومات کی روشنی میں بتائیں گے کہ اس عبارت میں محاورات کا استعمال ہوا ہے۔ اگر نہ بتا سکیں تو معلم خود انہیں بتائیں کہ اس عبارت میں چند محاورات استعمال ہوئے ہیں۔ معلم ان تمام محاورات کو تختہ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے ان کے معنی جاننے کی کوشش کریں۔ اگر طلبہ نہ بتائیں تو معلم انہیں معنی بتائیں اور مزید وضاحت کرتے ہوئے طلبہ کو محاورہ کے بارے میں بتائیں جیسے

''لغت میں محاورہ کے معنی بول چال اور بات چیت کے ہیں لیکن اصطلاح میں یہ اس خاص بول چال کا نام ہے جس میں الفاظ اپنے لغوی معنی میں استعمال نہ ہوتے ہوں۔ مثلاً اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا اس کا مطلب ہوگا اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنا

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروپ کو ایک ایک کمپیوٹر پیپر دیا جائے۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ کسی ایک محاورہ کو تصویر سے واضح کریں۔ اور اس کے معنی لکھیں۔ ساتھ ہی اس محارہ کو جملے میں استعمال کروایا جائے۔ (تصویر محاورہ کو دیکھ کر بنے گی جیسے اگر محاورہ باغ باغ ہونا ہے تو ایک شخص بنایا جائے اور اس کے چاروں طرف باغ ہو)

غلط محاورات	درست محاورات	معنی
بال کی جلد اتارنا	بال کی کھال اتارنا	پوری پوری تحقیقات کرنا۔
پھونک پھونک کر ہاتھ رکھنا	پھونک پھونک کر قدم رکھنا	بہت احتیاط سے چلنا یا کام کرنا
پیٹ میں چوہے بھاگنا	پیٹ میں چوہے دوڑنا	بہت بھوک لگنا
پانی سر سے نیچا ہونا	پانی سر سے اونچا ہونا	کسی بات کی انتہا ہونا
پاؤں تلے فرش نکل جانا	پاؤں تلے زمین نکل جانا	ہوش اڑ جانا۔ حواس باقی نہ رہنا
پاپڑ پیلنا	پاپڑ بیلنا	بہت تگ و دو کرنا۔ مصیبت برداشت کرنا

شق نمبر ۵

☆ درج ذیل جملوں کو دی گئی ہدایات کے مطابق تبدیل (سبق ''دانا کسان'' کی مشق نمبر ۶ کی تمہیدی گفتگو ملاحظہ کیجیے)

فعل ماضی	فعل حال	فعل مستقبل
بارش رک گئی/ بارش رک گئی تھی۔	بارش رکتی ہے/ بارش رک گئی ہے۔	بارش رک جائے گی۔
چور کو دیکھ کر کتے بھونکے۔	چور کو دیکھ کر کتے بھونکتے ہیں۔	چور کو دیکھ کر کتے بھونکیں گے۔
ملاقات کا وقت ختم ہونے والا تھا۔	ملاقات کا وقت ختم ہونے والا ہے۔	ملاقات کا وقت ختم ہونے والا ہوگا۔

میرے بھائی نے کالج میں پڑھا۔	میرا بھائی کالج میں پڑھتا ہے۔	میرا بھائی کالج میں پڑھے گا۔
پولیس نے چور پکڑ لیا۔	پولیس چور پکڑتی ہے۔	پولیس چور کو پکڑے گی۔
دکان کھل گئی/ دکان کھل گئی تھی۔	دکان کھلتی ہے/ دکان کھل گئی ہے۔	دکان کھل جائے گی۔

مشق نمبر ٦

☆ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے: (سبق ''قرینہ زندگی'' میں مشق نمبر ٦ کی تمہیدی گفتگو ملاحظہ کیجیے)

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
محتاج	غنی	مصنوعی	حقیقی
مضر	صحت بخش	موافق	ناموافق
ناقص	پائیدار	نشیب	فراز
وہم	یقین	یکساں	بے ترتیب

مشق نمبر ٧

تمہیدی گفتگو: معلم طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے مرکب الفاظ کا حوالہ دیں اور ان سے مرکب الفاظ کے بارے میں پوچھیں۔

اس کے بعد معلم طلبہ سے سوال کریں کہ میں کچھ مرکب الفاظ تختہ تحریر پر لکھ رہی ہوں ان میں کیا خاص بات ہے۔

نالائق۔گل دان۔ باکردار۔ بے جان۔ پھول دار۔ گل زار

طلبہ کی رائے لے کر معلم موضوع کی طرف آئیں اور طلبہ کو بتائیں کہ یہ دو الفاظ پر مشتمل مرکب الفاظ ہیں جن میں ایک لفظ کے معنی ہیں اور ایک لفظ کے معنی نہیں ہیں۔ جیسے نالائق میں ''نا'' کے معنی نہیں ہیں اور ''لائق'' کے معنی ہیں۔ اسی طرح پھول دار میں ''پھول'' کے معنی ہیں اور ''دار'' کے معنی نہیں ہیں۔

☆ جو علامت لفظ کے شروع میں لگا کر ایک نیا لفظ بناتے ہیں وہ علامت سابقہ کہلاتی ہے اور جو علامت کسی لفظ کے آخر میں لگا کر ایک نیا لفظ بناتے ہیں وہ علامت لاحقہ کہلاتی ہے۔ یہ ضرور بتایا جائے کہ سابقہ اور لاحقہ اپنا کوئی معنی نہیں دیتا لیکن جب لفظ کے ساتھ ملتا ہے تو ان کی وجہ سے لفظ میں تغیر وتبدل پیدا ہوتا ہے)

☆ درج ذیل سابقوں لاحقوں کی مدد سے الفاظ بنائیے۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھیے کہ وہ سابقہ ہیں یا لاحقہ۔

بے: (یہ سابقہ ہے)　بے چارہ۔ بے حساب۔ بے چین۔ بے لگام۔ بے رونق۔ بے کار

افزا: (یہ لاحقہ ہے)　روح افزا۔ امید افزا۔ فرحت افزا۔ صحت افزا۔

انگیز: (یہ لاحقہ ہے)　حیرت انگیز۔ درد انگیز۔ فکر انگیز۔ فتنہ انگیز۔ رقت انگیز

ہر: (یہ سابقہ ہے)　ہر چند۔ ہر گز۔ ہر دلعزیز۔ ہر سو۔ ہر گام۔ ہر کارہ

یک (یہ سابقہ ہے)　یک جان۔ یک سوئی۔ یک بارگی۔ یک جہتی۔ یک طرفہ

غیر (یہ سابقہ ہے)　غیر یقینی۔ غیر قانونی۔ غیر اخلاقی۔ غیر معروف۔ غیر اہم۔ غیر ضروری

آموز (یہ لاحقہ ہے)　سبق آموز۔ نصیحت آموز

نو (یہ سابقہ ہے)　نو عمر۔ نو روز۔ نونہال۔ نو وارد۔ نو زائیدہ

باز (یہ لاحقہ ہے)　دغا باز۔ دھوکا باز۔ کبوتر باز۔ جاں باز۔ نوسر باز

بان (یہ لاحقہ ہے)　گلہ بان۔ گاڑی بان۔ باغ بان۔ دربان۔ میزبان

سبق نمبر ١٨:　مسدّس حالی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ مولانا الطاف حسین حالی کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی معروف ترین نظم کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔

☆ محمد مصطفی ﷺ کی تعلیمات سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے ایک مثالی انسانی معاشرہ کی تشکیل کریں یا ایک بہتر زندگی گزاریں۔

☆مولانا حالی کی قومی شاعری سے متعارف ہوتے ہوئے مسدّس کے انداز میں لکھی گئی غیر فانی تصنیف کے بارے میں جانیں۔

☆نظم میں دیئے گئے نئے الفاظ اوران کے معنی دیکھتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆نظم کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆نظم کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے بند کی تشریح کریں اور سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ہم قافیہ الفاظ سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے نظم میں موجود ہم قافیہ الفاظ لکھیں۔

☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہوتے ہوئے الفاظ کی شناخت کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے انفرادی طور پر ایک کل جماعتی گفتگو میں چند سوالات کریں مثلاً جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے پیارے اور آخری نبی ہیں۔آپؐ نے ہمیں کیا تعلیم دی ہے؟ آپؐ کی زندگی سے ہم نے کیا سیکھا؟ آپؐ سے پہلے عرب کے معاشرے کی کیا حالت تھی؟ آپؐ کی آمد کے ساتھ ہی کیا معجزہ ہوا اور اس حالت میں کیا تبدیلی آئی؟ آپؐ نے کون سے دین کی تبلیغ کی؟ آپؐ نے ہمیں کس طرح زندگی گزارنے کی ہدایت فرمائی ہے؟ اگر ہم آپؐ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی بسر کریں تو اس سے کیا ہوگا؟ طلبہ سے ان سوالات کے جوابات لیتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ ہمارے پیارے نبیؐ کی آمد کے ساتھ ہی دین کی تکمیل فرمادی گئی۔آپؐ نے ساری دنیا میں اسلام کا بول بالا کر دیا۔آپؐ کی سیرت طیبہ ہر ایک مسلمان کے لیے کامل نمونہ ہے۔آپؐ کی پیدائش سے قبل سارا عرب جہالت اور سماجی برائیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔لوگ ہر وقت آپس میں لڑتے جھگڑتے تھے۔شراب پینا، جوا کھیلنا، قتل و غارت کرنا، بات بات پر لڑنا اور بتوں کی پوجا کرنا ان کی گھٹی میں پڑا تھا گویا پوری قوم وحشیانہ طرز زندگی کی عادی تھی۔آخر کار رحمت خداوندی جوش میں آئی اور اس نے ان لوگوں کی ہدایت کے لیے حضرت محمدؐ کو اپنا آخری نبی بنا کر بھیجا۔حضور اکرمؐ دونوں جہانوں کے لیے رحمت اور نعمت بن کر آئے۔آپؐ نے نہ صرف عرب سے بلکہ ساری دنیا سے تاریکی اور جہالت کو ختم کر کے علم و آگہی کا نور پھیلایا۔اخلاقی برائیوں کا قلع قمع کر کے اخلاق حسنہ کی بنیاد رکھی اور انسانیت کو بھولا ہوا سبق یاد دلا کر معاشرے میں الفت و محبت، اخوت و مساوات اور ہمدردی و غم گساری کے پاکیزہ جذبات کو فروغ دیا۔آپؐ غریبوں کے ہمدرد، فقیروں کا سہارا، ضعیفوں کا ٹھکانہ، یتیموں کے والی، غلاموں کے مولا، اپنے اور پرائے کا غم کھانے والے تھے۔آپؐ نے قدم قدم پر انسانیت کی رہنمائی فرمائی۔نفرتوں اور عداوتوں کو ختم کر کے ہمیشہ برسرِ پیکار رہنے والے قبیلوں کو آپس میں شیر و شکر کر دیا اور انہیں زندگی کی حقیقتوں سے روشناس کرا کر دنیا کا رہبر اور امام بنا دیا۔آج ہم اسی حوالے سے ایک نظم پڑھیں گے جو مولانا حالی کی ایک تاریخی نظم ہے اور قومی شاعری میں مولانا حالی کو ان کی جس تصنیف نے غیر فانی بنایا وہ ان کی یہی نظم ہے۔یہ ایک طویل نظم ہے اس کا کچھ حصہ ہمارے نصاب میں موجود ہے۔اردو ادب کے اس شاہکار کی مثال دنیا کے کسی ادب میں نہیں ملتی۔اس نظم میں انہوں نے مسلمانوں کے عروج و زوال کی داستان بیان کی ہے اور اپنی قوم کو اسلاف کے کارناموں سے آگاہ کرتے ہوئے اپنا مستقبل بہتر بنانے کی تجاویز بتائی ہیں۔انہوں نے مسلمانوں کو یاد دلایا ہے کہ نبی برحق پیغمبر اسلام کی آمد سے ہم کن کن برکتوں سے مالا مال ہوئے اور اسلام نے اتحاد و مساوات کی رسم سکھا کر انسانی معاشرہ کو کس طرح مثالی بنا دیا۔اس طویل نظم کے چند بند آج ہم پڑھیں گے۔یہ نظم چھ مصرعوں کے بندوں (یعنی مسدس) کے انداز میں لکھی ہوئی ہے۔

☆مسدس شاعری کی ایک اہم صنف ہے جس کے لفظی معنی چھ کے ہیں۔ایسی نظم جس کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوں مسدس کہلاتی ہے۔ہر بند کے پہلے چار مصرعے ہم قافیہ ہم ردیف ہوتے ہیں آخری دو مصرعے بھی ہم قافیہ ہوتے ہیں لیکن ابتدائی چار مصرعوں سے بالکل مختلف ان دونوں مصرعوں میں واقعہ کو مکمل کر دیا جاتا ہے۔(طلبہ نظم کا نام خود بتائیں)

پڑھائی:

☆بچوں سے نظم خوانی کروائی جائے۔جو بچہ پڑھنا چاہے اسے موقع دیا جائے اور اسی طرح جو بچہ بند کا مطلب بتانا چاہے اس سے تشریح کروائی جائے۔لیکن ان سب کے دوران معلم کی معاونت شامل رہے اگر ضرورت محسوس ہو تو معلم خود بند کی تشریح کریں۔ساتھ ہی معلم نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو بتائیں یا تختہ تحریر پر لکھیں۔

یا

☆سب سے پہلے معلم پورے اتار چڑھاؤ کے ساتھ نظم پڑھ کر سنائیں۔نظم کے نئے الفاظ کے معنی تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆طلبہ کو گروپ میں بٹھایا جائے۔جماعت کو پانچ گروپ میں تقسیم کیا جائے۔اور ہر گروپ کو ایک ایک بند دیا جائے۔طلبہ سے کہا جائے کہ وہ گروپ میں اپنے دیے گئے بند کا مطلب لکھیں اور آپس میں تبادلہ خیال کر کے اس کی تشریح لکھنے کی کوشش کریں۔اس دوران معلم فرداً فرداً ہر گروپ میں جا کر طلبہ کی مدد کریں اور ان کی معاونت کریں۔

☆دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اس بند کو پڑھ کر اس کی تشریح جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔اگر تشریح میں کچھ کمی رہ جائے تو معلم اس بچے کے ساتھ شامل ہو کر اس کا ساتھ دیں اور اپنے نکات شامل کر کے تفصیل سے اس بند کا مطلب واضح کریں۔

☆آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ طلبہ کو بتائیں۔اس سے پوری نظم واضح ہو جائے گی۔

مرکزی خیال:

یہ نظم مولانا الطاف حسین حالی کی ''مسدس مدوجزر اسلام'' کا ایک جزو ہے۔مسدس مدوجزر اسلام حالی کی ایک طویل نظم ہے۔نظم کے اس حصے میں شاعر نے آپؐ کی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح آپؐ نے جہالت میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو اپنی پاکیزہ تعلیمات سے انسانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز کر دیا اور ان کے دلوں میں شمع ہدایت روشن کر کے انہیں نہ صرف توحید پرست بنایا بلکہ دنیا کی امامت اور رہبری ان کے سپرد کر دی۔ہمیں آپؐ کے بتائے ہوئے طور طریقوں کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے کیونکہ اسی میں ہماری فلاح ہے۔آپؐ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر ہم دین اور دنیا میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔شاعر کا مقصد لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ اسلام پوری انسانیت کی فلاح وفروغ کا داعی ہے۔چنانچہ ایک مسلمان کو اسلام کی حقیقی روح سے باخبر ہونا چاہیے۔

خلاصہ:

یہ نظم مولانا الطاف حسین حالی کی ''مسدس مدوجزر اسلام'' کا ایک جزو ہے۔قومی شاعری میں مولانا حالی کو جس تصنیف نے غیر فانی بنایا وہ ''مسدس مدوجزر اسلام'' ہے۔یہ چھ مصرعوں کے بندوں میں (یعنی مسدس) کے انداز میں لکھی ہوئی وہ نظم ہے جس میں انہوں نے تاریخ کے پس منظر میں مسلمانوں کے عروج کو بیان کر کے زوال کا دردانگیز مرقع کھینچا ہے۔اردو ادب کے اس شاہکار کی مثال دنیا کی کسی زبان کے ادب میں نہیں ملتی۔انہوں نے مسلمانوں کو یاد دلایا کہ نبیؐ برحق پیغمبر اسلام کی آمد سے ہم کن کن برکتوں سے مالا مال ہوئے اور اسلام نے اتحاد ومساوات کی رسم سکھا کر انسانی معاشرہ کو کس طرح مثالی بنایا۔نظم کے اس حصے میں شاعر نے بتایا ہے کہ کس طرح آپؐ نے جہالت میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو اپنی پاکیزہ تعلیمات سے انسانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز کر دیا مولانا حالی لکھتے ہیں کہ محسن انسانیت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دنیا میں آ کر اہل عرب کو وقت کی اہمیت وضرورت سے آشنا کیا اور اس کی پابندی کرنے کی تلقین فرمائی۔آپؐ نے اس بات کی ہدایت فرمائی کہ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور کام کریں کیونکہ گزرا ہوا وقت واپس نہیں آ سکتا۔اسی لیے وقت کی قدر کرنی چاہیے۔وقت ایک عظیم نعمت اور لازوال دولت ہے۔آپؐ نے محنت سے روزی کمانے پر زور دیا اور اس بات کا احساس دلایا کہ محنت میں ہی عظمت ہے اور اسی میں برکت ہے۔اس کے علاوہ آپؐ نے نیکی اور بھلائی کا درس دیا اور اس حقیقت سے روشناس کروایا کہ اس دنیا میں جو بھی ہم اچھے کام کرتے ہیں یا نیکیاں کرتے ہیں وہی نیکیاں آخرت میں ہمارے کام آئیں گی کیونکہ مرنے کے بعد نہ مال و دولت کام آتی ہے اور نہ ہی اولاد، جو ہمارے ساتھ جاتے ہیں وہ ہمارے اعمال ہیں لہٰذا اگر ہمارے اعمال اچھے ہوں گے تو ہمارا سفر آخرت آسان ہوگا اور ہم سے اللہ راضی ہوگا ۔یہی نہیں مرنے کے بعد بھی ہمیں اچھے الفاظ میں یاد کیا جائے گا۔شاعر کہتے ہیں کہ صحت کی قدر کرنی چاہیے کیونکہ صحت ہمیشہ نہیں رہتی۔انسان ہر وقت ایک جیسا نہیں رہتا تندرستی کی اہمیت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان بیمار ہوتا ہے۔اسی طرح آرام وسکون بھی ایک نعمت ہے۔جو بھی آرام کا وقت ملے اسے اہم جانتے ہوئے اس پر شکر ادا کرنا چاہیے اور اس کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔جوانی بھی ہمیشہ نہیں رہتی لہٰذا اس جوانی کو ضائع نہیں کرنا چاہیے اور اچھے کام کرنے چاہییں۔عبادت کرنی چاہیے کیونکہ بڑھاپے میں انسان کسی کام کا نہیں رہتا وہ دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔نہ وہ کوئی کام کر سکتا ہے اور نہ ہی صحیح طرح سے عبادت کر سکتا ہے۔جوانی کی قدر ہمیں جب ہوتی ہے جب ہم بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھتے ہیں لہٰذا جوانی میں خوب کام کرنا چاہیے اور اسے بھرپور انداز میں گزارنا چاہیے۔بالکل اسی طرح ہماری زندگی بھی چند دن کی ہے۔ہمیں اس زندگی کو بامقصد طریقے سے گزارنا چاہیے اور اسے بہتر سے بہتر بنانے کی تگ ودو کرنی چاہیے اور ایسے کام کرنے چاہییں جن سے ہمیں دنیا اور آخرت میں کامیابی ملے اپنی زندگی کو دین اسلام کے مطابق گزارنا چاہیے اور اس کی قدر کرنی چاہیے کیونکہ موت کے بعد ہمارے پاس کرنے کے لیے کچھ نہیں ہوگا اور موت برحق ہے لہٰذا اس زندگی کو جیسے چاہے جی لو کیونکہ ایک نہ ایک دن تو یہ زندگی بھی ختم ہو جائے گی۔اگر تمہارے پاس دولت ہے تو اس پر اکڑنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اپنے مال و دولت کو اچھے کاموں میں صرف کرنا چاہیے اور دوسروں کی مدد کرنی چاہیے۔مال و دولت آنی جانی شے ہے۔دولت کی قدر اس وقت ہوتی ہے جب ہمارے پاس کچھ نہ ہو اور ہم دوسروں سے مانگنے پر مجبور ہوں اور غربت کی زندگی گزار رہے ہوں لہٰذا بقول شاعر اگر ہمارے پاس دولت ہے تو اسے خرچ کرنا چاہیے اور اپنی ضروریات کو پورا کرنا چاہیے۔شاعر ہمیں نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔یہ زندگی بہت تھوڑی ہے۔ہم یہاں ایک مسافر ہیں آج ہیں کل چلے جانا ہے۔وقت کا پہیہ تیزی سے گھوم رہا ہے اور ہماری زندگی کو کم کرتا چلا رہا ہے۔اس مختصر سی زندگی میں ہم جو کچھ کرنا چاہتے ہیں ہمیں کر گزرنا چاہیے اور انتظار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا۔اسی لیے اپنی زندگی کے مقصد کو جلد از جلد حاصل کر لینا چاہیے۔مولانا حالیؔ لکھتے ہیں کہ محسن انسانیت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دنیا میں تشریف لا کر اہل عرب کو جہالت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ہدایت فرمائی۔آپ ﷺ نے علم کی قدر و قیمت بتائی اور فرمایا کہ جو علم حاصل نہیں کرتے وہ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم رہتے ہیں جو لوگ حق کو مانتے ہیں اور جانتے ہیں وہ لوگ تعلیم کے حصول کو فرض سمجھتے ہیں ان پر دنیا میں بھی برکات نازل ہوتی ہیں اور عقبیٰ میں بھی اللہ ان کے مراتب بلند رکھے گا۔شاعر کہتے ہیں کہ اللہ کے اس آخری نبیؐ نے لوگوں کو یہ سبق دیا کہ تمام انسان آدمؑ کی اولاد ہونے کے تعلق سے بھائی بھائی ہیں اور باہمی رحم ومحبت سے رہنا ان کے لیے لازمی امر ہے۔آپؐ نے فرمایا کہ یہ اتحاد ہی مسلمان ہونے کی شناخت ہے۔مسلمان ہونے کی پہچان اور انفرادی شان یہی ہے کہ وہ پڑوسیوں سے خلوص رکھتے ہیں اور رات دن اس کوشش میں رہتے ہیں کہ ان کی ذات سے پڑوسیوں کو زیادہ سے زیادہ آرام وفائدہ حاصل ہو۔مسلمانوں کو یہ شعار ہوتا ہے کہ وہ اللہ سے اپنے لیے جو بھلائی چاہتے ہیں اور جس اچھائی کی تمنا کرتے ہیں۔اسی بھلائی اور اسی اچھائی کی تمنا دوسروں کے لیے کرتے ہیں۔یعنی ان کے ہر عمل میں اکائی اور یگانگت کی شان نمایاں رہتی ہے۔شاعر انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے رسول اکرمؐ کی تعلیمات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپؐ نے انسانوں کی فلاح کا یہ راز بتایا کہ اللہ بھی اسی بندے پر مہربان ہوتا ہے جو دوسروں کے دکھ درد کو محسوس کرتا ہو اور ایسے افراد بلاشبہ اللہ کے لیے ناپسندیدہ ہیں جو کسی پر انتہائی مصیبت پڑنے کے باوجود اس کی مدد کا احساس اپنے دل میں پیدا نہیں کرتے۔انہیں دوسروں کے غم کا ہلکا سا اندازہ نہیں ہوتا۔چنانچہ ضروری ہے کہ ہم دنیا میں بسنے والے تمام جانداروں سے محبت وہمدردی کریں کہ اسی طریق عمل سے آخرت میں ہم اللہ کی مہربانی کے مستحق ہو سکتے ہیں۔

سرگرمی:

اس نظم میں آپؐ کی چند تعلیمات بیان کی گئی ہیں اور روزمرہ زندگی میں چند اچھی عادتوں کو اپنانے اور ایسے کام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے جو انسان کی دنیا اور آخرت دونوں کو سنوار سکتے ہیں۔آپ ان تعلیمات کی ایک فہرست تیار کیجیے: (نظم سے مدد لیجیے)　　　یا ☆ طلبہ سے یہ بھی پوچھا جا سکتا ہے کہ اس نظم کے ہر بند سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

☆طلبہ گروپ میں یہ کام کریں گے۔اس کام کے لیے طلبہ کو کمپیوٹر پیپر یا چارٹ پیپر دیا جا سکتا ہے۔

☆دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ نظم کے حوالے سے لکھے ہوئے اہم نکات یا نظم کے ہر بند سے ملنے والے سبق کے بارے میں بتائے گا۔بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔آخر میں معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں اپنی رائے کا اظہار کریں اور یہ عنوانات بتائیں۔معلم کی آسانی کے لیے چند اہم اخلاقی عادات لکھی جا رہی ہیں: وقت کی پابندی۔محنت کی عظمت۔تندرستی ہزار نعمت ہے۔علم کی اہمیت۔پڑوسیوں کے حقوق۔حقوق العباد۔اتحاد میں برکت ہے۔رحم دلی۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆آپ کو اس نظم کا سب سے خوبصورت بند کون سا لگا اور کیوں؟

☆نظم میں جن اخلاقی پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے ان میں سے کسی بھی ایک پہلو پر ایک مختصر پیراگراف لکھیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔مرنے کے بعد کون ہمارا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور کون سی چیز ہمارے ساتھ رہتی ہے؟

۲۔آپؐ نے علم کے حوالے سے کیا فرمایا ہے؟

۳۔خدا کن لوگوں پر مہربان ہوتا ہے؟

۴۔نظم میں شاعر نے کن لوگوں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جن کو ہدایت کی ضرورت تھی؟

☆ایک یا دو بچوں سے مشق ا میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔چارٹ پیپر۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوال کے جواب کے دوران)

☆مولانا الطاف حسین حالی کی اہم تصنیف کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے دوران

☆نظم کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆نظم میں موجود محمد ﷺ کی تعلیمات کی فہرست بنانے کے دوران (سرگرمی کے دوران)

☆نظم کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے بند کی تشریح کرنے اور سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران

☆ہم قافیہ الفاظ سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے نظم میں موجود ہم قافیہ الفاظ لکھنے کے دوران

☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہوتے ہوئے الفاظ کی شناخت کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆مولانا الطاف حسین حالی کی شاعرانہ عظمت کو سراہنا اور ان کی قومی شاعری سے متعارف ہونا۔

☆محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے ایک مثالی انسانی معاشرہ کی تشکیل کرنا یا ایک بہتر زندگی گزارنا۔

☆نظم کی ہیئت مسدس سے واقف ہونا اور ان کی بے مثال تصنیف کے اندازِ بیاں کو سمجھنا۔

☆نظم میں دیے گئے نئے الفاظ اور ان کے معنی دیکھتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆نظم کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆نظم کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے بند کی تشریح کرنا اور سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆ہم قافیہ الفاظ سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے نظم میں موجود ہم قافیہ الفاظ لکھنا۔

☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنا۔

☆الفاظ پر اعراب لگانا اور اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہونا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف) اس بند میں مولانا حالی لکھتے ہیں کہ محسن انسانیت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دنیا میں آ کر اہل عرب کو وقت کی اہمیت وضرورت سے آشنا کیا اور اس کی پابندی کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ ؐ نے اس بات کی ہدایت فرمائی کہ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور کام کریں کیونکہ گزرا ہوا وقت واپس نہیں آ سکتا۔ اسی لیے وقت کی قدر کرنی چاہیے۔ وقت ایک عظیم نعمت اور لازوال دولت ہے۔

(ب) اللہ تعالیٰ کی رحمت ان لوگوں کے لیے ہے جو علم حاصل کرتے ہیں اور تعلیم کے حصول کو فرض سمجھتے ہیں۔

(ج) شاعر نے یہاں رسول ؐ کی دی ہوئی تعلیم کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ تمام انسان آدمؑ کی اولاد ہونے کے تعلق سے بھائی بھائی ہیں اور باہمی رحم ومحبت سے رہنا ان کے لیے لازمی امر ہے۔ یہ اتحاد ہی مسلمان ہونے کی شناخت ہے۔ مسلمان ہونے کی پہچان اور انفرادی شان یہی ہے کہ وہ پڑوسیوں سے خلوص رکھتے ہیں اور رات دن اس کوشش میں رہتے ہیں کہ ان کی ذات سے پڑوسیوں کو زیادہ سے زیادہ آرام وفائدہ حاصل ہو۔ مسلمانوں/ اسلامیوں کو یہ شعار ہوتا ہے کہ وہ اللہ سے اپنے لیے جو بھلائی چاہتے ہیں اور جس اچھائی کی تمنا کرتے ہیں۔ اسی بھلائی اور اسی اچھائی کی تمنا دوسروں کے لیے کرتے ہیں۔

(د) ایسے افراد بلاشبہ اللہ کے لیے ناپسندیدہ ہیں جو کسی پر انتہائی مصیبت پڑنے کے باوجود اس کی مدد کا احساس اپنے دل میں پیدا نہیں کرتے اور انھیں دوسروں کے غم کا ہلکا سا بھی اندازہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ ایسے لوگوں پر اللہ بھی رحم نہیں کرتا۔

(ہ) دوسرے بند میں سب سے پہلے شاعر نے صحت کی اہمیت بتائی ہے۔ انسان ہر وقت ایک جیسا نہیں رہتا تندرستی کی اہمیت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان بیمار ہوتا ہے۔ صحت ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی اس لیے اس صحت کی قدر کرتے ہوئے اس کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے اور خوب کام کرنا چاہیے اس سے پہلے کہ ہم بیمار پڑیں۔ اس کے بعد شاعر نے آرام وسکون کو بھی ایک نعمت قرار دیا ہے۔ جو بھی آرام کا وقت ملے اسے اہم جانتے ہوئے اس پر شکر ادا کرنا چاہیے اور اس کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اس سے پہلے کہ ہم کام میں اتنے الجھ جائیں اور ہمیں آرام کرنے کی فرصت نہ ملے۔ جوانی بھی ہمیشہ نہیں رہتی لہٰذا اس جوانی کو ضائع نہیں کرنا چاہیے اور اچھے کام کرنے چاہییں۔ عبادت کرنی چاہیے کیونکہ بڑھاپے میں انسان کسی کام کا نہیں رہتا وہ دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔ نہ وہ کوئی کام کر سکتا ہے اور نہ ہی صحیح طرح سے عبادت کر سکتا ہے۔ جوانی کی قدر ہمیں جب ہوتی ہے جب ہم بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھتے ہیں لہٰذا اس سے پہلے کہ جوانی ختم ہو اور بڑھاپا ہم پر طاری ہو ہمیں اس جوانی کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اس جوانی کو صحیح کاموں میں صرف کرنا چاہیے۔ بالکل اسی طرح ہماری زندگی بھی چند دن کی ہے۔ ہمیں اس زندگی کو بامقصد طریقے سے گزارنا چاہیے اور اسے بہتر سے بہتر بنانے کی تگ ودو کرنی چاہیے اور ایسے کام کرنے چاہییں جن سے ہمیں دنیا اور آخرت میں کامیابی ملے اپنی زندگی کو دین اسلام کے مطابق گزارنا چاہیے اور اس سے پہلے کہ موت آ جائے اور زندگی ہمارا ساتھ چھوڑ دے ہمیں اس زندگی کو اچھے طریقے سے گزارنا چاہیے اور اس کی قدر کرنی چاہیے۔ شاعر نے آخر میں مال و دولت کے بارے میں کہا ہے کہ اگر ہمارے پاس دولت ہے تو اس پر اکڑنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اپنے مال و دولت کو اچھے کاموں میں صرف کرنا چاہیے اور دوسروں کی مدد کرنی چاہیے۔ مال و دولت آنی جانی شے ہے۔ دولت کی قدر اس کو ہوتی ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو لہٰذا اس دولت کی قدر کرتے ہوئے اسے خرچ کرنا چاہیے اس سے پہلے کہ فقیری کا سامنا کرنا پڑے۔ شاعر ہمیں نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ یہ زندگی بہت تھوڑی ہے۔ ہم یہاں ایک مسافر ہیں آج ہیں کل چلے جانا ہے۔ وقت کا پہیہ تیزی سے گھوم رہا ہے اور ہماری زندگی کو کم کرتا چلا رہا ہے۔ اس مختصر سی زندگی میں ہم جو کچھ کرنا چاہتے ہیں ہمیں کر گزرنا چاہیے اور انتظار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا۔ اسی لیے اپنی زندگی کے مقصد کو جلد از جلد حاصل کر لینا چاہیے۔

مشق نمبر۲

☆کتاب میں شامل نظم اصل میں ایک طویل نظم کا ٹکڑا ہے نظم کا پورا نام معلوم کر کے لکھیے۔

جواب: کتاب میں شامل نظم حالی کی مشہور ''مسدس مدوجزر اسلام سے ماخوذ'' ہے۔ یہ چھ مصرعوں کے بندوں میں (یعنی مسدس) کے انداز میں لکھی ہوئی وہ نظم ہے جس میں مولانا حالی نے امت مسلمہ کے عروج وزوال کی داستان بیان کی ہے۔ مولانا حالی کو ان کی اس تصنیف نے غیر فانی بنایا۔

مشق نمبر۳

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

قدر وقیمت:	ہیرے کی قدر وقیمت کا اندازہ ایک جوہری ہی لگا سکتا ہے۔
مشاغل:	عقل مند لوگ اپنے فارغ وقت میں اپنے ذہن کو تروتازہ کرنے کے لیے مختلف مشاغل اختیار کرتے ہیں۔
چرچا:	الیکشن قریب ہیں اسی لیے ہر جگہ اسی کا چرچا ہو رہا ہے۔
شب وروز:	اس نے امتحان کی کامیابی کے سلسلے میں شب وروز محنت کی۔

اہلِ زمیں: جو اہلِ زمیں سے محبت کرتا ہے خدا ان سے محبت کرتا ہے۔

فراغت: میں اکثر فراغت کے لمحات میں شعروشاعری کی کتابیں پڑھتی ہوں۔

مشق نمبر۴

☆شعر مکمل کیجیے: (کتاب سے مدد لیجیے)

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو: (طلبہ کو ہم قافیہ الفاظ کے بارے میں بتایا جائے گا کہ نظم میں ہر شعر کے دوسرے مصرعہ کا آخری لفظ (یا بعض اوقات آخری سے پہلے والا لفظ یعنی ردیف سے پہلے والا لفظ) جو ملتی جلتی آواز والا ہوتا ہے اسے ہم قافیہ الفاظ کہتے ہیں یہ الفاظ کسی بھی نظم کو مزید خوبصورت بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

☆نظم میں سے تلاش کر کے درج ذیل الفاظ کے تین تین ہم قافیہ الفاظ لکھیے۔

دولت: رفاقت - رغبت - قیمت

چرچا: دنیا - شیدا - خدا کا

بشر: جگر - سر - بے اثر

مشق نمبر۶

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو جملہ سازی سکھائی جائے۔اردو میں جملے کس طرح لکھے جاتے ہیں۔ایک غلط جملہ تختہ سیاہ پر لکھا جائے اور بچوں سے پوچھا جائے کہ کیا یہ صحیح ہے مثلاً ’’آم میں ہوں کھاتا‘‘۔بچوں سے اس کو درست کروایا جائے اور پھر صحیح کر کے لکھا جائے ’’میں آم کھاتا ہوں‘‘ پھر آخر میں بچوں کو سمجھایا جائے کہ اردو جملے میں جس کے بارے میں بات ہوتی ہے وہ فاعل ہوتا ہے اور وہ شروع میں لکھا جاتا ہے۔یعنی جملے میں ’’میں‘‘ فاعل ہے۔جس پر کام کیا جارہا ہوتا ہے وہ مفعول ہوتا ہے اور وہ جملے کے درمیان میں ہوتا ہے جیسے ’’آم‘‘ اور فعل سب سے آخر میں آتا ہے جیسے اس جملے میں ’’کھاتا ہوں‘‘ فعل ہے۔

☆درج ذیل مصرعوں کی سادہ نثر بنائیے:

جوابات:

۱۔انہیں وقت کی قدر و قیمت جتائی۔ ۲۔صحت علالت سے پہلے غنیمت ہے یا علالت سے پہلے صحت غنیمت ہے۔

۳۔انہیں نوعِ انساں پہ شفقت سکھائی۔ ۴۔جس کے جگر پر درد کی چوٹ نہ ہو۔

۵۔کہ وہ ہمسائے سے محبت رکھتے ہیں۔ ۶۔مگر جن کو ہر دم خدا کا دھیان ہے۔

مشق نمبر۷

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو پچھلے سبق میں اعراب کے حوالے سے تفصیل سمجھائی جا چکی ہے۔لیکن اس کا بار بار اعادہ کروایا جائے۔پچھلی بار فلیش کارڈز تقسیم کیے گئے تھے اب معلم چاہیں تو تختہ تحریر کی مدد سے طلبہ کو اعراب کے بارے میں بتائیں۔طلبہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ لغت میں سے دیکھ کر اعراب لگائیں اور الفاظ کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆اعراب لگایئے:

رَغبَت - رَفاقَت - رِحلَت - فَراغَت - مُہلَت - غَنیمَت

مشق نمبر۸

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو چند جاندار مذکر اور مونث کی تصاویر دکھائی جائیں جیسے لڑکا، لڑکی۔مرغا، مرغی۔بوڑھا، بوڑھی وغیرہ ان الفاظ کو بورڈ پر لکھا جائے اور طلبہ سے جملے بنوائے جائیں اس کے بعد چند بے جان الفاظ تختہ سیاہ پر لکھے جائیں مثلاً کتاب، پنسل، بستہ، یونیفارم اب ان کے جملے لکھے جائیں۔طلبہ کو فرق واضح کیا جائے کہ مذکر کے ساتھ ’’نر‘‘ کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے لڑکا مذکر ہے تو اس طرح جملہ بنے گا کہ لڑکا کھیل رہا ہے اور مونث کے ساتھ مادہ کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے لڑکی کھیل رہی ہے۔اسی طرح بے جان چیزوں کو جملوں میں استعمال کریں تو معلوم ہوگا کہ یہ مذکر ہے یا مونث۔اگر مذکر فعل استعمال ہو تو وہ چیز مذکر ہے اور اگر مونث فعل استعمال ہو تو وہ چیز مونث ہے۔

طلبہ کو بتایا جائے کہ بے جان الفاظ کے مذکر اور مونث معلوم کرنے کے لیے ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کرتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے۔

☆مذکر مونث الگ کیجیے:

مذکر: چرچا - جگر - بشر - بچے

مونث: رحمت - صحت - آفت - تعلیم - چوٹ

☆درج بالا الفاظ کی مدد سے ایک عبارت تشکیل دیں۔

سبق نمبر ۱۹:　　اندھیر نگری چوپٹ راج

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اردو زبان میں ضرب المثل یا کہاوت سے آشنا ہوں اور ایک احمق اور نالائق حکمران پر مبنی اس کہاوت سے سبق سیکھیں۔

☆ ایک اچھے اور برے حکمران کا موازنہ کریں اور ان کے ہونے سے ملک پر ہونے والے اثرات سے واقف ہوں۔

☆ ملک کے لیے بہتر ثابت ہونے والے حکمران کی سمجھ پیدا کریں۔

☆ عدل و انصاف کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے ہر بات کا فیصلہ کریں اور ہر مسئلے کا حل نکالیں۔

☆ کہاوت کے انداز تحریر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے نئے الفاظ پر غور کریں اور اس کے معنی لغت میں سے تلاش کریں۔

☆ سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں اور اپنی تحریری صلاحیت بڑھائیں۔

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆ ضرب الامثال کو درست کر کے لکھیں اور اس کے معنی تحریر کریں۔

☆ فعل حال کی اقسام سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے ان اقسام پر مبنی جملوں کی شناخت کریں۔

☆ الفاظ کے متضاد لکھ کر اپنا ذخیرہ الفاظ بڑھائیں اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

طلبہ نے اپنے پچھلے سبق (نظم: آدمی نامہ) میں کہاوتوں یا ضرب الامثال پر مبنی ایک مشق کی تھی۔ طلبہ کو اس کا اعادہ کروایا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ ضرب الامثال کیا ہوتی ہیں؟ کوئی مثال پوچھی جائے۔ ضرب الامثال پر مبنی کہانیوں کے متعلق پوچھا جائے۔ طلبہ کی رائے لی جائے اس کے بعد معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کو بتائیں کہ کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو انسانی تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ ہوتے ہیں اور لوگوں کے لیے مثال بن جاتے ہیں۔ انھی واقعات اور تجربات کو ضرب الامثال کہا جاتا ہے۔ آج ہم ضرب الامثال پر مبنی ایک کہانی پڑھیں گے اور ایک کہاوت کا پس منظر جانیں گے۔ یہ کہانی ایک ایسے ملک کے بارے میں ہے جہاں کوئی قاعدہ قانون نہیں تھا، اچھے برے کی تمیز نہیں تھی اور کسی کے ساتھ کوئی انصاف نہیں تھا۔ کسی بھی ملک کی ابتر یا بہتر حالت کا تعلق اس ملک کے حکمران یا بادشاہ یا راجا سے ہوتا ہے۔ معلم طلبہ سے پوچھیں کہ حکمران کون ہوتا ہے؟ ایک اچھے حکمران کی کیا کیا نشانیاں ہوتی ہیں؟ آپ کے خیال میں ایک اچھے حکمران میں کیا خوبیاں ہونی چاہییں؟ طلبہ کی رائے لینے کے بعد انھیں بتایا جائے گا کہ ایک اچھا حکمران، بادشاہ یا راجا وہ ہوتا ہے جو اپنی رعایا کا خیال رکھے اور معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرے اور اس کے دورِ حکومت میں لوگ خوش و خرم زندگی گزاریں۔ اور جہاں انصاف نہ ہو کوئی قاعدہ قانون نہ ہو اس ملک کا حکمران یا بادشاہ یا راجا انتہائی احمق اور نالائق ہوگا اور وہ ملک، ملک نہیں اندھیر نگری ہوتی ہے۔ آج ہم ایک ایسے حکمران کی کہانی پڑھیں گے جس کے ملک میں لاقانونیت تھی اور وہ انتہائی احمق تھا۔ اس کے اندر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں تھی جس کی وجہ سے وہ اپنی جان بھی گنوا بیٹھا۔

(یوٹیوب پر موجود ان ضرب الامثال پر مبنی کہانیوں میں سے کوئی کہانی دکھائی جا سکتی ہے)

پڑھائی:

طلبہ جوڑی کی صورت میں سبق کی پڑھائی کریں یعنی طلبہ جوڑی کی صورت میں بیٹھیں یا ان کی جوڑیاں بنائی جائیں۔ پھر اس جوڑی میں پہلے ایک بچہ ایک صفحہ پڑھے اور دوسرا سنے پھر دوسرا بچہ پڑھے اور پہلا سنے۔ معلم کی رہنمائی اور معاونت شامل رہے۔

سبق پڑھنے کے بعد معلم طلبہ سے سبق کے متعلق پوچھیں کہ اس سبق کی خاص بات کیا تھی؟ سبق میں کس کا کردار اہم تھا؟ اگر آپ راجا کی جگہ ہوتے تو کس طرح فیصلہ کرتے؟ اس سبق سے آپ نے کیا سیکھا؟

☆ طلبہ سے جوابات لیتے ہوئے معلم سبق کے اہم نکات سامنے لائیں اور طلبہ سے سبق کا اعادہ کروائیں۔

سرگرمی:

طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہر گروپ میں چار یا پانچ ممبران ہوں گے۔ ہر گروپ کو ایک ایک ضرب الامثال دی جائے۔ طلبہ آپس میں مشاورت کر کے اس ضرب الامثال پر ایک کہانی لکھیں گے۔

☆ ۱۵ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنی لکھی ہوئی کہانی جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔ جس کی کہانی سب سے اچھی ہوا س پر تالیاں بجوائی جائیں گی اور اس کہانی کو سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے گا۔

یا

☆ ضرب الامثال پر مبنی کہانیوں کی کتابیں ملتی ہیں۔ ہر گروپ کو ایک ایک کہانی پڑھنے کے لیے دی جائے۔ جب تمام گروپ ان کہانیوں کو پڑھ لیں تو معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کی رائے لیں۔ طلبہ اپنی پڑھی گئی کہانیوں کے متعلق جماعت کو بتائیں۔ (گروپ میں کہانی پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ گروپ کا ایک بچہ کہانی پڑھے گا اور گروپ کے باقی بچے اس کہانی کو سنیں گے)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ہر معاملے میں عدل وانصاف سے کام لینا ایک بہت اچھی عادت ہے۔ آپ کے خیال میں اگر معاشرے کا ہر فرد ہر معاملے میں عدل وانصاف سے کام لے تو اس سے کیا فرق پڑے گا؟

یا

☆آپ کے خیال میں اگر ہر حکمران عدل وانصاف سے کام لے تو اس سے ملک اور عوام کی حالت کیسی ہوگی؟　یا　☆ایک نالائق حکمران کے ہونے سے کسی بھی ملک کو کیا نقصان پہنچتا ہے؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔ چیلا کیوں موٹا تازہ ہو گیا؟

۲۔ سپاہی جب چیلے کو پھانسی کے لیے لے جانے لگے تو کیا ہوا؟

۳۔ چیلے نے گرو جی سے کیا التجا کی؟

۴۔ گرو جی نے چیلے کا مشورہ کیوں نہیں مانا؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ یوٹیوب۔ ضرب الامثال پر مبنی کہانیوں کی کتاب۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات کے دوران)

☆ضرب الامثال پر مبنی کہانی دیکھنے کے دوران

☆درست تلفظ اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران

☆نئے الفاظ سیکھنے اور لغت میں سے ان کے معنی تلاش کرنے کے دوران

☆ضرب الامثال کے حوالے سے کہانیاں لکھنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران)

☆سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران

☆الفاظ پر اعراب لگانے اور اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونے کے دوران

☆ضرب الامثال کو درست کر کے لکھنے اور اس کے معنی تحریر کرنے کے دوران

☆فعل حال کی اقسام سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے ان اقسام پر مبنی جملوں کی شناخت کرنے کے دوران۔

☆الفاظ کے متضاد لکھ کر اپنا ذخیرہ الفاظ بڑھانے اور تحریر میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆اردو زبان میں ضرب المثل یا کہاوت سے آشنا ہونا اور ایک احمق اور نالائق حکمران پر مبنی اس کہاوت سے سبق سیکھنا۔

☆ایک اچھے اور برے حکمران کا موازنہ کرنا اور ملک پر ہونے والے ان کے اچھے اور برے اثرات سے واقف ہونا۔

☆ملک کے لیے بہتر ثابت ہونے والے حکمران کی سمجھ پیدا کرنا۔

☆عدل وانصاف کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے ہر بات کا فیصلہ کرنا۔

☆کہاوت کے انداز تحریر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے نئے الفاظ پر غور کرنا اور اس کے معنی لغت میں سے تلاش کرنا۔

☆سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆ضرب الامثال کو درست کر کے لکھنا اور اس کے معنی تحریر کرنا۔

☆فعل حال کی اقسام سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے ان اقسام پر مبنی جملوں کی شناخت کرنا۔

☆الفاظ کے متضاد لکھ کر اپنا ذخیرہ الفاظ بڑھانا اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر۱

سوالات کے جوابات:

(الف) گروجی اوراس کا چیلا ایک ایسے شہر سے گزر رہے تھے جہاں ہر چیز ایک ٹکے (چھوٹی مالیت کا ایک قسم کا سکّہ) کی ایک سیر تھی۔ چاہے وہ اچھی ہو یا بری، مہنگی ہو یا سستی قیمت سب کی ایک ہی تھی۔

(ب) چیلے نے جب یہ دیکھا کہ یہاں مہنگی سے مہنگی مٹھائی اور بہترین سے بہترین کھانے سب ٹکے کے ایک سیر کے حساب سے ملتے ہیں تو اس کے دل میں لالچ آ گیا۔

(ج) گروجی نے چیلے کو سمجھاتے ہوئے کہا: ''وہ جگہ جہاں کوئی قاعدہ قانون نہ ہو اور اچھے برے میں تمیز نہ ہو وہ جگہ انسانوں کے رہنے کے لائق نہیں ہوتی۔ ایسی جگہ رہنے سے نقصان ہی ہوتا ہے۔ یہ جگہ بہت خطرناک ہے۔ تم یہاں سستی چیزوں کے لالچ میں مت رکو۔

(د) ایک دن شہر میں کسی کا قتل ہوا تو مقتول کے بیٹوں نے راجا سے انصاف مانگا اور اس سے کہا کہ وہ ہمارے باپ کے قاتلوں کو تلاش کریں اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جان کے بدلے جان۔ اس بے وقوف راجا نے ان کی بات مانتے ہوئے ایک انتہائی احمقانہ حل نکالا کہ اس شہر کے سب سے موٹے آدمی کو پھانسی دی جائے اس طرح انصاف کے تقاضے پورے ہو جائیں گے۔ جب موٹے آدمی کی تلاش شروع ہوئی تو وہی چیلا شہر میں سب سے موٹا نکلا۔ اسے فوراً پکڑ لیا گیا اور اسے پھانسی دینے کے لے جانے لگے۔ وہ بہت بڑی مصیبت میں پھنس چکا تھا۔

(ہ) راجا نے فیصلہ کیا کہ اس شہر کے سب سے موٹے آدمی کو پکڑ کر پھانسی دے دی جائے۔ اس طرح انصاف کے تقاضے پورے ہو جائیں گے۔

(و) گروجی نے چیلے کو مصیبت سے نکالنے کے لیے ایک چال چلی۔ انہوں نے سب سپاہیوں کو بتایا کہ یہ گھڑی مرنے کے لیے اچھی ہے اور اس وقت جو شخص بھی پھانسی لگ کر مرے گا وہ سیدھا جنت میں جائے گا اور اس سے دنیا کا کوئی حساب کتاب نہیں لیا جائے گا۔ یہ سن کر تمام سپاہی چیلے کی جگہ پھانسی چڑھنے کو تیار ہو گئے۔

(ز) راجا کو احمق اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ انتہائی بے وقوف تھا اور اس کے اندر سوچنے سمجھنے کی کوئی صلاحیت نہیں تھی۔ اس کی ناسمجھی کا یہ عالم تھا کہ گروجی کی چال نہ سمجھ سکا اور ان کی باتوں میں آ کر اپنی جان گنوا بیٹھا۔

مشق نمبر۲

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

اندھیر نگری:	اگر ہمارے ملک پر غلط حکمران مسلط ہوئے تو ہمارا ملک اندھیر نگری بن جائے گا۔
گُروجی:	اس کے گروجی نے اسے بہت کام کی باتیں بتاتے ہیں۔
چیلا:	وہ اپنے والد کے اس قدر ساتھ ساتھ رہتا ہے جیسے ابو گروجی ہوں اور احمد ان کا چیلا۔
اشتیاق:	مجھے بڑا اشتیاق ہے کہ لندن جا کر مادام تساؤ کے عجائب گھر کو دیکھ سکوں۔
راز فاش کرنا:	احمد کا راز فاش ہوتے ہی وہ سب کی نظروں سے گر گیا۔
پھانسی گھاٹ:	پھانسی گھاٹ میں قدم رکھتے ہی اس پر خوف طاری ہو گیا۔
سر پر سوار ہونا:	بچے اپنے ابو کے سر پر سوار ہو گئے کہ انہیں کسی واٹر پارک جانا ہے۔

مشق نمبر۳

☆ درست مقامات پر اعراب لگائیے:

اِنصاف ۔ گدّی (گدّ ی)۔ اِشارے۔ مَظالِم ۔ قُربَت ۔ دَھبّا ۔ چھینٹ ۔ قَبل ۔ اِشتِیاق

مشق نمبر۴

☆ محاورے کی طرح کہاوت یا ضرب المثل کے الفاظ میں بھی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔ نیچے چند کہاوتیں غلط لکھی ہوئی ہیں۔

غلط ضرب الامثال	درست ضرب الامثال	معنی
ناچ نہ جانے آنگن الٹا	ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا	کام نہ آئے مگر حیلے بہانے سے ٹالنا چاہے
آسمان سے گرا درخت میں اٹکا	آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	ایک مصیبت سے چھوٹا دوسری میں جا پھنسا
ایک انار دس بیمار	ایک انار سو بیمار	ایک چیز کے بہت سے خواہش مند ہونا
اونچی دکان کڑوا مکان	اونچی دکان پھیکا پکوان	دکان خوب سجی ہوئی مگر مال خراب۔ نام اور شہرت کے خلاف پایا جانا
الٹا چور پولیس کو ڈانٹے	الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے	اپنے کرتوت پر شرمانے کے بجائے ٹوکنے والے کو آنکھیں دکھانا

مشق نمبر ۵

(طلبہ کو فعل حال کا حوالہ دے کر سمجھایا جا سکتا ہے۔ پہلے انھیں فعل حال کے بارے میں بتایا جائے۔ اس کے بعد فعل حال کی اقسام کے بارے میں سمجھایا جائے۔ کتاب میں تمام اقسام کی تفصیل موجود ہے۔ طلبہ ان اقسام کو پڑھیں اور دی گئی مثالوں سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

سرگرمی: طلبہ سے جوڑی یا گروپ کی صورت میں فعل حال کی اقسام کے متعلق دو دو جملے لکھوائے جائیں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔ معلم دس منٹ بعد ایک کل جماعتی گفتگو میں بچوں کے لکھے ہوئے جملے سنیں۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو ان کی اصلاح کریں۔

☆ درج ذیل جملوں میں فعل کی قسم پہچان کر ان کے سامنے درج کیجیے:

(الف) اپنے والد کو خط لکھو۔	فعل امر
(ب) بچے کو نہ مارو۔	فعل نہی
(ج) ناصر گھر میں سو رہا ہوگا۔	حال شکی یا احتمالی
(د) وہ کہے تو میں جاؤں۔	مضارع
(ہ) ہم روز سیر کو جاتے ہیں۔	حال مطلق
(و) موسم بدل رہا ہے۔	حال نا تمام (استمراری)

مشق نمبر ۶

(پچھلے اسباق میں تفصیل سے الفاظ متضاد کے بارے میں سمجھایا جا چکا ہے۔ اب معلم چاہیں تو انہیں ایک سرگرمی کروا سکتے ہیں تاکہ ان الفاظ کا اعادہ ہو سکے۔ پچھلے تمام الفاظ کو جمع کر کے معلم یا تو لوپ کارڈ کی سرگرمی کروائیں یا پھر ایک ایسی سرگرمی کروائیں جس میں ایک ڈبے میں تمام الفاظ کی پرچیاں ہوں اور جماعت میں ہر بچہ باری باری ایک پرچی کو اٹھائے اور اس کا متضاد بتائے۔ اس طرح فرداً فرداً ہر بچہ اپنی باری آنے پر لفظ کی ضد بتائے۔

یا

سرگرمی: طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کم از کم پانچ الفاظ اور اس کے متضاد لکھے۔ اس کے بعد ان الفاظ کی جوڑیوں کو شامل کر کے ایک عبارت تحریر کرے۔ طلبہ گروپ میں مشاورت کر کے اس کام کو مکمل کریں۔ چند منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنی عبارت جماعت کو سنائے جس میں الفاظ اور متضاد استعمال کیے گئے ہوں۔

☆ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے:

الفاظ	متضاد
نظم	نثر
پردیس	دیس
محنتی	سست۔ کاہل
مجرم	بے گناہ
کل	آج
کشادہ	تنگ
فانی	غیر فانی
عرش	فرش

سبق نمبر ۲۰:　　نام دیو۔۔۔ مالی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ فرض شناسی کے جذبے سے چور ایک عام سے کردار ''نام دیو مالی'' کے کردار سے واقف ہوں۔

☆ مولوی عبدالحق کے انداز تحریر پر غور کرتے ہوئے کردار نگاری کے فن سے بخوبی آشنا ہوں۔

☆ سبق کے مضمون کو دیکھتے ہوئے کسی بھی شخصیت کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں اور نئے الفاظ سیکھیں اور ان کے معنی جانیں۔

☆محنت کی عظمت کو جانتے ہوئے محنت و مشقت کو اپنا شعار بنائیں اور ایک پُرسکون زندگی گزاریں۔

☆انٹرویو لینے کے طریقہ کار سے آگاہ ہوتے ہوئے اپنے اسکول کے مالی کا انٹرویو لیں اور باغبانی کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔

☆کسی کام کو کمتر نہ سمجھیں اور اپنی عملی زندگی میں محنت کو اپنا شعار بنائیں۔

☆الفاظ کی درست ادائیگی اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات تحریر کریں اور دیگر مشقیں حل کریں۔

☆غلط فقرات کو درست کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

☆واحد کی جمع اور جمع کے واحد بنائیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆سابقے اور لاحقے کا فرق جانتے ہوئے ان کی مدد سے مرکب الفاظ بنائیں اور اپنے الفاظ کا ذخیرہ بڑھائیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے ایک کل جماعتی گفتگو میں چند سوالات کریں مثلاً۔آپ بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے ان سے وجہ بھی پوچھی جائے گی۔آپ بڑے ہو کر کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار کریں گے کیونکہ ہر انسان اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے کسی نہ کسی کام پر مامور ہوتا ہے۔وہ امیر ہو یا غریب،تعلیم یافتہ ہو یا ان پڑھ اسے کوئی نہ کوئی کام کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ کما سکے اور اپنی ضروریات زندگی پوری کر سکے۔اس کے بعد طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ جب آپ بیمار ہوتے ہیں تو کس کے پاس جاتے ہیں؟ جب آپ کے بال بڑھ جاتے ہیں تو کس کے پاس جانا پڑتا ہے؟ کپڑے سینے کے لیے کس کو دیتے ہیں؟ جوتے ٹوٹ جاتے ہیں تو کس سے جڑواتے ہیں؟ ہمیں کون پڑھاتا ہے؟ باغات وغیرہ کی دیکھ بھال کون کرتا ہے اور ان کو ہرا بھرا رکھنے میں کس کا عمل دخل ہوتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ اور اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟ طلبہ سے ان سوالات کے جوابات حاصل کرتے ہوئے انہیں موضوع کی طرف لایا جائے گا کہ یہ تمام لوگ دن رات خوب محنت مشقت کرتے ہیں اور روزمرہ زندگی میں ہمارے بہت کام آتے ہیں۔محنت سے کام کرنے والوں کی ہر کوئی قدر کرتا ہے اور ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔جو لوگ اپنا کام محنت،لگن اور شوق سے کرتے ہیں وہ سر اٹھا کر جیتے ہیں۔آج ہم ایک ایسی شخصیت کے بارے میں پڑھیں گے جو ایک مالی تھا لیکن وہ اپنی محنت،جانفشانی اور کام میں لگن کے باعث مصنف کی توجہ کا مرکز تھا۔بابائے اردو مولوی عبدالحق اردو نثر نگاری میں ایک بڑا نام ہے۔انہوں نے اپنی اس تحریر میں باغ کے ایک مالی کی کردار نگاری بڑے خوبصورت انداز میں کی ہے۔اس تحریر کو پڑھ کر ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اپنا ہر کام محنت اور لگن سے کرنا چاہیے اور بڑائی اس میں ہے کہ ہر اچھا اور نیک کام بے لوث ہو کر کرنا چاہیے یعنی بغیر کسی احساس کے یا لالچ کے۔

پڑھائی:

☆طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ہر بچے کو موقع دیا جائے۔معلم کی رہنمائی شامل رہے۔ساتھ ہی سبق کے اہم نکات بھی سمجھائے جائے۔سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے اور''نام دیو مالی'' کی شخصیت کا ایک خاکہ طلبہ سے پوچھ کر تختہ تحریر پر مرتب کیا جائے ۔اس خاکے کی مدد سے''نام دیو مالی'' کی شخصیت واضح ہو جائے گی اور سبق کا اعادہ بھی ہو جائے گا۔

سرگرمی:

☆اپنے اسکول میں کام کرنے والے مالی کا انٹرویو کیا جائے۔

☆سب سے پہلے معلم طلبہ کو ہدایات دیں کہ وہ مالی سے انٹرویو لینے کے لیے ایک سوالنامہ تیار کریں۔طلبہ جو سوال پوچھنا چاہتے ہیں وہ پوچھیں۔مالی کی زندگی سے متعلق،اس کے کام سے متعلق اور اس کے تجربے سے متعلق۔(یہ کام گروپ میں بھی کروایا جاسکتا ہے)

☆معلم اپنی جماعت کے بچوں کو مالی کے پاس لے کر جائیں اور بچوں سے کہیں کہ اب وہ مالی سے سوالات کریں یا اگر ممکن ہو تو مالی کو جماعت میں بھی بلایا جاسکتا ہے۔

☆انٹرویو کے سوالات کچھ اس طرح سے ہوں مثلاً ۱۔آپ کا نام کیا ہے؟ ۲۔آپ نے یہ کام کیسے سیکھا یا کس سے سیکھا؟ ۳۔آپ اپنا کام کیسے کرتے ہیں؟ ۴۔آپ کو اپنے کام میں کیا مشکلات پیش آتی ہے؟ ۴۔کیا آپ اپنے کام کو پسند کرتے ہیں؟ ۵۔آپ کو اپنے کام کی سب سے اچھی بات کون سی لگتی ہے؟ ۶۔آپ اپنے کام میں بہتری لانے کے لیے کیا کرنا چاہتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ

☆ہر بچہ ہاتھ اٹھا کر اپنا سوال پوچھے اور مالی ان تمام بچوں کے سوالات کے جوابات دے۔(موبائل سے یہ انٹرویو ریکارڈ کیا جاسکتا ہے)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆اپنے جاننے والے کسی ایسی شخصیت کا انٹرویو لیجئے یا ان کے بارے میں بتایئے جو کسی پیشے سے وابستہ ہوں اور اپنا کام بڑی محنت سے کرتے ہوں۔ممکن ہو تو تصویر بھی لگایئے:

یا

☆آپ نے''نام دیو مالی'' کی شخصیت سے کیا سبق سیکھا؟ یا نام دیو مالی کے کردار سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

ا۔ بعض دفعہ مولوی عبدالحق کو نام دیو کی کس بات پہ تعجب ہوتا؟

۲۔ باغوں میں رہتے رہتے اسے کس چیز کی شناخت ہوگئی تھی؟

۳۔ وہ کون سی خوبیاں تھیں جن کی وجہ سے نام دیو "بڑا آدمی" کہلانے کا مستحق ہے؟

۴۔ جب شہد کی مکھیوں نے حملہ کیا تو نام دیو کو کیوں خبر نہ ہوئی؟

☆ اس کے علاوہ کتاب میں موجود سوالات کے جوابات چند ایک طلبہ سے سنے جاسکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ انٹرویو کے لیے سوالنامہ

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (تمہیدی گفتگو کے دوران)

☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ (سوالات کے جوابات کے دوران)

☆ باغ بانی کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے کے دوران

☆ الفاظ کی درست ادائیگی اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات تحریر کرنا اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران۔

☆ غلط فقرات کی درستگی کے دوران۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد بنانے کے دوران

☆ سابقے اور لاحقے کا فرق جانتے ہوئے ان کی مدد سے مرکب الفاظ بنانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ فرض شناسی کے جذبے سے چور ایک کردار "نام دیو مالی" کے کردار سے واقف ہونا۔

☆ مولوی عبدالحق کے اندازِ تحریر پر غور کرتے ہوئے کردار نگاری کے فن سے بخوبی آشنا ہونا۔

☆ سبق کے مضمون کو دیکھتے ہوئے کسی بھی شخصیت کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا اور نئے الفاظ سیکھنا اور ان کے معنی جاننا۔

☆ محنت کی عظمت کو جانتے ہوئے محنت و مشقت کو اپنا شعار بنانا اور ایک پُرسکون زندگی گزارنا۔

☆ اپنے اسکول کے مالی کا انٹرویو لینا اور باغبانی کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔

☆ کسی کام کو کمتر نہ سمجھنا اور اپنی عملی زندگی میں محنت کو اپنا شعار بنانا۔

☆ الفاظ کی درست ادائیگی اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات تحریر کرنا اور دیگر مشقیں حل کرنا۔

☆ غلط فقرات کو درست کرنا۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد بنانا اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆ سابقے اور لاحقے کا فرق جانتے ہوئے ان کی مدد سے مرکب الفاظ بنانا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبرا

سوالات کے جوابات:

(الف) نام دیو، مقبرۂ رابعہ دُرّانی اورنگ آباد (دکن) کے باغ میں مالی تھا۔ مقبرے کا باغ مولوی عبدالحق کی نگرانی میں تھا۔

(ب) نام دیو نے نہ فن باغ بانی کی کہیں سے تعلیم پائی تھی اور نہ اس کے پاس کوئی سند یا ڈپلوما تھا۔ البتہ کام کی دھن تھی۔ کام سے سچا لگاؤ تھا۔ اور اسی میں اس کی جیت تھی۔

(ج) نام دیو اپنے پودوں اور پیڑوں کو ہی اپنی اولاد سمجھتا تھا اور اولاد کی طرح ان کی پرورش اور نگہداشت کرتا۔ ان کو سرسبز و شاداب دیکھ کر ایسا خوش ہوتا جیسے ماں اپنے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوتی ہے وہ ایک ایک

پودے کے پاس بیٹھتا، ان کو پیار کرتا، جھک جھک کے دیکھتا اور معلوم ہوتا گویا ان سے چپکے چپکے باتیں کر رہا ہے۔ جیسے جیسے وہ بڑھتے اور پھولتے پھلتے اس کا دل بھی بڑھتا اور پھولتا تھا۔ ان کو توانا اور ٹانٹا دیکھ کر اس کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ جاتی۔

(د) نام دیو کے لگائے ہوئے درخت اور پودے اس لیے ضائع نہیں ہوتے تھے کیونکہ اگر کبھی کسی پودے میں اتفاق سے کیڑا لگ جاتا یا کوئی اور روگ پیدا ہو جاتا تو اسے بڑی فکر ہوتی۔ بازار سے دوائیں لاتا باغ کے داروغہ یا مجھ سے کہہ کر منگاتا۔ دن بھر اسی میں لگا رہتا اور اس پودے کی ایسی سیوا کرتا جیسے کوئی ہمدرد اور نیک دل ڈاکٹر اپنے عزیز بیمار کی کرتا ہے۔ ہزار جتن کرتا اور اسے بچا لیتا اور جب تک وہ تندرست نہ ہو جاتا اسے چین نہ آتا۔

(ہ) نام دیو کو بچوں کے علاج میں بڑی مہارت تھی۔ دور دور سے لوگ اس کے پاس بچوں کے علاج کے لیے آتے تھے۔ وہ اپنے باغ ہی میں سے جڑی بوٹیاں لا کے بڑی شفقت اور غور سے ان کا علاج کرتا۔ کبھی کبھی دوسرے گاؤں والے بھی اسے علاج کے لیے بلا لے جاتے۔ بلا تامل چلا جاتا۔ مفت علاج کرتا اور کبھی کسی سے کچھ نہیں لیتا تھا۔

(و) بارش کی کمی کے باوجود نام دیو کا چمن ہرا بھرا اس لیے تھا کیونکہ وہ دور دور سے ایک ایک گھڑا پانی کا سر پر اٹھا کر لاتا اور پودوں کو سینچتا۔ اس وقت قحط کی وجہ سے لوگوں کے اوسان خطا تھے لیکن نام دیو کہیں نہ کہیں سے پانی لے ہی آتا اور اپنے پودوں کی پیاس بجھاتا۔ جب پانی کی قلت زیادہ بڑھی تو اس نے راتوں کو بھی ڈھوڈھو کر پانی لانا شروع کر دیا۔ پانی کیا تھا بس سمجھو آدھا پانی اور آدھی کیچڑ ہوتی تھی۔ لیکن یہی گدلا پانی پودوں کے حق میں آبِ حیات تھا۔

(ز) جب مصنف نے نام کی بے مثل کارگزاری پر اسے انعام دینا چاہا تو اس نے لینے سے اس لیے انکار کیا کیونکہ بقول اس کے بچوں کے پالنے پوسنے میں کوئی انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔ کیسی ہی تنگی ترشی ہو وہ تو ہر حال میں کرنا ہی پڑتا ہے۔

(ح) ایک دن نہ معلوم کیا بات ہوئی کہ شہد کی مکھیوں کی یورش ہوئی۔ سب مالی بھاگ بھاگ کر چھپ گئے۔ نام دیو کو خبر نہ ہوئی کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ اپنے کام میں لگا رہا۔ اسے کیا معلوم تھا کہ قضا اس کے سر پر کھیل رہی ہے۔ مکھیوں کا غضب ناک جھلڑ اس غریب پر ٹوٹ پڑا۔ اتنا کاٹا کہ بے دم ہو گیا۔ آخر اسی میں جان دے دی۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

نگہداشت:	بچے کی اچھی نگہداشت کے لیے اسے صحت بخش غذائیں کھلانی چاہییں۔
روگ:	آج کل لوگ ذرا ذرا سی بات کا روک لگا لیتے ہیں۔
جتن:	اس نے بڑے جتن کر کے یہ اعلیٰ مقام پایا ہے۔
رسوئی:	گرمیوں میں رسوئی میں کام کرنا بڑا دوبھر ہوتا ہے۔
باغ بانی:	فارغ وقت میں احمد باغ بانی کے فرائض انجام دیتا ہے۔
آرام طلبی:	آرام طلبی انسان کو ناکامی و نامرادی کی زندگی کے سوا کچھ نہیں دیتی۔/ اسے اپنی آرام طلبی کی وجہ سے معاشرے مین ذلیل و رسوا ہونا پڑا۔
اوسان خطا ہونا:	شیر کو سامنے دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے۔

مشق نمبر ۳

☆ سبق کے آخری پیراگراف میں مصنف نے بڑے آدمی کی جو نشانی بتائی ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے:

جواب: بڑا آدمی وہ ہوتا ہے جو کبھی اپنے کام پر فخر یا غرور نہ کرے، کسی سے بیر یا جلاپا نہ رکھے، وہ سب کو اچھا سمجھے اور سب سے محبت کرے، غریبوں کی مدد کرے، وقت پر کام کرے، آدمیوں، جانوروں، پودوں کی خدمت کرے لیکن اسے یہ کبھی احساس نہ ہو کہ وہ کوئی نیک کام کر رہا ہے۔ یہ تمام خوبیاں نام دیو مالی میں موجود تھیں۔ ہر شخص میں قدرت نے کوئی نہ کوئی صلاحیت رکھی ہے۔ اسی صلاحیت کو درجہ کمال تک پہنچانے میں ساری نیکی اور بڑائی ہے۔

مشق نمبر ۴

☆ درج ذیل غلط فقروں کو درست کر کے دوبارہ لکھیے۔

☆ فقرات کی اصلاح کے لیے چند ضروری باتیں طلبہ کو سمجھائی جائیں:

۱۔ جملے میں فعل کا فاعل یا ضمیر فاعلی کے مطابق ہونا ضروری ہے مثلاً آپ جاؤ غلط ہے ''آپ جائیں'' صحیح ہے۔

۲۔ فاعل یا ضمیر فاعلی جب مصدر کے ساتھ آئے تو اس میں علامت فاعل ''نے'' کا لانا درست نہیں۔ مثلاً میں نے لاہور جانا ہے درست نہیں ہے اس کے بجائے ''مجھے لاہور جانا ہے'' صحیح ہے۔

۳۔ جب ایک فقرے میں مذکر اور مونث دو اسم ہوں تو فعل آخری اسم کے مطابق آتا ہے جیسے ''یہ کوٹ اور اچکن میری ہے'' یہ اچکن اور کوٹ میرا ہے۔''

۴۔ مونث فعلوں میں فعل کے ساتھ ''یں'' نہیں لگانا چاہیے۔ مثلاً آئیں ہیں۔ گئیں ہیں۔ پڑھتیں تھیں یہ سب غلط ہے ان کی جگہ آئی ہیں، گئی ہیں، پڑھتی تھیں ہونا چاہیے۔

۵۔ جملے کی ترتیب ہمیشہ ایسی ہو جیسے پہلے فاعل۔ پھر مفعول اور آخر میں فعل۔

۶۔ بزرگ رشتہ داروں مثلاً نانا، دادا، چچا، تایا، پھوپھا کے ''الف'' کو ''ے'' سے بدلنا صحیح نہیں مثلاً نانے، دادے غلط ہے۔ البتہ چھوٹے رشتہ داروں مثلاً بھانجا، بھتیجا، پوتا، نواسا کے ''الف'' کو ''ے'' سے بدلنا صحیح ہے مثلاً بھانجے، پوتے درست ہے۔

۷۔ ایک ہی جملے میں دو ہم معنی الفاظ اکٹھے کرنا درست نہیں مثلاً ''ماہ رمضان کا مہینہ'' غلط ہے اس کی جگہ ماہ رمضان یا رمضان کا مہینہ صحیح ہے کیونکہ ''ماہ'' اور ''مہینہ'' ہم معنی ہیں۔

درست فقرات:

(الف)　آپ گھر کب تک آئیں گے؟　　(ب) میرے بچے کو بخار ہو گیا ہے۔

(ج)　تم سے کہا تھا کہ وقت پر آنا۔　　(د) اچانک بجلی چلی گئی۔

(ہ)　کمرے میں سنگ مرمر لگا ہوا ہے۔　　(و) بارات پہنچنے والی ہے۔

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو واحد اور جمع کا اعادہ کروایا جائے گا۔ مثلاً چند تصاویر دکھائی جائیں کسی میں واحد اسم ہو اور کسی میں جمع۔ جیسے ایک تصویر میں صرف ایک بچہ کھیلتا ہوا دکھائی دے دوسری تصویر میں بہت سارے بچے ہوں۔ ایک تصویر میں ایک پرندہ ہو اور دوسری تصویر میں بہت سے پرندے ہوں پھر ان تصاویر کے متعلق طلبہ سے پوچھا جائے اور طلبہ کے بتائے ہوئے الفاظ کو تختہ تحریر پر لکھا جائے۔ موضوع کی طرف آتے ہوئے بتایا جائے کہ ایک کو واحد کہتے ہیں اور ایک سے زیادہ کو جمع کہا جاتا ہے۔ مزید مثالوں سے واضح کیا جائے۔

یا

☆ معلم جماعت میں موجود چند چیزوں کی مدد سے بھی طلبہ کو واحد جمع کے موضوع کے قریب لا سکتے ہیں مثلاً ایک ہاتھ میں ایک پنسل لیں اور دوسرے ہاتھ میں بہت سی پنسلیں، اسی طرح اور بھی چیزوں کے بارے میں پوچھ کر تختہ تحریر پر لکھا جائے۔ آخر میں موضوع کی طرف آ کر انہیں بتایا جائے کہ اگر ایک ہو تو واحد اور بہت سے ہوں تو جمع کہلاتے ہیں۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ پانچ واحد جمع کی جوڑیاں بنائیے: ہر گروپ اپنے لکھے ہوئے واحد جمع جماعت کے سامنے پیش کرے۔ معلم کی رہنمائی شامل رہے۔

☆ درج ذیل الفاظ میں سے جو واحد ہیں ان کی جمع اور جو جمع ہیں ان کے واحد الفاظ لکھیے:

واحد	جمع
صفت	صفات
مسکین	مساکین
مضمون	مضامین
یوم	ایام
رقم	رقوم
فائدہ	فوائد
قانون	قوانین
قاعدہ	قواعد
رائے	آراء
تاریخ	تواریخ

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: طلبہ سابقے / لاحقے سے اچھی طرح واقف ہیں۔ سبق ''پھلوں کا بادشاہ آم'' میں اس کو تفصیل سے سمجھایا جا چکا ہے۔ معلم طلبہ کی جانچ کے لیے ان سے چند الفاظ پوچھ سکتی ہیں۔ یا تختہ تحریر پر چند سابقے / لاحقے لکھ کر طلبہ سے ان کے حوالے سے پوچھ سکتی ہیں کہ یہ کس قسم کے الفاظ ہیں اور قواعد میں انہیں کیا کہا جاتا ہے۔

☆ درج ذیل سابقوں اور لاحقوں سے دو دو مرکب الفاظ لکھیے۔ ہر مرکب لفظ کے سامنے یہ بھی لکھیے کہ اس میں سابقہ استعمال ہوا ہے یا لاحقہ استعمال ہوا ہے۔

ان:　ان گنت　۔　ان جان　(سابقہ)

نیم:　نیم پاگل　۔　نیم مردہ　(سابقہ)

آلود:　گرد آلود　۔　خون آلود　(لاحقہ)

باز:　جاں باز　۔　چال باز　(لاحقہ)

پرست:	خود پرست	۔	حق پرست	(لاحقہ)
لا:	لاتعداد	۔	لاحاصل	(سابقہ)
انداز:	پس انداز	۔	نظرانداز	(لاحقہ)
پسند:	شرپسند	۔	دل پسند	(لاحقہ)
ہم:	ہم راہ	۔	ہم سفر	(سابقہ)
غیر:	غیرضروری	۔	غیراخلاقی	(سابقہ)
دار:	پھول دار	۔	عزت دار	(لاحقہ)

سبق نمبر ۲۱: بچّوں کے اسماعیل میرٹھی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ بچوں کے سب سے بڑے شاعر اور ادیب اسماعیل میرٹھی کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

☆ اسماعیل میرٹھی کی بچوں کے لیے کی گئیں ادبی خدمات سے واقف ہوتے ہوئے ان کا مطالعہ کریں اور انہیں سراہیں۔

☆ سبق میں موجود اسماعیل میرٹھی کی شخصیت کے بارے میں جانتے ہوئے شخصیت نگاری کا فن سیکھیں۔

☆ الفاظ کی صحیح ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ نامکمل ضرب الامثال کو مکمل کرتے ہوئے ان کے معنی تحریر کریں۔

☆ فعل ماضی کی اقسام کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہوئے ان سے متعلق جملوں کی پہچان کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو اسماعیل میرٹھی کی حمد یا نظم کے چند اشعار سنائیں جو طلبہ نے اپنی پچھلی جماعت میں پڑھی ہو۔ اس کے بعد طلبہ سے سوال کیا جائے کہ ان نظم کے شاعر کون ہیں؟ طلبہ اپنی مختلف رائے دیں گے اور اگر انہیں یاد ہوگا تو وہ بتائیں گے۔ اس کے بعد معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے پوچھیں کہ آپ کو شاعری پڑھنا اچھا لگتا ہے یا مضامین۔ یعنی نظم اچھی لگتی ہے یا نثر۔ طلبہ اپنی اپنی رائے دیں گے۔ معلم طلبہ سے شاعروں کے نام پوچھیں۔ جن شعراء کے نام طلبہ کو یاد ہوں گے طلبہ بتائیں گے۔ معلم ان ناموں کو تختہ تحریر پر لکھیں۔ طلبہ سے مزید پوچھا جائے کہ بچوں کے لیے جن شعراء نے نظمیں لکھیں ان کے نام بتائیں۔ طلبہ کو سوچنے کا موقع دیا جائے۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ ادب کی دنیا میں بہت کم نام ایسے ہیں جنہوں نے بچوں کے لیے ادب تخلیق کیا۔ انہوں نے بچوں کے لیے نہ صرف نظمیں لکھیں بلکہ مضامین بھی تحریر کیے۔ ان کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کی اور قومی خدمت انجام دی۔ انہوں نے اپنی ساری عمر قوم اور خاص طور پر بچوں کی بھلائی کے لیے صرف کر دی۔ بچے سبق کا نام خود بتائیں گے۔

پڑھائی:

طلبہ کو جوڑیوں میں بٹھایا جائے۔ طلبہ جوڑی میں پڑھائی کریں۔ پہلا بچہ پہلا صفحہ پڑھے تو دوسرا سنے۔ اسی طرح دوسرا بچہ دوسرا صفحہ پڑھے تو پہلا سنے۔ اس دوران معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔

☆ سبق کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے اور ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کے اہم نکات پر تبادلہ خیال کیا جائے۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے اور کل چھ یا سات گروپ بنوائے جائیں۔ ہر گروپ کو نمبر یا نام دیا جائے جیسے گروپ نمبر ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷ وغیرہ۔ اس کے بعد ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ سبق کے متعلق تین تین سوالات بنائے۔ ہر گروپ کسی ایک پرچے پر تین سوالات تحریر کرے گا۔ اس کے بعد تمام گروپ اپنے بنائے گئے سوالات کا آپس میں تبادلہ کریں اور ان کے جوابات تحریر کریں۔ مثلاً گروپ ۶ اگر گروپ ۶ کے سوالات لے کر ان کے جوابات لکھے۔ اسی طرح گروپ ۲ گروپ ۷ کے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایک چھوٹی سی سرگرمی ہے جس سے سبق اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا۔

یا

☆ جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک گروہ اس سبق کے حوالے سے سوالات تیار کرے گا جبکہ دوسرا گروہ اپنے آپ کو جوابات دینے کے لیے تیار کرے گا۔

☆ جو گروہ جوابات کے لیے تیار ہوگا ان میں سے کسی بھی ایک بچے کو سردار عبدالرب نشتر بنایا جائے گا۔ (اس کام کے لیے معلم کوئی ٹاس کرلیں یا بچوں سے رائے لیں)

☆ جو بچہ سردار عبدالرّب نشتر بنے گا اس کو ایک کرسی پر بٹھایا جائے گا۔ پھر سوالات کرنے والا گروہ اس بچے سے سوالات کرے گا۔ بچے کی مدد کے لیے دوسرا گروہ اس کے ساتھ کھڑا ہو گا۔ جس گروہ نے جوابات کے لیے اپنے آپ کو تیار کیا ہے وہ گروہ اس بچے کی مدد کرے گا۔

☆ اس دلچسپ سرگرمی کی وجہ سے طلبہ اچھی طرح اپنا سبق ذہن نشین کر لیں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جا سکتی ہے۔

☆ مشق نمبر ۳ میں دیا گیا سوال گھر سے کرنے کے لیے دیا جائے۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ جہاں اسماعیل میرٹھی کی پیدائش ہوئی وہ محلّہ کس نام سے مشہور ہے؟

۲۔ اسماعیل میرٹھی کس شعبے سے وابستہ تھے؟

۳۔ اردو کے فروغ کے لیے کون سی انجمن قائم کی گئی تھی؟

۴۔ انھوں نے لڑکیوں کی تعلیم کے لیے کون سا اسکول قائم کیا؟

☆ درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات بھی سنے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سابقہ معلومات کی جانچ کے دوران)

☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران (سوالات کے جوابات کے دوران)

☆ اسماعیل میرٹھی کی شخصیت اور ان کی ادبی خدمات کے بارے میں جاننے کے دوران۔

☆ الفاظ کی صحیح ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران

☆ سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ نامکمل ضرب الامثال کو مکمل کرنے اور ان کے معنی تحریر کرنے کے دوران

☆ فعل ماضی کی اقسام کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور ان سے متعلق جملوں کی پہچان کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ بچوں کے سب سے بڑے شاعر اور ادیب اسماعیل میرٹھی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔

☆ اسماعیل میرٹھی کی بچوں کے لیے کی گئیں ادبی خدمات سے واقف ہونا اور انھیں سراہنا۔

☆ سبق میں موجود اسماعیل میرٹھی کی شخصیت کے بارے میں جانتے ہوئے شخصیت نگاری کا فن سیکھنا۔

☆ الفاظ کی صحیح ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ نامکمل ضرب الامثال کو مکمل کرنا اور ان کے معنی تحریر کرنا۔

☆ فعل ماضی کی اقسام کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور ان سے متعلق جملوں کی پہچان کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر۱

☆جوابات:

(الف) مولانا اسماعیل میرٹھی ۱۲ نومبر ۱۸۴۴ کو میرٹھ میں پیدا ہوئے۔

(ب) مولانا کی ابتدائی تعلیم کا آغاز گھر سے ہوا۔جیسا کہ اس دور کا دستور تھا انہیں پہلے فارسی پڑھائی گئی۔جب وہ دس سال کے تھے تو وہ ناظرہ قرآن پاک بھی پڑھ چکے تھے۔بڑے ہو کر انہوں نے اپنے شوق سے انگریزی زبان سیکھی اور انجینئرنگ کا کورس بھی پاس کیا۔

(ج) مولانا اسماعیل میرٹھی شاعری میں مرزا غالب کو اپنا استاد مانتے تھے۔

(د) مولانا اسماعیل میرٹھی کی تعلیمی اور ادبی خدمات پر انگریزی حکومت نے انہیں ''خان بہادر'' کا خطاب دیا۔

(ہ) مولانا کی ''اردو ریڈروں نے بے مثال شہرت حاصل کی۔یہ پہلی سے پانچویں تک اردو کی درسی کتابیں ہیں جو انہوں نے ترتیب دیں۔یہ کتابیں ایک عرصے تک اسکولوں میں پڑھائی جاتی رہیں۔

(و) مولانا اسماعیل میرٹھی کو بھی سرسید کی طرح لوگوں کی اصلاح کی بہت فکر رہتی تھی۔مولانا صاحب نے اپنی نظموں اور اپنے مضامین میں کھل کر ان بے کار رسموں کے خلاف آواز اٹھائی جو مذہب اور رواج کے نام پر لوگ اختیار کیے ہوئے ہیں۔ان رسموں سے نہ صرف ان کا پیسہ ضائع ہوتا ہے بلکہ وقت بھی برباد ہوتا ہے اور ان رسموں کے لیے لوگ بعض اوقات قرض مانگنے کے لیے بھی تیار ہو جاتے ہیں۔

(ز) مولانا اسماعیل میرٹھی کے اپنے دور کے نامور ادیبوں اور شاعروں سے گہرے تعلقات تھے۔سرسید، شبلی نعمانی، محمد حسین آزاد، خواجہ حسن نظامی، منشی ذکاءاللہ اور مولانا وحید الدین سلیم جیسے سبھی مشاہیر ان کی تعلیمی، ادبی اور اصلاحی خدمات کو سراہتے تھے۔

مشق نمبر۲

☆درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

زیبا:	عورتوں کے لیے یہ زیبا نہیں ہے کہ وہ مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔
کھٹ پٹ:	بہن بھائیوں میں تو اکثر کھٹ پٹ ہوتی رہتی ہے۔
موذی:	اس کو ایسا موذی مرض لاحق ہو گیا ہے کہ وہ بستر سے جا لگا ہے۔/ بچھو ایک موذی جانور ہے۔
تدریس:	میں عرصہ دس سال سے تدریس کے پیشے سے وابستہ ہوں۔
فلاح و بہبود:	پاکستان کے ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرے۔
وجہ شہرت:	احمد کی ذہانت ہی خاندان بھر میں اس کی وجہ شہرت بنی۔/ کرکٹ کے ورلڈ کپ میں سرفراز کا عمدہ کھیل اس کی وجہ شہرت بنا۔
ضرب المثل:	ہر ضرب المثل میں کوئی نہ کوئی سبق ضرور ہوتا ہے۔/ وہ اپنی گفتگو میں اکثر ضرب المثل کا استعمال بھی کرتا ہے۔

مشق نمبر۳

☆مولانا اسماعیل میرٹھی کی خدمات پر ایک مختصر مضمون لکھیے:

(معلم کی ہدایات اور کتاب سے مدد لیتے ہوئے طلبہ اپنی فہم کے مطابق اس سوال کا جواب لکھیں)

یہ کام طلبہ کو گھر سے کرنے کے لیے دیا جائے اور طلبہ سے کہا جائے کہ وہ کتاب سے مدد لینے کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ سے بھی معلومات حاصل کریں اور ایک جامع مضمون تحریر کریں۔

مشق نمبر۴

☆نیچے چند نامکمل کہاوتیں درج کی گئی ہیں۔انہیں مکمل کیجیے اور ساتھ میں ان کے معنی بھی لکھیے:

نامکمل کہاوت	مکمل کہاوت	معنی
جیسا دیس	جیسا دیس ویسا بھیس	جس ملک میں رہنے کا اتفاق ہو وہاں کے طور طریقے کی پابندی کرنی چاہیے
ایک مچھلی سارے	ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کرتی ہے۔	ایک شخص کی نالائقی سارے خاندان کو بدنام کر دیتی ہے۔
اندھا کیا چاہے	اندھا کیا چاہے دو آنکھیں	ضرورت مند ہمیشہ اپنی حاجت روائی چاہتا ہے۔
دھوبی کا کتا	دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا	جس کا کوئی ٹھکانا نہ ہو۔نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا

آم کے آم	آم کے آم گٹھلیوں کے دام	کسی کام میں ہر صورت سے نفع ہونا۔ دوہرا فائدہ ہونا
گھر کی مرغی	گھر کی مرغی دال برابر	گھر کی اچھی چیز کی بھی قدر نہیں ہوتی

مشق نمبر ۵

(طلبہ کو فعل ماضی کا حوالہ دے کر سمجھایا جا سکتا ہے۔ طلبہ پچھلے اسباق میں تفصیل سے فعل ماضی کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ معلم طلبہ کی جانچ کریں اور فعل ماضی کی چند مثالیں پوچھیں۔ اس کے بعد طلبہ کو بتایا جائے کہ فعل ماضی کی چھ اقسام ہیں۔ کتاب میں تمام اقسام کی تفصیل موجود ہے۔ طلبہ ان اقسام کو پڑھیں اور دی گئی مثالوں سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ (انگریزی کے مضمون میں بھی طلبہ نے اس کے متعلق پڑھا ہوگا لہٰذا اگر ممکن ہو تو معلم حوالہ دے سکتے ہیں)

سرگرمی: طلبہ سے جوڑی یا گروپ کی صورت میں فعل ماضی کی اقسام کے متعلق دو دو جملے لکھوائے جائیں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔ معلم دس منٹ بعد ایک کل جماعتی گفتگو میں بچوں کے لکھے ہوئے جملے سنیں۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو ان کی اصلاح کریں۔

☆ نیچے دیے گئے فعل ماضی کے جملوں میں سے ہر ایک کے آگے اس کی قسم لکھیے:

۱۔ خالد صاحب ہمیں پڑھاتے رہتے تھے۔	ماضی استمراری یا ناتمام
۲۔ سارا سامان کھو گیا۔	ماضی مطلق
۳۔ وہ ابھی پہنچا ہے۔	ماضی قریب
۴۔ کاش تم نے محنت کی ہوتی۔	ماضی تمنائی یا شرطی
۵۔ نتیجہ آ گیا ہوگا۔	ماضی شکّی یا احتمالی
۶۔ یہ کہانی میں نے پڑھی تھی۔	ماضی بعید

سبق نمبر ۲۲:　　اے نگارِ وطن تو سلامت رہے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اپنے اندر حب الوطنی کے جذبات پیدا کرتے ہوئے اپنے ملک کی تعمیر و ترقی میں بھرپور حصہ لیں۔
☆ اپنے وطن کے لیے کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہ کریں اور اس سے والہانہ محبت کریں۔
☆ نظم کے انداز بیاں اور نئے الفاظ پر غور کرتے ہوئے اپنے شعری ذوق میں اضافہ کریں۔
☆ الفاظ کی درست ادائیگی، آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کریں۔
☆ نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔
☆ ٹیپ کے مصرعے یا ٹیپ کے شعر سے واقف ہوں اور نظم میں شامل ٹیپ کا مصرعہ یا شعر لکھیں۔
☆ ہم قافیہ الفاظ کے بارے میں جانتے ہوئے نظم میں موجود ہم قافیہ الفاظ لکھیں۔
☆ شاعر کے انداز بیاں کو سمجھتے ہوئے نظم کا خلاصہ لکھیں اور بندوں کی تشریح کریں۔
☆ سابقوں اور لاحقوں سے واقف ہوتے ہوئے ان کی مدد سے نئے الفاظ بنائیں۔

طریقۂ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو انفرادی طور پر ایک ایک پرچہ تقسیم کریں۔ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ اپنے پیارے وطن پاکستان پر کوئی ایک جملہ لکھیں۔ پانچ منٹ بعد ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر بچہ سے باری باری جملہ سنا جائے۔ جب تمام بچے اپنے پیارے وطن پر اپنی رائے دے چکیں تو آخر میں معلم طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں کہ انسان جہاں پیدا ہوتا ہے، پرورش پاتا ہے اور زندگی کے دن گزارتا ہے اس خاک سے تبھی محبت ہوتی ہے وہ اس کی ترقی اور بہبود کے لیے زیادہ سے زیادہ محنت کرتا ہے۔ دشمنوں کے حملوں اور سازشوں سے بچانے کے لیے تکالیف اٹھاتا ہے اور اپنا خون بہاتا ہے کیونکہ اسی خاک کی حفاظت پر خود اس کی، اس کے بال بچوں، عزیزوں، رشتہ داروں اور کروڑوں دوسرے ہم وطنوں کی بہتری موقوف ہوتی ہے۔ انسان جس سرزمین کی کوکھ سے جنم لیتا ہے۔ اگر اس کو اس سرزمین سے محبت نہیں تو وہ کائنات کی کسی شے سے بھی سچی اور کھری محبت نہیں کر سکتا۔ ایسا آدمی بے روح اور بے ضمیر ہوتا ہے۔ ایک عمدہ اور بہترین انسان وہی ہے جس کے دل میں وطن کی محبت ہمیشہ مہکتی رہے اور پھر وہ اس محبت کی

خاطر کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرتا ہو کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کی ترقی، خوشحالی اور بقا اس کے وطن کی سالمیت سے وابستہ ہے۔ اس محبت کا صحیح اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان اپنے وطن سے دور کسی دوسرے پردیس میں زندگی گزارتا ہے۔ وہاں وطن کی محبت اسے بے چین و بے قرار رکھتی ہے اور اسے اپنے ملک کی ہر شے یاد آتی ہے۔ محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان جس سے محبت کرے اسے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھے۔ وطن سے محبت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ جس وطن میں انسان رہتا ہے اور جس وطن کی بدولت اسے عزت، شہرت اور دولت نصیب ہوتی ہے اور جو وطن اس کی شناخت ہے اس سے اس قدر پیار کرے کہ دشمن بھی حیرت زدہ ہو کر رہ جائیں۔ اور اگر وطن کو اس کی جان کے نذرانے کی ضرورت پیش آئے تو جان بھی دے دے۔ آج ہم جو نظم پڑھیں گے وہ نظم شاعر کی اپنے وطن سے محبت کا ثبوت ہے۔ اس نظم میں شاعر نے وطن کے لیے اپنے جذبات و احساسات کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ بچے نظم کا نام خود بتائیں۔

__پڑھائی:__

معلم نظم کو اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں اور نئے الفاظ کے معنی تختہ تحریر پر لکھیں۔ نظم پڑھنے کے بعد طلبہ سے باری باری نظم کا ایک ایک بند پڑھوایا جائے اور ساتھ ہی نظم کی تشریح بھی بتائیں۔ اگر کوئی بچہ بند کا مطلب بتانا چاہے تو پہلے بچے کو موقع دیا جائے اس کے بعد معلم خود اس نظم کی تشریح سمجھائیں۔ ساتھ ہی طلبہ کی رائے بھی شامل کرتی جائیں۔

(اس ملی نغمے کو حبیب ولی محمد نے گایا ہے اگر ممکن ہو تو اسے جماعت میں طلبہ کو سنایا جائے اور طلبہ میں جو بھی اس طرز پر گا سکے تو اس کی حوصلہ افزائی کی جائے)

☆ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ طلبہ کو بتائیں گی۔ (مرکزی خیال اور خلاصہ آگے درج ہے)

__مرکزی خیال:__

شاعر نے اس نظم میں بڑے خوبصورت انداز میں وطن سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کیا ہے اور اپنے جذبات و احساسات کو اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ شاعر نے ہمارے اندر جذبہ حب الوطنی بیدار کرتے ہوئے ہمیں اس بات کا احساس دلایا ہے کہ ہمیں اپنے وطن کی سلامتی کے لیے کوشاں رہنا ہے اور اس کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنا ہے۔ شاعر کا مقصد دشمنوں کو اس بات سے آگاہ کرنا ہے کہ ہم بحیثیت پاکستانی قوم اپنے وطن سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اور اگر کوئی ہمارے وطن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو ہم اس کو منہ توڑ جواب دیں گے اور اس کو نیست و نابود کر دیں گے۔

__خلاصہ:__

یہ نظم شاعر لکھنوی نے لکھی ہے۔ اس نظم میں شاعر نے وطن سے بے پناہ محبت کا اظہار کیا ہے اور اپنے جذبات و احساسات کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ شاعر اس نظم میں اپنے وطن کو مخاطب کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کر رہے ہیں کہ اے میرے محبوب وطن تو ہمیشہ سلامت رہے، ہم تجھ پر کوئی آنچ نہ آنے دیں گے اور تجھے خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کریں گے اور تیری حفاظت، ترقی اور خوشحالی کے لیے اپنے تن، من، دھن کی بازی لگا دیں گے۔ ہم ایسا کوئی کام نہیں کریں گے جس سے تیری عزت پر حرف آئے اور ایسے کام کریں گے جس سے تیرا نام روشن ہو اور دنیا میں تیرا نام اونچا ہو۔ ہمیشہ تیری بقا اور ترقی کے لیے دیانت داری سے اپنے فرائض انجام دیں گے۔ تیری خدمت میں ہی ہماری عظمت ہے اور تیری حفاظت میں ہماری کامیابی ہے۔ تیری سرحدوں کی حفاظت ہمارا ایمان ہے اور تجھ پر قربان ہونا ہماری شہادت ہے۔ اگر تجھ پر کوئی مصیبت آئے یا تیری آبرو پر کوئی حرف آئے تو ہم اپنی جان کی بازی لگا دیں گے۔ ہم اپنا خون بہا دیں گے لیکن تجھ کو ہر بری نظر سے بچالیں گے۔ تیری بقا کی حفاظت ہمارے خون سے زیادہ نہیں۔ ہم اپنا لہو بہا کر تیری ناموس کی حفاظت کریں گے اور تیرا نام اونچا کریں گے۔ شاعر اپنے وطن کی محبت میں سرشار ہوتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے وطن کا سبز پرچم اور اس پر لگا یہ چاند اور تارا ہی ہمارا محبوب ہے اور ہمیں دل و جان سے زیادہ عزیز ہے۔ ہم ان سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ میرے وطن کی گلیاں، شہر اور باغات یہ سب میرے وطن پر قربان ہیں کیونکہ وطن ہے تو یہ ہیں۔ ان کی رونق میرے وطن کے دم سے ہے۔ شاعر اس عزم کا بھی اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب بھی میرے وطن کو میری ضرورت پڑی میں دل و جان سے حاضر ہوں اور اپنے وطن کے لیے جان کا نذرانہ دینے کے لیے ہمہ وقت تیار ہوں۔ شاعر اپنا ارادہ ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کے تحفظ اور تعمیر و ترقی کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیں گے اور اپنے وطن کے لیے ہر طرح کی قربانی دیں گے کیونکہ ہماری زندگی ہمارے وطن کی امانت ہے اور اگر یہ زندگی ہمارے وطن کے کام نہ آئی تو اس زندگی کا کیا فائدہ۔ شاعر اپنی زندگی کو کام میں لانا چاہتے ہیں اور اپنے وطن کے لیے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف اپنے وطن کے لیے کام کرنا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ وطن سے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے پیارے وطن کی بقا اور سلامتی کے لیے کوشاں رہیں گے اور دن رات محنت کر کے اس کو بلندیوں تک پہنچائیں گے۔ اس کی ہر ضرورت پر ہم اپنی ہر ضرورت قربان کر دیں گے۔ اپنے وطن کو قائم و دائم رکھنے کے لیے ہم ہر طرح کی قربانی دیں گے اور اپنی تمام تر محنت صرف کر کے اپنے وطن کا نام دنیا بھر میں روشن کریں گے۔

__سرگرمی:__

☆ طلبہ سے گروپ میں اپنے ملک پر ایک ایک شعر لکھوایا جا سکتا ہے۔ یا

☆ ایک چارٹ پیپر پر اس نظم میں جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ بنوائی جا سکتی ہیں۔ یا

☆ ایک عنوان دیا جائے ''میرا پاکستان'' اور اس کے حوالے سے طلبہ تصاویر کے ذریعے ایک پیشکش تیار کریں۔ یا

☆ ملی نغموں کا مقابلہ کروایا جا سکتا ہے۔ یا

☆ ''حب الوطنی'' کے عنوان پر ایک مضمون لکھوایا جا سکتا ہے۔ طلبہ کے گروپ بنوائے جائیں۔ ہر گروپ اس عنوان پر ایک مضمون تحریر کرے۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔ پندرہ سے بیس منٹ بعد ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر گروپ سے ایک بچہ اپنا لکھا ہوا مضمون سنائے۔ سب سے اچھے مضمون کو جماعت میں آویزاں کیا جائے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆کوئی اچھی دعا لکھیے جو آپ اپنے وطن کے لیے کرتے ہیں: یا اپنے وطن کے لیے کیا دعا کریں گے؟

☆آپ بڑے ہو کر اپنے وطن کے لیے کیا خدمات سرانجام دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

☆جس طرح شاعر نے وطن سے اپنی محبت کا اظہار اپنی نظم میں کیا ہے۔آپ اپنے وطن سے محبت کا اظہار کس طرح کرتے ہیں یا کریں گے؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔کس چیز کے لیے شاعر اپنا تن، اپنا من اپنا سر قربان کریں گے؟

۲۔شاعر کس چیز پر آنچ نہ آنے دیں گے؟

۳۔نگارِ وطن سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

۴۔آخری بند میں شاعر کے اپنے وطن کے لیے کیا جذبات ہیں؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ چارٹ پیپر۔ رنگین مارکر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (پرچیوں پر اپنے خیالات کے اظہار کے دوران)

☆ملی نغمہ سنانے یا سننے کے دوران

☆نظم کے انداز بیاں اور نئے الفاظ پر غور کرنے اور لغت میں اس کے معنی تلاش کرنے کے دوران۔

☆الفاظ کی درست ادائیگی، آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کے دوران۔

☆نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆ٹیپ کے مصرعے یا ٹیپ کے شعر سے واقف ہونے اور نظم میں شامل ٹیپ کا مصرعہ یا شعر لکھنے کے دوران۔

☆ہم قافیہ الفاظ کے بارے میں جاننے اور نظم میں موجود ہم قافیہ الفاظ لکھنے کے دوران۔

☆شاعر کے انداز بیاں کو سمجھتے ہوئے نظم کا خلاصہ لکھنے اور بندوں کی تشریح کے دوران۔

☆سابقوں اور لاحقوں سے واقف ہونے اور ان کی مدد سے نئے الفاظ بنانے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆اپنے اندر حب الوطنی کے جذبات پیدا کرنا اپنے ملک کی تعمیر و ترقی میں بھرپور حصہ لینا۔

☆اپنے وطن کے لیے کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہ کرنا اور اس سے والہانہ محبت کرنا۔

☆نظم کے انداز بیاں اور نئے الفاظ پر غور کرنا اور اپنے شعری ذوق میں اضافہ کرنا۔

☆الفاظ کی درست ادائیگی، آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کرنا۔

☆نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ٹیپ کے مصرعے یا ٹیپ کے شعر سے واقف ہونا اور نظم میں شامل ٹیپ کا مصرعہ یا شعر لکھنا۔

☆ہم قافیہ الفاظ کے بارے میں جاننا اور نظم میں موجود ہم قافیہ الفاظ لکھنا۔

☆شاعر کے انداز بیاں کو سمجھتے ہوئے بندوں کی تشریح کرنا اور نظم کا خلاصہ لکھنا۔

☆سابقوں اور لاحقوں سے واقف ہونا اور ان کی مدد سے نئے الفاظ بنانا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر۱

☆جوابات:

(الف)اس مصرع میں شاعر اپنے وطن کی محبت میں سرشار اس خواہش کا اظہار کر رہے ہیں کہ میرا محبوب وطن ہمیشہ سلامت رہے، ہم اس پر کوئی آنچ نہ آنے دیں گے اور اس کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کریں اور اس کی ترقی اور خوشحالی کو ہمیشہ برقرار رکھیں۔

(ب)شاعر بڑے جوش وولولے سے وطن سے اپنی محبت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر میرے وطن پر کوئی مصیبت آئے یا اس کی آبرو پر کوئی حرف آئے یا میرے وطن پر دشمنوں کی یلغار ہو ہم اپنی جان کی بازی لگا دیں گے۔ہم اپنا خون بہا دیں گے لیکن اپنے وطن کی عزت پر کوئی حرف نہ آنے دیں گے اور اسے دشمن قوتوں سے بچالیں گے۔تیری بقا کی حفاظت ہمارے خون سے زیادہ نہیں۔ہم اپنا لہو بہا کر تیری ناموس کی حفاظت کریں گے اور تیرا نام اونچا کریں گے۔

(ج)نظم کے دوسرے بند میں شاعر نے اپنے وطن کی گلیاں، شہر اور باغات کا ذکر کیا ہے اور ان تمام چیزوں کو اپنے وطن پر قربان کیا ہے۔مقصد یہ ہے کہ یہ تمام چیزیں وطن کے دم سے ہیں اگر وطن ہے تو یہ سب ہیں۔ان تمام چیزوں کی رونق میرے پیارے وطن کی وجہ سے ہے۔

(د)شاعر اپنا ارادہ ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کے تحفظ اور تعمیر وترقی کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیں گے اور اپنے وطن کے لیے ہر طرح کی قربانی دیں گے کیونکہ ہماری زندگی ہمارے وطن کی امانت ہے اور اگر یہ زندگی ہمارے وطن کے کام نہ آئی تو اس زندگی کا کیا فائدہ۔اپنے وطن سے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے پیارے وطن کی بقا اور سلامتی کے لیے کوشاں رہیں گے اور دن رات محنت کر کے اس کو بلندیوں تک پہنچائیں گے۔تیری ہر ضرورت پر ہم اپنی ہر ضرورت قربان کر دیں گے۔اپنے وطن کو قائم ودائم رکھنے کے لیے ہم ہر طرح کی قربانی دیں گے اور اپنی تمام تر محنت صرف کر کے اپنے وطن کا نام دنیا بھر میں روشن کریں گے۔

(ہ)شاعر اپنی زندگی اپنے وطن پر قربان کرنا چاہتے ہیں۔شاعر اپنی زندگی کو کام میں لانا چاہتے ہیں اور اپنے وطن کے لیے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ان کی زندگی کا مقصد صرف یہی ہے کہ اپنے وطن کے کام آئیں اور اس پر اپنا تن، من، دھن سب قربان کر دیں۔شاعر کے خیال میں اس زندگی کا کیا فائدہ جو اپنے وطن کے کام نہ آئے۔

مشق نمبر۲

☆مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

فتح ونصرت:	جو دل لگا کر محنت کرتا ہے فتح ونصرت اس کا مقدر ہوتی ہے /جس کے ساتھ اللہ کی مدد شامل ہو جائے فتح ونصرت اس کے قدم چومتی ہے۔
قرباں:	پاکستان کے بہادر فوجی اپنے وطن پر قربان ہو جاتے ہیں۔
مقابل:	کرکٹ میں جب پاکستانی ٹیم کے مدِّ مقابل جب بھارتی ٹیم ہوتی ہے تو لوگوں کا جوش دیکھنے والا ہوتا ہے۔
سرخ رو:	ہمیں اپنی زندگی میں ایسے کام کرنا چاہییں کہ آخرت کے دن اللہ کے سامنے سرخ رو ہو سکیں۔
تابندگی:	اس کے چہرے کی تابندگی دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی ہے۔
محفل:	محفل میں بیٹھ کر اس کے آداب کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔/محفل میں بے سروپا باتوں سے گریز کرنا چاہیے۔
چاک کر دینا:	وہ غصے میں اتنا پاگل ہو گیا کہ اس نے لڑائی کے دوران اپنے دوست کا گریبان چاک کر دیا۔

مشق نمبر۳

☆جو مصرعہ نظم میں بار بار آئے اسے ٹیپ کا مصرع اور جو شعر نظم میں بار بار آئے اسے ٹیپ کا شعر کہتے ہیں۔اس نظم میں ٹیپ کا مصرع آیا ہے یا ٹیپ کا شعر؟ اپنی کاپی میں لکھیے اور اس کے سامنے یہ بھی لکھیے کہ یہ ٹیپ کا شعر ہے یا ٹیپ کا مصرع۔

جواب:اس نظم میں ٹیپ کا مصرع آیا ہے جو یہ ہے:

اے نگارِ وطن تو سلامت رہے، مانگ تیری ستاروں سے بھر دیں گے ہم

مشق نمبر۴

☆درج ذیل الفاظ کے ہم قافیہ الفاظ لکھیے ایک لفظ نظم میں سے ہو دوسرا لفظ نظم کے علاوہ ہو۔

خبر: گہر ۔ اثر

عنوان: قربان ۔ ایمان ۔ عرفان ۔ارمان

جگر (یہ لفظ نظم میں موجود نہیں) فکر

زندگی: تابندگی ۔ دل لگی ۔ بندگی۔ دیوانگی

وطن: چمن ۔ امن ۔ لگن

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل مصرع کی تشریح کیجیے:

ع　　چھین لیں گے ہم اس آنکھ سے روشنی تیری جانب اٹھے گی جو بن کر شرر

جواب: اس مصرع شاعران لوگوں کو خبردار کر رہے ہیں جو ہمارے وطن پر بری نظر ڈالے یا اس کے تقدس کو پامال کرنے کی کوشش کرے۔ شاعر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو ہمارے وطن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا یا اس کے لیے برا چاہے گا ہم اسے نیست و نابود کر دیں گے۔ اس کا انجام عبرت ناک ہوگا۔ ہم اپنے وطن سے غداری کرنے والوں کو کبھی معاف نہیں کریں گے اور ان کا نام و نشان مٹا دیں گے۔

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیے:

(پچھلے اسباق میں سابقوں اور لاحقوں کو تفصیل سے سمجھایا جا چکا ہے۔)

بے	:(سابقہ)	بے رونق	۔ بے کار ۔ بے چارہ	۔ بے لگام	۔ بے سود
بان	:(لاحقہ)	دربان	۔ باغ بان	۔ گاڑی بان	۔ گلہ بان
خانہ	:(لاحقہ)	دواخانہ	۔ شفاخانہ		
ہم	:(سابقہ)	ہم وطن	۔ ہم کلام	۔ ہم راز	۔ ہم راہ
نا	:(سابقہ)	ناامید	۔ نالائق	۔ ناانصافی	۔ ناپسند
دار	:(لاحقہ)	پھول دار ۔	محلّہ دار	۔ پردہ دار	
مند	:(مندر نہیں صرف ''مند'' ہے اس کی اصلاح کیجیے)	عقل مند	۔ خواہش مند	۔ ضرورت مند	

سبق نمبر ۲۳:　　طبیعات کی اہمیت

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ سائنس کی ایک اہم شاخ طبیعات سے متعارف ہوں اور اس کی اہمیت کا اندازہ کر سکیں۔

☆ طبیعات کے کرشمات کی بدولت بننے والی ان تمام چیزوں اور ایجادات سے واقف ہوں جو ہماری روزمرہ زندگی میں استعمال ہوتی ہیں۔

☆ مشہور طبیعات دانوں سے آگاہ ہوتے ہوئے عالمی اعزاز پانے والے طبیعات دان سے متعارف ہوں۔

☆ الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ جگ سا (jig. saw) کے طریقے سے پڑھائی کریں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ متشابہ الفاظ بلحاظ اعراب سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ پر اعراب لگائیں اور لغت سے ان کے معنی تلاش کر کے لکھیں۔

طریقۂ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے ان کے پسندیدہ مضمون کے بارے میں پوچھیں اور پسندیدگی کی وجہ بھی دریافت کریں۔ (اگر ممکن ہو تو ایک چھوٹا پرچہ ہر بچے کو دیا جائے۔ ہر بچہ اپنے پسندیدہ مضمون کے بارے میں لکھے اور وجہ پسندیدگی بھی بتائے)

طلبہ سے زبانی اظہار رائے بھی کروایا جا سکتا ہے۔ جب تمام بچے مضمون کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار کر چکیں تو معلم طلبہ سے سوال کریں کہ وہ کون سا مضمون یا علم ہے جس کی بدولت آج ہم ایک مشینی دور میں قدم رکھ چکے ہیں اور جو انسان کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے کا سبب بنا ہے؟ طلبہ کو سوچنے کا موقع دیا جائے۔ بچوں سے رائے لینے کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں سائنس ایک ایسا علم ہے جس نے انسانی زندگی کی کایا پلٹ دی ہے اور اس کو تہذیب کی ایک نئی دنیا میں داخل کر دیا ہے۔ علم ''سائنس'' تحقیق اور دریافت کرنے کا ایک مکمل عمل ہے۔ جس کے ذریعے انسان دنیا میں وقوع پذیر ہونے کے قدرتی عمل اور مظاہر فطرت کی تشریح کرتا ہے اور اس کے ذریعے نئی نئی دریافتیں اور ایجادات کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تلاش اور جستجو کا مادہ انسانی سرشت میں رکھ دیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتا ہے۔ سائنس نے موجودہ دور میں انسانی زندگی میں مرکزی حیثیت اختیار کر لی ہے کیونکہ اس میدان میں کام کرنے والے افراد نے بے شمار ایسی اشیاء ایجاد اور دریافت کر لی ہیں جن سے انسانی زندگی میں آرام و راحت اور آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ موجودہ دور سائنسی دور ہے اور اس دور میں سائنس جتنی حیرت انگیز ترقی کر چکی ہے اتنی ترقی کسی زمانے میں نہیں کی تھی۔ سائنس نے

انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو متاثر کیا ہے۔اس نے ہمارے ماحول کو تبدیل کر دیا ہے اور ہمارے طرزِ فکر کو بھی یکسر بدل کے رکھ دیا ہے۔آج ہم سائنس کی ایک اہم شاخ کے بارے میں پڑھیں گے اور اس کی اہمیت سے آگاہی حاصل کریں گے۔بڑی جماعتوں میں اسے ایک اہم مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔اس کا شمار علم کے قدیم ترین اور اہم ترین شعبوں میں کیا جاتا ہے۔کیمیا، حیاتیات اور دوسرے سائنسی علوم کو سمجھنے کے لیے بھی اس کا مطالعہ ضروری ہے۔اس کی بدولت بہت سی بہت سی اہم، نئی نئی اور مفید ایجادات منظرِ عام پر آئی ہیں۔یہ وہ ایجادات اور ذرائع ہیں جو ہماری ملکی معیشت میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔آج ہم اس علم کی بدولت ہونے والے کرشمات سے واقفیت حاصل کریں گے۔ بچے سبق کا نام خود بتائیں گے۔

پڑھائی:

☆طلبہ سے سبق کی جگ سا (jig saw) کے طریقے سے پڑھائی کروائی جائے گی۔(طریقہ آگے درج ہے)

☆سب سے پہلے طلبہ کو چھ چھ کے گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔یہ گروپ ہوم گروپ (home group) کہلائے گا۔گروپ کے ہر بچے کو اسے لے کر ۶ تک نمبر دیئے جائیں گے۔(سبق کے بھی چھ پیراگراف ہیں)

☆جس بچے کو پہلا نمبر دیا گیا ہے وہ پہلا پیراگراف پڑھے۔جس کو ۲ وہ دوسرا، جس کو ۳ وہ تیسرا، جس کو ۴ وہ چوتھا، جس کو ۵ وہ پانچواں اور جس کو ۶ نمبر دیا گیا ہے وہ چھٹا پیراگراف پڑھے۔

☆جب تمام بچے اپنا اپنا پیراگراف پڑھ لیں تو تمام پہلے نمبر والے بچے ایک گروپ میں آجائیں دوسرے نمبر والے دوسرے گروپ میں اسی طرح تیسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے نمبر والے اپنے اپنے گروپ میں جمع ہو جائیں۔یہ کہلائے گا ایکسپرٹ گروپ (expert group)۔یہ تمام بچے ایک ہی پیراگراف پڑھ کر آئے ہیں وہ اپنے اسی پیراگراف پر تبادلہ خیال کریں اور پڑھے گئے پیراگراف پر گفتگو کریں۔

☆دس منٹ بعد یہ بچے واپس اپنے ہوم گروپ میں جائیں اور اپنی اپنی حاصل کردہ معلومات ہوم گروپ کے بچوں کو بتائیں۔ہوم گروپ کا ہر بچہ اپنے پیراگراف کے اہم نکات دوسرے بچوں کو بتائے۔اس طرح یہ پڑھائی عمل میں لائی جائے۔

☆آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے سبق کے حوالے سے چند سوالات کریں تاکہ طلبہ کی جانچ ہو سکے اور سبق کے اہم نکات سامنے لائیں۔

☆دورانِ پڑھائی معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔

سرگرمی:

☆مشہور طبیعات دانوں (جن کا ذکر سبق میں کیا گیا ہے) پر ایک دستاویزی فلم بنائی جاسکتی ہے یا یوٹیوب میں اگر ان طبیعات دانوں کے حوالے سے معلومات موجود ہوں وہ دکھائی جاسکتی ہیں۔

☆معلم کے لیے اگر ممکن ہو تو وہ انٹرنیٹ کی مدد سے ان تمام طبیعات دانوں (جن کا ذکر کتاب میں کیا گیا ہے) کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور ایک پیشکش تیار کر کے طلبہ کو دکھائیں۔یا

☆طبیعات دانوں کے حوالے کمپیوٹر سے حاصل کی گئیں معلومات کو ایک ایک الگ الگ چارٹ پیپر پر چسپاں کیا جائے یا کمپیوٹر سے پرنٹ نکالا جائے اور جماعت میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ان پرچوں یا چارٹ پیپر کو لگایا جائے۔طلبہ کے گروپ بنوائے جائیں اور ہر گروپ سے کہا جائے کہ ہر چارٹ پیپر کے پاس جائیں اور ان طبیعات دانوں کے بارے میں لکھی ہوئی معلومات پڑھیں اور ان کے بارے میں جانیں۔ہر گروپ کو ایک طبیعات دان کا مطالعہ کرنے کے لیے پانچ سے دس منٹ دیے جائیں۔

☆جب تمام گروپ ان کے بارے میں پڑھ لیں تو معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کی رائے لیں اور طلبہ کی حاصل کردہ معلومات کی جانچ کریں۔　　یا

☆کتاب میں موجود سرگرمی بھی کروائی جاسکتی ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆مشق نمبر ۳ میں دیا گیا سوال گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جائے۔　　یا

☆آپ کی نظر میں طبیعات کا سب سے بہترین کرشمہ کون سا ہے؟ جس نے پوری دنیا میں دھوم مچائی ہے؟ وجہ بھی بتایئے:

☆طبیعات کی بدولت بہت سی ایجادات سامنے آئی ہیں؟ آپ کے خیال میں یہ ایجادات ہمارے لیے فائدہ مند ہیں یا نقصان دہ؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ہماری روزمرہ زندگی میں طبیعات کا علم کیا کام کرتا ہے؟

۲۔کمپیوٹر کے ذریعے کیا کیا کام لیے جاتے ہیں؟

۳۔بجلی، بھاپ، شعاعی قوت اور جوہری توانائی وغیرہ کا استعمال کہاں کہاں ہوتا ہے؟

۴۔اگر طبیعات کا علم نہ ہوتا؟

۵۔سائنس نے ہماری زندگی کو آسان بنایا ہے یا مشکل؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ملٹی میڈیا۔ کمپیوٹر۔ چھوٹے پرچے۔ چارٹ پیپر یا کمپیوٹر پیپر بر درج معلومات

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (اپنے پسندیدہ مضمون کے بارے میں لکھنے یا بتانے کے دوران)

☆تمہیدی سوال پر اپنی رائے دینے کے دوران

☆طبیعات کے کرشمات کی بدولت بننے والی ان تمام چیزوں اور ایجادات سے واقف ہونے کے دوران۔

☆مشہور طبیعات دانوں سے آگاہ ہونے اور عالمی اعزاز پانے والے طبیعات دان سے متعارف ہونے کے دوران۔

☆الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ جگ سا (jig saw) کے طریقے سے پڑھائی کے دوران۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆متشابہ الفاظ بلحاظ اعراب سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ پر اعراب لگانے اور ان کے معنی لکھنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆سائنس کی ایک اہم شاخ طبیعات سے متعارف ہونا اور اس کی اہمیت کا اندازہ کرنا۔

☆طبیعات کے کرشمات کی بدولت بننے والی ان تمام چیزوں اور ایجادات سے واقف ہونا جو ہماری روزمرہ زندگی میں استعمال ہوتی ہیں۔

☆مشہور طبیعات دانوں سے آگاہ ہونا اور عالمی اعزاز حاصل کرنے والے طبیعات دان سے متعارف ہونا۔

☆الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ جگ سا (jig saw) کے طریقے سے پڑھائی کرنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆متشابہ الفاظ بلحاظ اعراب سے واقف ہونا۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر لغت سے تلاش کر کے ان کے معنی لکھنا اور ذخیرہ الفاظ بڑھانا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

(الف) طبیعات کا علم مادّے اور توانائی اور ان کے درمیان باہمی تعلق کا علم ہے۔

(ب) کیمیا، حیاتیات اور دوسرے سائنسی علوم کو سمجھنے کے لیے طبیعات کا مطالعہ ضروری ہے۔

(ج) طبیعات کے بغیر کمپیوٹر گیموں سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے تھے۔

(د) یہ طبیعات ہی کا کرشمہ ہے کہ برقی مقناطیسی لہریں پیدا کر کے مواصلات کی دنیا میں ایک انقلاب لایا جا چکا ہے۔ چنانچہ اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ انسان دنیا کے کسی بھی مقام میں بیٹھ کر دور دراز کے شہروں ہی سے نہیں بلکہ چاند اور مریخ سے بھی رابطہ قائم کر سکتا ہے اور وہاں کے حالات کا خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتا ہے۔ کمپیوٹر انٹرنیٹ کے ذریعے بذریعہ ای۔میل اپنے پیغامات ایک سیکنڈ سے بھی کم وقفے میں دنیا بھر کے تمام کمپیوٹروں کو بیک وقت پہنچایا جا سکتا ہے۔

(ہ) طبیعات کے کرشموں کے پیچھے جن عظیم طبیعات دانوں کی کوششوں کا ہاتھ ہے۔ ان میں گلیلیو، نیوٹن، مائیکل فراڈے، جیمز کلارک، ردرفورڈ، میکس ویل، گراہم بیل، میکس پلانک، رونجن، ایڈیسن، مارکونی، مادام کیوری اور البرٹ آئن اسٹائن بہت نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جنھوں نے اپنی ایجادات اور نظریات سے سائنس کے میدان میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔

(و) اب تک سائنس کے کسی بھی شعبے میں پاکستان نے ایک ہی نوبیل انعام حاصل کیا ہے اور وہ ہے ۱۹۷۹ء میں ملنے والا طبیعات کا نوبیل انعام، جو پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنے ساتھی سائنس دانوں شیلڈن لی گلاشو اور سٹیون وین برگ کے ساتھ مشترکہ طور پر حاصل کیا تھا۔

(ز) پاکستان کے مشہور ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان، ڈاکٹر ثمر مبارک مند، ڈاکٹر منیر احمد خان اور ڈاکٹر پرویز ہود بھائی بھی طبیعات کی دنیا میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

مشق نمبر ۲

☆درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

کہکشاں: رات کی تاریکی میں ستاروں کی کہکشاں نے آسمان کو بے حد دلفریب بنا دیا تھا۔

اشتراک: پاکستان نے چین کے اشتراک سے ایک سی۔ پیک منصوبہ بنایا ہے۔

انفرادی: اسکول میں بچوں کو ایسی سرگرمیاں کروانی چاہییں جس سے ان کی انفرادی صلاحیتیں منظرِ عام پر آئیں۔

اجتماعی: یومِ آزادی کے دن مختلف مساجد میں پاکستان کی سلامتی اور خوشحالی کے لیے اجتماعی دعائیں کی جاتی ہیں۔

لیپ ٹاپ: میں اپنے لیپ ٹاپ کو کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیتی۔

زمیں بوس: کچھ عمارتیں اتنی خستہ حال ہوتی ہیں کہ کسی بھی قدرتی آفت کے نتیجے میں زمیں بوس ہو جاتی ہیں/عقیدت مند عزت و تکریم کی خاطر اپنے پیر کے آگے زمیں بوس ہو جاتے ہیں۔

چہل قدمی: رات کو کھانے کے بعد چہل قدمی ضرور کرنی چاہیے۔

انٹرنیٹ: انٹرنیٹ کی بدولت ہماری بہت سی مشکلات حل ہو گئی ہیں۔

مشق نمبر ۳

☆ سبق کی مدد سے طبیعات کی اہمیت پر ایک مختصر نوٹ لکھیے:

جواب: طلبہ اپنی فہم اور معلم کی ہدایات کے مطابق سبق سے مدد لے کر ایک مختصر نوٹ تحریر کریں۔

مشق نمبر ۴

☆ سبق کی مدد سے خالی جگہیں پُر کیجیے: (جوابات)

(الف) ای میل　(ب) کمپیوٹر گیموں　(ج) قدیم ترین اور اہم ترین　(د) برقی مقناطیسی لہریں　(ہ) ایک نوبیل　(و) بجلی

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل فقروں میں قوسین میں دیے ہوئے الفاظ میں سے صحیح لفظ کو منتخب کر کے لکھیے: (درست جوابات)

(الف) اس کے ہاتھ میں نرگس کا پھول ہے۔

(ب) میں تو مجید کو اپنے بھائی کے برابر سمجھتا ہوں۔

(ج) تمھیں مذہب کے معاملے میں احتیاط سے بات کرنی چاہیے۔

(د) یہ دہی کھٹا ہے۔

(ہ) میرے سوال پر وہ لاجواب ہو گیا۔

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم چند طلبہ میں کچھ الفاظ تقسیم کریں جن کے دو معنی نکلتے ہوں مثال: پر۔ سن۔ سر۔ عالم وغیرہ اس کے بعد طلبہ سے معنی پوچھے جائیں ان معنی کو تختہ تحریر پر لکھا جائے پھر طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے انھیں بتائیں اگر میں اس ''پر'' لفظ میں پیش لگا دوں تو اس کا کیا مطلب ہوگا۔ طلبہ بتانے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح تمام الفاظ کے اعراب بدل کر بھی معنی پوچھے جائیں اور بتایا جائے کہ ایسے الفاظ قواعد کی رو سے متشابہ الفاظ کہلاتے ہیں یہ متشابہ کی ایک قسم ہے جس میں اعراب بدلنے سے معنی بھی بدل جاتے ہیں

☆ درج ذیل الفاظ بھی ایک سے زیادہ معنی رکھتے ہیں۔ ان کو اعراب بدل کر لکھیے۔ ساتھ میں ان کے معنی بھی لکھیے:

بِل: سوراخ۔ چھید۔ حشرات الارض کے رہنے کا سوراخ	بَل: خم ۔ ٹیڑھا
بَن: جنگل	بِن: بغیر
کل: گذرا ہوا دن یا آنے والا دن	کُل: تمام۔ سب
مِہر: روپیہ جو مسلمانوں کے نکاح کے وقت مرد کے ذمے عورت کو دینا مقرر کیا جاتا ہے۔	مُہر: چھاپ۔ کسی چیز پر کھدا ہوا نام
ترَک: چھوڑنا۔ درگزر	تُرک: تاتار یا ترکستان کا باشندہ
صَرف: خرچ	صِرف: فقط۔ تنہا
عِلم: دانش۔ دانائی۔ ہنر۔ فن	عَلَم: جھنڈا ۔نشان

سبق نمبر: ۲۴　　سمندر کا کھارا پانی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ سبق آموز قصے اور کہانیوں سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی آئندہ زندگی میں بہتری لائیں۔

☆زندگی کے ہر معاملے میں خود غرضی سے کام نہ لیں اور لالچ سے پرہیز کریں۔

☆اپنے ملک کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک کے ادب اور لوک ورثے سے قصے اور کہانیوں کے ذریعے آگاہ ہوں۔

☆کہانی یا قصے کے انداز تحریر سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے ایک سبق آموز کہانی تشکیل دیں۔

☆نئے الفاظ سیکھیں اور لغت سے اس کے معنی تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ روانی سے پڑھ سکیں۔

☆کہانی کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆علامت فاعل اور علامت مفعول سے آشنا ہوتے ہوئے تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆متشابہ الفاظ بلحاظ آواز کے بارے میں جانتے ہوئے دیے گئے الفاظ کے متشابہ لکھیں اور ان کے معنی لغت میں سے تلاش کریں۔

☆واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے پوچھیں کہ اخلاقی خوبیاں کیا ہوتی ہیں؟ طلبہ سے پوچھ کر تمام اخلاقی خوبیوں کو تختہ تحریر پر لکھا جائے گا ساتھ ہی انہیں بتایا جائے گا کہ سچ بولنا، بدتمیزی نہ کرنا، آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرنا، بڑوں کی عزت کرنا، اچھی باتیں کرنا یہ سب اخلاق کا حصہ ہیں اور اگر ہم ان اخلاقی صفات کو اپنائیں گے تو ہر کوئی ہمیں پسند کرے گا۔ایک اخلاقی صفت یہ بھی ہے لالچ سے بچنا۔معلم طلبہ سے پوچھیں کہ ان تمام اخلاقی صفات کو اپنا کر کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اگر ہم ان صفات کو نہ اپنائیں تو ہمیں کیا کیا نقصانات ہوتے ہیں؟ ان تمام فوائد اور نقصانات پر طلبہ سے ایک کل جماعتی گفتگو کی جائے اور لالچ کے موضوع پر بھی گفتگو کی جائے۔طلبہ کو بتایا جائے کہ لالچ کرنے سے جو پاس ہوتا ہے انسان اسے بھی گنوا بیٹھتا ہے۔اس کے بعد موضوع کے حوالے سے معلم طلبہ سے مزید سوالات کریں اور پوچھیں کہ کہانی کی کتنی اقسام ہوتی ہیں؟ طلبہ کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے معلم بتائیں کہ کہانی کوئی قصہ یا داستان کو کہتے ہیں اس کی مختلف اقسام ہوتی ہیں مثلاً مزاحیہ، سبق آموز، سسپنس، ڈراؤنی، سچی وغیرہ بعض اوقات صرف انسان کی تفریح کا ذریعہ نہیں بنتی ہیں بلکہ کچھ ایسی کہانیاں اور قصے ہوتے ہیں جو لوگوں کی اصلاح کے لیے ہوں اور اس میں لوگوں کے لیے سبق اور نصیحتیں موجود ہوتی ہیں۔معلم مزید بتائیں کہ اچھی باتیں یا نصیحتیں وہ ہوتی ہیں جو ہماری زندگی کو بہتر بناتی ہیں اور ہماری شخصیت سنوارتی ہیں۔اگر آپ ان اچھی باتوں پر عمل کریں تو ایک کامیاب زندگی گزاریں گے اور آپ کو بہت سے فوائد حاصل ہوں گے جیسے کہ آپ کی روزمرہ زندگی میں بہتری آئے گی، آپ کے اندر اچھی عادتیں پیدا ہوں گی جس کی وجہ سے لوگ آپ کو پسند کریں گے۔اسی طرح کی ایک کہانی ہم آج پڑھیں گے جس کو پڑھ کر نہ صرف مزا آئے گا بلکہ سبق بھی حاصل ہوگا۔طلبہ خود اس کا نام بتا دیں گے۔

☆مختلف بچوں کی کہانیاں یوٹیوب پر موجود ہیں اگر ممکن ہو تو کوئی ایک کہانی دکھائی جا سکتی ہے۔

پڑھائی:

سبق کی بلند خوانی کروائی جائے گی۔چونکہ یہ ایک کہانی ہے اس لیے چند اچھے بچوں سے بلند خوانی کروائی جائے جس سے طلبہ کی دلچسپی قائم رہے۔معلم ساتھ ہی سمجھاتے بھی جائیں۔کہانی کے اختتام پر معلم طلبہ کی رائے لیں اور اس میں پوشیدہ سبق پر طلبہ سے اظہار خیال کروایا جائے۔ساتھ ہی طلبہ کو کہانی لکھنے کے انداز تحریر کی طرف نشاندہی کروائی جائے اور بتایا جائے کہ کہانی کس طرح لکھی جاتی ہے اور اس میں کن چیزوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے اور اس کی دلچسپی کس طرح برقرار رکھی جاتی ہے۔طلبہ کو یہ بھی بتایا جائے کہ کہانی میں مختلف کردار بھی ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ کہانی میں جو سبق دیا جاتا ہے اسے کب لکھا جاتا ہے اور کس طرح لکھا جاتا ہے وغیرہ۔

سرگرمی:

معلم پوری جماعت کو شامل کر کے ایک زبانی کہانی بنوائیں۔مثلاً کہانی شروع کرتے ہوئے پہلا جملہ معلم خود ادا کریں جیسے ''ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں ایک لڑکا رہتا تھا جو بہت غریب تھا۔۔۔۔۔۔

☆اب طلبہ سے کہا جائے کہ وہ باری باری ایک ایسا جملہ ساتھ لگاتے جائیں کہ ایک کہانی کی صورت بن جائے۔جملوں کا آپس میں ربط ہونا ضروری ہے۔

☆جہاں بچے کو مشکل ہو وہاں معلم مدد کریں۔

☆اس طرح ہر بچہ اپنی باری آنے پر کوئی ایک جملہ جوڑے اس طرح آہستہ آہستہ ایک کہانی بن جائے گی۔

☆کہانی سبق آموز بنانے کے لیے اس کا عنوان پہلے سوچ لیا جائے تا کہ بچے اسی کے حوالے سے کہانی بنائیں۔جیسے کہانی کا عنوان ''محنت میں عظمت'' یا ''جھوٹ کی سزا'' یا '' غرور کا سر نیچا'' یا ''سچ کی جیت'' وغیرہ

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کوئی بھی ایک لوک کہانی لکھ کر لائیے۔ (کسی کتاب یا انٹرنیٹ سے مدد لیجیے)

☆ کتاب میں موجود مشق نمبر ۳ پر دیا گیا سوال گھر سے کرنے کے لیے دیا جا سکتا ہے۔ (معلم ہدایات دیں)

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

ا۔ اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

۲۔ اگر آپ چھوٹے بھائی کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

۳۔ اگر آپ بڑے بھائی کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

۴۔ بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے گھر پچھواڑے سے کیوں گھسا؟

☆ کتاب میں موجود سوالات میں سے چند ایک کے جوابات بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ کمپیوٹر۔ ملٹی میڈیا۔ انٹرنیٹ۔ یو۔ ٹیوب۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (تمہیدی گفتگو کے دوران)

☆ کہانی دیکھنے اور اس پر اپنی رائے کے اظہار کے دوران

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی (بلند خوانی) کے دوران اور کہانی میں پوشیدہ سبق اخذ کرنے کے دوران۔

☆ آپس میں مل جل کر ایک زبانی کہانی تشکیل دینے کے دوران

☆ کہانی کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆ علامت فاعل اور علامت مفعول سے آشنا ہوتے ہوئے تحریر میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆ متشابہ الفاظ بلحاظ آواز سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے الفاظ کے متشابہ لکھنے اور ان کے معنی لغت میں سے تلاش کرنے کے دوران۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھنے اور جملوں میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ سبق آموز قصے اور کہانیوں سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی آئندہ زندگی میں بہتری لانا۔

☆ زندگی کے ہر معاملے میں خود غرضی سے کام نہ لینا اور لالچ سے پرہیز کرنا۔

☆ اپنے ملک کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک کے ادب اور لوک ورثے سے قصے اور کہانیوں کے ذریعے آگاہ ہونا۔

☆ کہانی یا قصے کے اندازِ تحریر سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے ایک کہانی تشکیل دینا اور اس میں چھپے سبق سے نصیحت حاصل کرنا۔

☆ نئے الفاظ سیکھنا اور اس کے معنی لغت میں سے تلاش کرنا۔

☆ الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ روانی سے بلند خوانی کرنا۔

☆ کہانی کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ علامت فاعل اور علامت مفعول سے آشنا ہوتے ہوئے تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆ متشابہ الفاظ بلحاظ آواز کے بارے میں جاننا اور دیے گئے الفاظ کے متشابہ لکھ کر ان کے معنی لغت میں سے تلاش کرنا۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھنا اور جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ
مشق نمبر ا

☆ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف) بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کے ساتھ انتہائی برا برتاؤ کیا یہاں تک کہ جب چھوٹے بھائی کے گھر کھانے کو چاول نہ تھے تو وہ اپنے بڑے بھائی سے ایک سیر چاول ادھار مانگنے گیا تو بڑے بھائی نے

اسے ٹکا سا جواب دے دیا۔

(ب) چھوٹے بھائی نے بوڑھے آدمی کا لکڑی کا گٹھا جو بہت بھاری تھا اٹھایا اور اسے بوڑھے کے گھر تک چھوڑا۔

(ج) بوڑھے نے چھوٹے بھائی کو کچھ تل کے لڈّو دیے اور اسے کہا: ''اسے لے کر تم مندر کے پیچھے جو جنگل ہے وہاں چلے جاؤ۔ وہاں ایک بل ہے جس میں بہت سے بونے رہتے ہیں۔ ان بونوں کو یہ تل کے لڈّو بہت پسند ہیں وہ کسی بھی قیمت پر اسے حاصل کرنا چاہیں گے۔ اس وقت اس کے بدلے تم دھن دولت نہ مانگنا بلکہ پتھر کی ایک چکی مانگ لینا۔ بعد میں تمھیں اس چکی کا کرشمہ معلوم ہو جائے گا۔

(د) چھوٹے بھائی نے اس چکی سے ہر وہ چیز حاصل کر لی جس کا وہ طلب گار تھا مثلاً چاول، مچھلی، نیا مکان، اصطبل، گودام غرض یہ کہ شان و شوکت کی سب چیزیں مانگ لیں۔

(ہ) برے بھائی نے جب یہ دیکھا کہ اس کا چھوٹا بھائی اتنی جلدی لکھ پتی کیسے بن گیا تو وہ اس کی نگرانی کرنے لگا اور اس نے جان لیا کہ یہ سب کچھ اس چکی کی بدولت ہے۔ لہٰذا اس نے اس چکّی کو حاصل کرنے کے لیے پچھواڑے سے اپنے چھوٹے بھائی کے گھر میں گھسا اور چکّی اٹھا لایا۔

(و) بڑا بھائی چھوٹے بھائی سے بچنے کی خاطر اس چکی کو لے کر پانی کی کشتی میں سوار ہو گیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ کسی الگ جزیرے میں اس چکی کو لے جائے گا اور لکھ پتی بن جائے گا۔ لیکن اس کی بدقسمتی آڑے آ گئی۔ ہوا یہ کہ آتے وقت وہ اپنی کشتی میں ضرورت کی اور سب چیزیں تو لے آیا مگر نمک لانا بھول گیا۔ جب وہ کھانا کھانے بیٹھا تو اسے نمک کی طلب ہوئی۔ اس نے سوچا کیوں نہ اس چکی سے ہی نمک حاصل کر لیا جائے۔ یہ سوچ کر اس نے چکی چلا کر کہا ''نمک نکلو، نمک نکلو'' کہنے کی دیر تھی کہ چکی میں سے ڈھیروں نمک نکلنا شروع ہو گیا۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ بڑے بھائی نے چکی چلانے کا طریقہ تو دیکھ لیا تھا لیکن گھبراہٹ میں وہ چکی روکنے کا طریقہ دیکھ نہیں پایا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نمک کے بوجھ سے بڑے بھائی کی کشتی سمندر میں ڈوب گئی۔ اور وہ اپنی لالچ اور خود غرضی سمیت کشتی کے ساتھ ہی غرق ہو گیا۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

ٹکا سا جواب دینا:	نیا موبائل خریدنے کے لیے میں نے ابو سے پیسے مانگے تو انھوں نے مجھے ٹکا سا جواب دے دیا۔
مہین:	کل دروازے پر ایک مہین سے بزرگ نے دستک دی۔
راج کمار:	اس سلطنت کا راج کمار بڑا رحم دل ہے۔/ احمد اپنی سالگرہ کے دن شیروانی پہنے ہوئے بالکل راج کمار لگ رہا تھا۔
کیوں کر:	معلوم نہیں کیوں کر میرے ذہن میں خیال آیا کہ اس سال گرمیوں کی چھٹیاں سوات میں گزاری جائیں۔
داہنی:	سڑک کی داہنی طرف سے آتی ایک تیز رفتار گاڑی نے راہگیر کو زوردار ٹکر ماری۔/ میری داہنی ٹانگ میں کل رات سے درد ہے۔
پچھواڑے:	ہمارے گھر کے پچھواڑے میں ایک خوبصورت باغیچہ ہے۔
آڑے آنا:	مصیبت میں آڑے آ کے تم نے میرا دل جیت لیا۔

مشق نمبر ۳

☆ کہانی پڑھ کر آپ جس نتیجے پر پہنچے ہیں اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے:

جواب: اس کہانی سے ہم نے یہ سیکھا کہ لالچ اور خود غرضی کا انجام بھیانک ہوتا ہے۔ جو آدمی خود غرض ہوتا ہے، صرف اپنے بارے میں سوچتا ہے اور کبھی کسی کے کام نہیں آتا وہ کبھی سکھ نہیں پاتا اور نہ ہی ایک خوشگوار زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کہانی میں ایک شخص نے اپنے چھوٹے بھائی کی مدد نہیں کی جس سے اندازہ ہوا کہ وہ انتہائی خود غرض اور بے حس ہے۔ اس کے علاوہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کی دولت دیکھ کر لالچ میں آ گیا جس سے اندازہ ہوا کہ وہ لالچی بھی تھا۔ آخر میں اس شخص کا جو انجام ہوا وہ اس کی سزا تھی جو قدرت کی طرف سے تھی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جب بھی کسی کو ہماری مدد کی ضرورت ہو ہمیں اس کی مدد کرنی چاہیے اور دوسروں کے مال و دولت یا عیش و عشرت سے جلنا نہیں چاہیے اور نہ ہی اس کی دولت دیکھ کر لالچ میں اندھا ہونا چاہیے کیونکہ اس طرح وہ اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے اور اپنی دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت بھی خراب کرتا ہے۔

مشق نمبر ۴

☆ درج ذیل پیراگراف میں خالی جگہوں کو (اگر ضرورت ہو تو) ''نے'' اور ''کو'' استعمال کر کے پُر کیجیے:

ہم نے اب تک گھر ـ (یہاں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں) نہیں خریدا۔ یہ ہماری طاقت سے باہر ہے۔ تم نے تو ـ (یہاں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں)۔

ہم نے ابو کو بتا دیا ہے۔

انھوں نے ہم کو یقین دلایا ہے کہ وہ ہمارے لیے گھر ـ (یہاں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں) خرید دیں گے۔

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں متشابہ الفاظ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں ان کا اعادہ کروایا جائے۔

سب سے پہلے معلم ایک جملہ تختۂ تحریر پر لکھیں مثلاً '' ہر خاص و عام کا پسندیدہ پھل آم ہے۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ اس جملے کی خاص بات کیا ہے۔ طلبہ بتائیں گے کہ اس میں دو الفاظ ایک جیسی آواز والے ہیں۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آئیں اور طلبہ کو بتائیں کہ اردو زبان میں کچھ الفاظ ایسے

ہوتے ہیں جن کی آوازیں ایک جیسی ہوتی ہیں لیکن ان کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔ایسے الفاظ کو متشابہ الفاظ کہتے ہیں۔

☆معلم طلبہ کو ضرور بتائیں کہ متشابہ الفاظ تین طرح کے ہوتے ہیں۔پچھلی جماعتوں میں وہ ایک قسم پڑھ چکے ہیں جیسے متشابہ الفاظ بلحاظ اعراب یعنی اعراب بدلنے سے معنی میں فرق مثال: پَر ۔ پُر

☆ایک ہوتے ہیں ''متشابہ الفاظ بلحاظ املا'' جس میں الفاظ ایک ہی طرح لکھے جاتے ہیں جیسے شام۔شام (ایک شام وقت ہے اور ایک شام جگہ کا نام) اسی طرح چشمہ۔چشمہ (ایک چشمہ عینک ہے اور ایک چشمہ پانی کا چشمہ)

☆آج ''متشابہ الفاظ بلحاظ آواز'' کے بارے میں مشق کریں گے۔جس میں آواز تو ایک جیسی ہوتی ہے لیکن املا میں فرق ہوتا ہے اور معنی مختلف ہوتے ہیں۔دی گئی مشق میں متشابہ الفاظ بلحاظ آواز والے الفاظ دیے گئے۔طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جائیں۔

☆درج ذیل الفاظ کے متشابہ الفاظ لکھیے۔دونوں کے معنی بھی لکھیے:

نسب: نسل۔ سلسلہ خاندان　　نصب: کھڑا کرنا۔لگانا۔قائم کرنا

عرض: بیان۔ گذارش۔التماس　　ارض: زمین۔دھرتی

مقرّر: قرار دیا گیا۔ٹھہرایا گیا　　مکرر: دوبارہ۔پھر۔دوسری دفعہ

ابد: ہمیشگی۔وہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو۔　　عبد: بندہ۔غلام۔ملازم۔نوکر

نظر: بغور دیکھنا۔نگاہ۔آنکھ۔بصارت　　نذر: منّت۔صدقہ۔قربانی

عصر: زمانہ۔وقت۔　　اثر: تاثیر

مشق: مہارت　　مشک: پانی بھرنے کی کھال۔وہ سلی ہوئی کھال جس میں پانی بھرا جاتا ہے

سورت: قرآن مجید کا کوئی باب یا فصل　　صورت: صورت، چہرہ،شکل،مکھڑا

مشق نمبر۶

☆واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیے: (سبق ''نام دیومالی'' میں تفصیل سے سمجھایا جا چکا ہے)

واحد	جمع	واحد	جمع
شریف	شرفاء	طالب	طلبہ
فن	فنون	نفل	نوافل
شے	اشیاء	عدد	اعداد
شیطان	شیاطین	سلطان	سلاطین
رسالہ	رسائل	دلیل	دلائل

سرگرمی: ☆درج بالا الفاظ میں سے چند الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

سبق نمبر۲۵: آندھی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆مزاح کا شعور بیدار کرتے ہوئے اس سے لطف اندوز ہو سکیں۔

☆مزاحیہ نظم نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے پُرمزاح انداز میں لکھی گئی نظم کے انداز تحریر پر غور کریں۔

☆آندھی سے پیدا ہونے والی صورتحال سے آشنا ہونا۔

☆نظم میں کی گئی منظر کشی کو دیکھتے ہوئے کسی بھی منظر کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔

☆الفاظ کی درست ہجے، اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے نظم خوانی کریں۔

☆نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔

☆ہم قافیہ الفاظ کے بارے میں جانیں اور نظم میں موجود ہم قافیہ الفاظ تلاش کر کے لکھیں۔

☆مترادف مرکب اور متضاد مرکب سے واقف ہوتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ لکھیں اور جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

☆اسم ذات کی اقسام کے حوالے سے معلومات حاصل کریں اور ان اقسام سے متعلق الفاظ کی شناخت کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے طلبہ کو آڈیو پر چند آوازیں سنوائی جائیں اور ان سے پوچھا جائے کہ یہ آوازیں کیسی ہیں اور کب سنائی دیتی ہیں؟

آوازیں کچھ اس طرح کی ہوں مثلاً ا۔بادل کے گرجنے کی ۲۔بارش کے پانی کی آواز ۳۔تیز ہوا یا آندھی کی آواز ۴۔سمندر کے پانی کی آواز۔

طلبہ سے ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر آواز کو الگ الگ سنوایا جائے اور اس کے بارے میں پوچھا جائے کہ یہ آواز کب سنائی دیتی ہے؟ اس آواز سے کیا معلوم ہوتا ہے؟ جب یہ آواز آتی ہے تو اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ اس میں کیا ہوتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ

☆ طلبہ سے ہر آواز کی تفصیل معلوم کی جائے۔ جب تیز ہوا یا آندھی کی آواز طلبہ بتائیں تو ان سے پوچھا جائے کہ آندھی کے آنے سے کیا ہوتا ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں۔ جب ان تمام آوازوں کے متعلق طلبہ اپنی رائے کا اظہار کر چکیں تو معلم طلبہ سے نظم کے حوالے سے سوال کریں کہ آپ کو نظم پڑھنا اچھا لگتا ہے یا کہانی؟ نظم کیوں اچھی لگتی ہے اور کہانی کیوں اچھی لگتی ہے؟ بچوں سے ان کی رائے لی جائے۔ اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے کہ نظموں کی مختلف اقسام ہوتی ہیں مثلاً حمد، نعت، قصیدہ وغیرہ کچھ نظمیں مزاحیہ انداز میں لکھی جاتی ہیں جو زیادہ تر بچوں کے لیے ہوتی ہیں۔ اس میں مزاح کا پہلو بھی ہوتا ہے اور یہ ہلکے پھلکے انداز میں لکھی جاتی ہیں۔ اس میں زیادہ تر سادہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح کی ایک نظم ہم آج پڑھیں جو آندھی سے متعلق ہے۔ آندھی ایسی تیز ہوا ہوتی ہے جو پلک جھپکتے میں سارا نظام تلپٹ کر دیتی ہے اور اس کی وجہ سے بعض اوقات کافی تباہ کاریاں بھی ہوتی ہیں۔ اسی موضوع کو شاعر نے بڑے ہلکے پھلکے اور پر مزاح انداز میں اپنی نظم میں بیان کیا ہے اور آندھی سے پیدا ہونے والے مسائل کی بڑے بھرپور انداز میں منظر کشی کی ہے۔ بچے نظم کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

طلبہ انفرادی طور پر اس نظم کو پڑھیں گے۔ یعنی خود اس نظم کو پڑھنے کی کوشش کریں گے۔ معلم سب بچوں کے پاس جا کر ان کی معاونت کریں۔ نظم پڑھنے کے بعد ہر بچہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے بچے سے اس نظم پر تبادلہ خیال کرے۔ معلم مشکل الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆نظم کے اختتام پر ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم نظم کے حوالے سے طلبہ کی رائے لیں۔ چونکہ یہ نظم آسان ہے لہٰذا اس کو سمجھنے میں دشواری پیش نہیں آئے گی۔

☆ آخر میں معلم طلبہ کو نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ بیان کریں جو آگے درج ہے۔

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے اپنی مزاحیہ شاعری سے لوگوں کو محظوظ کیا ہے۔ اور بڑے پُر لطف اور پُر مزاح انداز میں آندھی کے آنے سے پیدا ہونے والی صورتحال بیان کی ہے اور اس کی وجہ سے لوگوں کو جن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کا اس خوبی سے نقشہ کھینچا ہے کہ بے اختیار لبوں پر ہنسی آجائے۔ شاعر کا مقصد لوگوں میں مزاح سے لطف اندوز ہونے کا شعور بیدار کرنا ہے۔

خلاصہ:

یہ نظم ''نذیر احمد شیخ'' نے لکھی ہے۔ اس نظم میں شاعر نے آندھی سے پیدا ہونے والی صورتحال کا ذکر مزاحیہ انداز میں کیا ہے۔ شاعر نے آندھی سے ہونے والی تباہ کاریوں کی منظر کشی بڑے بھرپور انداز میں کی ہے ساتھ ہی اس میں مزاح کا رنگ بھی پیدا کیا ہے جسے پڑھتے ہی بے اختیار لبوں پر مسکراہٹ آجائے۔ شاعر نے اپنے گھر کی ابتر حالت کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ آندھی کے آتے ہی کھڑکی زور سے کھڑکی اور بانس کی تیلیوں کی جو چق بچھی ہوئی تھی وہ ایک طرف سے دوسری طرف کھسک چکی ہے اور روشن دان ایسے ہل رہے ہیں کہ لگتا ہے تڑپ رہے ہوں۔ شاعر کہتے ہیں کہ جتنی دیر میں ہم کھڑکیاں دروازے بند کرنے بھاگے تاکہ ان تیز ہواؤں کا راستہ روکیں اسی اثناء میں ریت نے سارے گھر پر قبضہ کر لیا ہے اور پورا گھر ریگستان بن چکا ہے یعنی اس آندھی سے گھر میں ریت ہی ریت پھیل چکی ہے۔ آندھی نے جھاڑ اور جھاڑن کا بڑا ابر احال کیا۔ جھاڑ و اور جھاڑن ہوا میں اس زور سے لہرائے اور کوئی کہیں جا گرا اور کوئی کہیں۔ دھات کا کنستر جو رکھا ہوا تھا اندھی کی تیز ہوا سے ادھر ادھر لڑھک رہا ہے اور اس کی آواز ایسی لگ رہی ہے جیسے ڈھول بج رہا ہو اس کے ساتھ ہی غلہ پھٹکنے کی جو چھاج ہے وہ بھی ادھر ادھر ہوا میں اڑ رہی ہے اور ادھر ادھر گر رہی ہے۔ شاعر اپنے پُر لطف انداز میں گھر کا احوال بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ آندھی کی تیز ہواؤں نے گھر کا نقشہ ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ مرزا غالب کی تصویر الٹی ہو کر دیوار پر لٹک رہی ہے اور اقبال کی تصویر تو سرے سے زمین پر ہی گر گئی ہے۔ غرض گھر کا عجب حال ہو گیا ہے۔ ہر چیز الٹ پلٹ ہو گئی ہے۔ شاعر تند و تیز ہوا کے جھونکے کو بھوتوں کے سردار سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ آندھی کے اس بگولے نے پل بھر میں سارے گھر کو تہس نہس کر ڈالا ہے اور پورے گھر کا نظام درہم برہم کر دیا ہے۔ یہ تیز آندھی کا بگولہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی بھوتوں کا کوئی سردار ہو۔ اس ہوا کے گولے نے سارے اخبارات کو بھی اڑا دیا ہے۔ پورے گھر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ تمام اخبارات اڑتے پھر رہے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ آندھی کے آتے ہی تیز ہواؤں کے جھکڑ چلنے کی آوازیں آتی ہیں۔ گھر کی تمام چیزیں اپنی جگہ چھوڑ دیتی ہیں۔ کبھی کسی چیز کے ٹوٹنے کی اور کبھی کسی میز کے گرنے کی آوازیں آتی ہیں اور یہ آوازیں اتنی خوفناک اور تیز ہوتی ہیں کہ ہمارے کانوں کو گراں گزرتی ہیں اور ہمارے کانوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ اس تمام شور شرابے میں کچھ سجھائی نہیں دیتا نہ ہی کچھ سنائی دیتا ہے شاعر مثال پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہماری بیگم نے اپنے نوکر سے شال جو منگوائی وہ اس کے بدلے میں ڈال (شاخ ،ٹہنی) لے آیا۔ شاعر کہتے ہیں کہ کسی کے کپڑے سوکھ رہے تھے تو ان میں سے ایک شلوار جھاڑی میں لپٹی ہوئی اڑ کر آگئی اور جوں ہی وہ اس شلوار کو جھاڑی سے الگ کرنے لپکے اسی اثناء میں ان کی دستار یعنی پگڑی ہوا سے اڑ کر دور جا گری۔ شاعر بڑے مضحکہ خیز انداز میں مٹکے کا احوال بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہوا کے تیز جھونکے سے گھر میں بنے چھجے سے ایک اینٹ سیدھی جا کر مٹکے پر گری اور اس اینٹ نے ایک جھٹکے سے مٹکے کو چکنا چور کر دیا۔ چونکہ چھجا زیادہ مضبوط نہیں تھا اس لیے تیز ہوا کی تاب نہ لا کر اس کی ایک اینٹ لرز کر

اس زور سے سیدھی مٹکے پر گری کہ وہ ٹوٹ کر گر پڑا۔ شاعر آندھی سے ہونے والی تباہی کی منظرکشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کے آنے سے درخت زور زور سے ہل رہے ہیں اور اس کی ٹہنیاں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہی ہیں اور یہ دھڑ کا لگا ہوا ہے کہ درخت ہی نہ گر جائے۔ اس کے ساتھ ہی چھت پر سوکھے ہوئے اپلے اڑ کر نیچے آ رہے ہیں اور سیدھے چولہے کے پاس جا کر گر رہے ہیں۔ اس سے آگ لگنے کا بھی خدشہ ہو سکتا ہے۔

سرگرمی:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جاسکتی ہے۔ اس کے لیے طلبہ کو ایک دن پہلے گھر سے تیاری کر کے آنے کے لیے کہا جائے یا انہیں کچھ وقت دیا جائے کہ وہ مزاحیہ اشعار جمع کریں۔

یا

☆ مزاحیہ اشعار کا مقابلہ کروانے کے بجائے جن بچوں کو مزاحیہ اشعار آتے ہوں ان سے سنے جائیں۔

یا

☆ بچوں کی مشاورت سے تختۂ تحریر پر ایک مزاحیہ نظم لکھوائی جاسکتی ہے: پہلا شعر معلم خود لکھیں جیسے

اس نے میری کھیر جو کھائی

جی کرتا ہے میں کروں پٹائی　　(معلم اپنی مرضی سے کوئی شعر بنا کر لکھ سکتے ہیں)

اس کے بعد طلبہ اپنی فہم کے مطابق اشعار سوچیں اور معلم کو بتائیں۔ معلم ان کو ہم وزن کرتے ہوئے اور نوک پلک درست کرتے ہوئے اسے تختۂ تحریر پر لکھیں اس طرح ایک نظم تیار کی جائے۔ معلم کی رہنمائی، مشاورت اور معاونت شامل رہے۔ جب یہ مزاحیہ نظم تیار ہو جائے تو اسے کسی چارٹ پیپر پر لکھ کر جماعت کے سوفٹ بورڈ پر آویزاں کیا جائے۔　　یا

☆ ملٹی میڈیا پر کسی آندھی کا منظر دکھایا جاسکتا ہے اور اس کے حوالے سے ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کی رائے لی جائے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کیا آپ نے حقیقت میں کبھی آندھی کو آتے دیکھا ہے؟ اس منظر کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔　یا

☆ کسی بھی ایک منظر کی تصویر کاپی میں چسپاں کیجیے اور اس کی منظرکشی کیجیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ نظم کا کون سا شعر ایسا ہے جس پر آپ کو بہت ہنسی آئی اور کیوں؟

۲۔ مرزا غالب کیا واقعی الٹے لٹکے ہوئے تھے؟

۳۔ آندھی سے کس طرح بچا جاسکتا ہے؟

۴۔ نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

☆ چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ آڈیو پر سنوائی جانے والی مختلف آوازیں۔ انٹرنیٹ۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (آوازیں سن کر اپنی رائے دینے کے دوران)

☆ مزاحیہ نظم پڑھنے اور اس کے اندازِ بیاں پر غور کرتے ہوئے اس سے لطف اندوز ہونے کے دوران۔

☆ الفاظ کی درست ہجے، اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے نظم خوانی کرنے کے دوران

☆ کسی بھی منظر کو اپنے الفاظ میں بیان کرنے کے دوران

☆ مزاحیہ نظم لکھنے کے دوران یا مزاحیہ اشعار سنانے کے دوران

☆ نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆ ہم قافیہ الفاظ کے بارے میں جاننے اور نظم میں موجود ہم قافیہ الفاظ تلاش کر کے لکھنے کے دوران۔

☆مترادف مرکب اور متضاد مرکب سے واقف ہوتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ لکھنے اور جملوں میں ان کا استعمال کرنے کے دوران۔

☆اسم ذات کی اقسام کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے اور ان اقسام سے متعلق الفاظ کی شناخت کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆مزاحیہ نظم نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے پُر مزاح انداز میں لکھی گئی نظم کے اندازِ تحریر پر غور کرنا اور اس سے لطف اندوز ہونا۔

☆آندھی سے پیدا ہونے والی صورتحال سے آشنا ہونا۔

☆نظم میں کی گئی منظر کشی کو دیکھتے ہوئے کسی بھی منظر کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔

☆الفاظ کی درست ہجے، اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے نظم خوانی کرنا۔

☆نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ہم قافیہ الفاظ کے بارے میں جاننا اور نظم میں موجود ہم قافیہ الفاظ تلاش کر کے لکھنا۔

☆مترادف مرکب اور متضاد مرکب سے واقف ہوتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ لکھنا اور جملوں میں ان کا استعمال کرنا۔

☆اسم ذات کی اقسام کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا اور ان اقسام سے متعلق الفاظ کی شناخت کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

(الف) آندھی نے جھاڑو اور جھاڑن کا بڑا برا حال کیا۔ جھاڑو اور جھاڑن ہوا میں اس زور سے لہرائے اور کوئی کہیں جا گرا اور کوئی کہیں۔

(ب) آندھی کے آتے ہی تیز ہواؤں کے جھکڑ چلنے کی آوازیں آتی ہیں۔ ان تیز ہواؤں سے سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ کبھی کسی چیز کے ٹوٹنے کی اور کبھی کسی میز کے گرنے کی آواز آتی ہیں اور یہ آوازیں اتنی خوفناک اور تیز ہوتی ہیں کہ ہمارے کانوں کو گراں گزرتی ہیں اور ہمارے کانوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ ان آوازوں کے شور سے کانوں کا بہت برا حال ہوتا ہے اور کچھ سنائی نہیں دیتا۔

(ج) شاعر کی مراد یہ ہے کہ کسی کے کپڑے سوکھ رہے تھے تو ان میں سے ایک شلوار جھاڑی میں لپٹی ہوئی اڑ کر آ گئی اور جوں ہی شاعر اس شلوار کو جھاڑی سے الگ کرنے لپکے اسی اثناء میں ان کی دستار یعنی پگڑی ہوا سے اڑ کر دور جا گری۔

(د) یہ آندھی کا بگولہ اس قدر تیز اور خطرناک ہے کہ اس نے پل بھر میں سارے گھر کو تہس نہس کر ڈالا ہے اور پورے گھر کا نظام درہم برہم کر دیا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی بھوتوں کا سردار ہو۔ شاعر نے اس تند و تیز ہوا کے جھونکے کو بھوتوں کے سردار سے تشبیہ دی ہے۔

(ہ) ہوا کے تیز جھونکے سے گھر میں بنے چھجے سے ایک اینٹ سیدھی جا کر مٹکے پر گری اور اس اینٹ نے ایک جھٹکے سے مٹکے کو چکنا چور کر دیا۔

چونکہ چھجا زیادہ مضبوط نہیں تھا اس لیے تیز ہوا کی تاب نہ لا کر اس کی ایک اینٹ لرز کر اس زور سے سیدھی مٹکے پر گری کہ وہ ٹوٹ کر گر پڑا۔

(و) نظم کے آخری شعر میں شاعر نے جو منظر بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ آندھی کے آنے سے درخت زور زور سے ہل رہے ہیں اور اس کی ٹہنیاں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہی ہیں اور یہ دھڑکا لگا ہوا ہے کہ درخت ہی نہ گر جائے۔ اس کے ساتھ ہی چھت پر سوکھے ہوئے اپلے اڑ کر نیچے آ رہے ہیں اور سیدھے چولہے کے پاس جا کر گر رہے ہیں۔ اس سے آگ لگنے کا بھی خدشہ ہو سکتا ہے۔

مشق نمبر ۲

☆درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

روشن دان: گھروں میں روشن دان کا ہونا بہت ضروری ہے۔

احوال: عید کے دن میں اپنے سب رشتہ داروں کے گھر جاتا ہوں اور ان کا حال احوال دریافت کرتا ہوں۔

ناکہ بندی: ہنگامی صورتحال کے سبب شہر بھر میں ناکہ بندی کی گئی۔

شور شرابا: استاد کی غیر موجودگی میں طلبہ نے بہت شور شرابا کیا۔/ احمد کی سالگرہ کی تقریب میں بچوں نے بہت شور شرابا کیا۔

دستار: بلوچ قبائل میں ایک خاص قسم کی دستار باندھی جاتی ہے۔/ اس کے والد کے انتقال کے بعد بڑا بیٹا ہونے کے باعث اس کی دستار بندی کی گئی۔

درہم برہم: تین روز کی لگاتار بارش نے شہری نظام درہم برہم کر دیا۔

جھاڑن: مہمانوں کے آنے کی اطلاع سنتے ہی انہوں نے گھر کو جھاڑن سے خوب اچھی طرح صاف کیا۔

مشق نمبر ۳

☆نظم کے پہلے شعر میں شاعر نے گھر کی جو حالت بیان کی ہے اسے اپنے الفاظ میں لکھیے:

جواب: شاعر گھر کی حالت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آندھی کے آتے ہی کھڑکی زور سے کھڑک رہی ہے اور باس کی تیلیوں کی جو چق بچھی ہوئی تھی وہ ایک طرف سے دوسری طرف کھسک چکی ہے اور روشن دان ایسے ہل رہے ہیں کہ لگتا ہے تڑپ رہے ہوں۔ شاعر کہتے ہیں کہ جتنی دیر میں ہم کھڑکیاں دروازے بند کرنے بھاگے تاکہ ان تیز ہواؤں کا راستہ روکیں اتنی دیر میں گھر ریت میں اٹ چکا ہے اور ریگستان بن چکا ہے یعنی اس آندھی سے گھر میں ریت ہی ریت پھیل چکی ہے۔

مشق نمبر ۴

☆ درج ذیل الفاظ کے چار چار ہم قافیہ الفاظ لکھیے جن میں سے ایک نظم میں سے لیا جائے اور تین الفاظ نظم کے علاوہ ہوں۔

کھڑکے: پھڑکے ۔ بھڑکے ۔ دھڑکے ۔ لڑکے

ریگستان: روشن دان ۔ چولستان ۔ پاکستان ۔ خاندان

اقبال: احوال ۔ جمال ۔ اعمال ۔ پامال ۔ افعال

چھاج: راج ۔ کاج ۔ آج ۔ تاج

رخصت (اس کا ہم قافیہ لفظ نہیں ہے) اس کی جگہ دوسرا لفظ لکھوایا جائے جیسے آس ۔ پاس ۔ گھاس ۔ راس ۔ یاس

اخبار: کردار ۔ سردار ۔ انبار ۔ اشکبار ۔ اشتہار ۔ گھربار

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے:

درہم برہم سب تصویریں طُرفہ تر احوال

مرزا غالب الٹے لٹکے سجدے میں اقبال

تشریح: شاعر بڑے پُر لطف اور پُر مزاح انداز میں اپنے گھر کا احوال بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ آندھی کی تیز ہواؤں نے گھر کا نقشہ ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ مرزا غالب کی تصویر الٹی ہو کر دیوار پر لٹک رہی ہے اور اقبال کی تصویر تو سرے سے زمین پر ہی گر گئی ہے۔ غرض گھر کا عجب حال ہو گیا ہے۔ ہر چیز الٹ پلٹ ہو گئی ہے۔

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: پچھلے اسباق میں مترادف اور متضاد الفاظ کے بارے میں طلبہ پڑھ چکے ہیں اور لوپ کارڈ کی سرگرمی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کر چکے ہیں۔ ساتھ ہی طلبہ کو مرکب الفاظ کے بارے میں بھی بتایا جا چکا ہے لہٰذا معلم دو مرکب الفاظ تختہ سیاہ پر لکھیں اور طلبہ سے پوچھیں کہ یہ کیا ہیں۔ مثلاً ''رنج و غم'' اور ''صبح و شام'' انھیں اشارہ دیں کہ چونکہ یہ دو الفاظ کا مجموعہ ہیں اور درمیان میں ''وٗ'' ہے لہٰذا یہ کون سے الفاظ کہلائیں گے؟ طلبہ کو بتائیں کہ یہ مرکب الفاظ ہیں۔ اب ان مرکب الفاظ کے دونوں الفاظ پر طلبہ سے غور کروایا جائے اگر یہ الفاظ ایک دوسرے کے الٹ ہیں تو یہ متضاد مرکب ہیں اور اگر یہ الفاظ ایک دوسرے کے ہم معنی ہیں تو یہ مترادف مرکب ہیں۔ طلبہ سے مثالیں پوچھی جائیں ورنہ خود بتائی جائیں۔

☆ اپنے مطالعے کی مدد سے پانچ مترادف مرکب الفاظ اور پانچ متضاد مرکب الفاظ لکھیے۔

مترادف مرکبات: آرام و سکون ۔ حسین و جمیل ۔ عقل و دانش ۔ مال و دولت ۔ گلہ شکوہ ۔ ظالم و جابر ۔ غرور و تکبر

نرم و ملائم ۔ وسیع و عریض ۔ ناکام و نامراد ۔ حسن و جمال

متضاد مرکبات: شام و سحر ۔ جزا و سزا ۔ نور و ظلمت ۔ جن و انس ۔ شاہ و گدا ۔ کمی بیشی ۔ اول و آخر ۔

زمین و آسمان ۔ لین دین ۔ نیک و بد ۔ سیاہ و سفید

مشق نمبر ۷

طلبہ سبق ''ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی'' میں اسم مکبر اور اسم مصغر کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ طلبہ کو ان کا حوالہ دیا جائے۔ ساتھ ہی اسم معرفہ اور اسم نکرہ کا اعادہ کروایا جائے اور ان کے بارے میں طلبہ سے پوچھا جائے۔ طلبہ کے جوابات لیتے ہوئے انھیں اسم معرفہ اور اسم نکرہ کی تعریف بتائی جائے اور اس کے بعد انھیں بتایا جائے کہ اسم نکرہ کی بہت سی اقسام ہیں ان میں سے ایک قسم اسم ذات بھی ہے۔ آج ہم اسم ذات کی اقسام کے بارے میں جانیں گے۔

اسم ذات کی اقسام کی تفصیل کتاب میں درج ہے۔ طلبہ سے پڑھوائی جائیں۔ ساتھ ہی مزید مثالیں بھی پوچھی جائیں۔

☆ طلبہ کے گروپ بنوائے جائیں اور ہر گروپ سے اسم ذات کی ہر قسم سے متعلق دو دو مثالیں لکھوائی جائیں۔

☆ نیچے دیے گئے الفاظ میں سے ہر ایک اسم ذات کی قسم پہچان کر ان کو الگ الگ کالم میں لکھیے۔

اسم صوت	اسم جمع	اسم مصغر	اسم مکبّر

مکھڑا	کٹوری	ریوڑ	ٹن ٹن
مہاراج	لٹیا	جھنڈ	ٹیں ٹیں
شہ سوار			
تبنگڑ			

سبق نمبر ۲۶: بارش سے پہلے اور بارش کے بعد

مقاصد: سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ موسم برسات کی دلکشی اور رعنائی سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس کی اہمیت جانیں۔

☆ بادل بننے کے عمل سے لے کر بارش ہونے کے تمام مراحل سے بخوبی واقف ہوں اور اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔

☆ بارش کے فوائد سے آگاہی حاصل کریں اور اس عظیم نعمت پر اللہ کے شکر گزار رہوں۔

☆ بارش سے ہونے والے نقصانات سے واقف ہوتے ہوئے اس سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کریں اور نقصانات سے بچیں۔

☆ فعل مستقبل کی اقسام کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلق جملوں کو پہچانیں۔

☆ مذکر جملوں کو مونث اور مونث جملوں کو مذکر جملوں میں تبدیل کریں۔

☆ اسم ذات کی اقسام سے آگاہی حاصل کریں اور ان اقسام سے متعلق الفاظ کی شناخت کرتے ہوئے انہیں الگ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

معلم سب سے پہلے طلبہ سے ایک کل جماعتی گفتگو میں چند سوالات کریں مثلاً سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ کون سے موسم میں ہم کیا کرتے ہیں مثلاً کیا کھاتے ہیں؟ کیا پہنتے ہیں؟ کیسا موسم ہوتا ہے؟ کس طرح ہم موسم کا مزا لیتے ہیں؟ آپ کا پسندیدہ موسم کون سا ہے؟ وغیرہ۔ اس کے بعد طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم تختہ تحریر پر ہر موسم کے بارے چند ضروری معلومات لکھیں اور موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ ایک موسم موسم برسات بھی ہوتا ہے یعنی بارش کا موسم جو گرمیوں کے بعد آتا ہے۔ برسات کے موسم کا ہر کوئی مزہ لیتا ہے۔ ہر کوئی اس موسم کو پسند کرتا ہے اور اپنے اپنے طریقے اس موسم سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ جب آسمان پر گھنگھور گھٹائیں چھاتی ہیں، کبھی تیز اور کبھی آہستہ پانی برستا ہے۔ اور ایسے دل نشین مناظر سے انسان کیف و سرور کی دولتیں حاصل کرتا ہے۔ طلبہ سے پوچھا جائے کہ کس کس کو بارش اچھی لگتی ہے؟ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم انہیں بتائیں کہ بارش اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے۔ آج ہم بارش کے فوائد اور اس سے ہونے والے بعض نقصانات سے بچاؤ کی تدابیر سے آگاہ ہوں گے۔ بچے سبق کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ ہر بچہ باری باری سبق کا کچھ حصہ پڑھے (معلم اگر چاہیں تو کسی کو بھی کھڑا کر سکتے ہیں)۔ اگر بچہ الفاظ کا صحیح تلفظ ادا نہ کرے تو معلم کی رہنمائی شامل رہے۔ ساتھ ہی نئے الفاظ تختہ سیاہ پر لکھے جائیں اور ان کے معانی بھی سمجھائے جائیں۔ دوران پڑھائی سبق کے اہم نکات خط کشید کروائے جائیں۔ آخر میں سبق کے حوالے سے طلبہ کی رائے لی جائے اور اس کے اہم نکات پوچھے جائیں۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو معلم سبق کا خلاصہ پیش کر سکتے ہیں۔

سرگرمی:

جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے یعنی دو ٹیمیں بنائی جائیں۔ ایک ٹیم بارش کے فوائد اور دوسری ٹیم بارش کے نقصانات پر زبانی اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ آخر میں معلم طلبہ کے نکات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی رائے شامل کرتے ہوئے گفتگو کا اختتام کریں۔

یا

☆ طلبہ کے گروپ بنوائے جائیں۔ ہر گروپ کو ایک بارش کا منظر دکھایا جائے یا کوئی تصویر ہو جس میں بارش کا منظر دکھایا گیا ہو۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ اس تصویر میں دکھائے گئے منظر کو اپنے الفاظ میں بیان کریں یعنی منظر کشی کریں۔ دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ لکھی گئی منظر کشی کو پڑھ کر سنائے۔

لکھائی: کتاب میں موجود مشقیں کاپی میں کروائی جائیں۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ آپ بارش کے موسم کا مزہ کس طرح لیتے ہیں یا آپ بارش سے کس طرح لطف اندوز ہوتے ہیں؟

اعادہ: سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

۱۔ اولے اور برف کے گالے کس طرح بنتے ہیں؟

۲۔ بارش سے زمین پر کیا اثر پڑتا ہے؟

۳۔ برسات کے موسم میں کون سے امراض عام ہیں؟

۴۔ پیٹ کی بیماریوں سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

۵۔ پن بجلی کسے کہتے ہیں؟

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو ان نکات کے تحت جانچا جائے گا:

☆ برسات کے حوالے سے طلبہ کی سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (تمہیدی سوالات کے جوابات کے دوران)

☆ بادل بننے کے عمل سے لے کر بارش ہونے کے تمام مراحل سے بخوبی واقف ہونے اور اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کے دوران

☆ بارش کے فوائد سے آگاہی حاصل کرنے کے دوران

☆ بارش سے ہونے والے نقصانات سے بچاؤ کی تدابیر سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆ فعل مستقبل کی اقسام کے بارے میں جاننے اور ان سے متعلق جملوں کو پہچاننے کے دوران۔

☆ مذکر جملوں کو مونث اور مونث جملوں کو مذکر جملوں میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆ اسم ذات کی اقسام سے آگاہی حاصل کرنے اور ان اقسام سے متعلق الفاظ کی شناخت کرتے ہوئے انہیں الگ کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ موسم برسات کی دلکشی اور رعنائی سے واقف ہونا اور اس سے لطف اندوز ہونا۔

☆ بادل بننے کے عمل سے لے کر بارش ہونے کے تمام مراحل سے بخوبی واقف ہونا اور اپنی معلومات میں اضافہ کرنا۔

☆ بارش کے فوائد سے آگاہی حاصل کرنا اور اس عظیم نعمت پر اللہ کا شکر گزار ہونا۔

☆ بارش سے ہونے والے نقصانات سے واقف ہوتے ہوئے اس سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنا اور نقصانات سے بچنا۔

☆ فعل مستقبل کی اقسام کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلق جملوں کو پہچاننا۔

☆ مذکر جملوں کو مونث اور مونث جملوں کو مذکر جملوں میں تبدیل کرنا۔

☆ اسم ذات کی اقسام سے آگاہی حاصل کرنا اور ان اقسام سے متعلق الفاظ کی شناخت کرتے ہوئے انہیں الگ کرنا۔

مشق نمبر ۱

☆ جوابات:

(الف) سورج کی تپش سے زمین پر موجود پانی جو سمندر، دریا اور جھیلوں کی صورت میں موجود ہے، بخارات میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ بخارات ہوا کے دوش پر آسمان کی طرف حرکت کرتے ہیں۔ دراصل یہی بخارات بادل ہیں۔

(ب) آسمان سے پانی برستا ہے تو خشک اور مردہ پڑی ہوئی زمین کی تہہ میں موجود لاکھوں بیکٹیریا، جو طویل خشک سالی کے باعث مردہ ہو گئے تھے، بارش کے باعث جاگ اٹھتے ہیں۔ ان کی نسل تیزی سے بڑھتی ہے جس سے زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(ج) جب بارش ہوتی ہے تو جل تھل ہو جاتا ہے۔ بارش ہونے سے درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ زمین نرم ہو جاتی ہے۔ کھیت لہلہانے لگتے ہیں۔ پیداوار اچھی ہو جاتی ہے۔ باغوں میں رنگ برنگے خوشنما پھول اور مختلف اقسام کے پھل پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح انسانوں اور جانوروں کے لیے رزق کا انتظام ہو جاتا ہے۔ اسی لیے بارش کو اللہ کی رحمت بھی کہا جاتا ہے۔

(د) قدرتی پانی انتہائی شفاف ہوتا ہے یعنی اس میں کیمیائی اجزا کی آمیزش نہیں ہوتی۔ بارش سے برسنے والا پانی میٹھا اور پینے کے قابل ہوتا ہے۔ اس پانی میں اگر گرد و غبار یا کوئی اور چیز شامل نہ ہو تو یہ خالص پانی ہوتا ہے۔

(ہ) سورج کی شعاعیں جب پانی کی بوندوں میں سے گزرتی ہیں تو ایک سائنسی اصول کے مطابق سات رنگوں میں منتشر ہو کر قوس قزح بناتی ہیں، جس کو بارش کے بعد آسمان کے ایک جانب سات خوبصورت رنگوں کے قوس میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اسے دھنک بھی کہتے ہیں۔ دھنک کے ان سات رنگوں میں سرخ، نارنجی، پیلا، سبز، جامنی، آسمانی اور گہرا نیلا شامل ہیں۔

(و) پہلی بارش کا پانی اپنے ساتھ فضا میں موجود مختلف قسم کی مہلک گیسوں اور مہلک جراثیم کو ساتھ لیے ہوئے آتا ہے جو اس پہلی بارش میں نہانے والوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا اس بارش میں نہ نہانا بہتر ہے۔

(ز) پانی کا کوئی رنگ نہیں ہوتا، کوئی ذائقہ نہیں ہوتا، اس میں کسی قسم کی کوئی بو نہیں ہوتی۔ یہ ایک شفاف، پتلا اور فرحت بخش مائع ہے۔ اس کی اپنی کوئی شکل نہیں ہوتی۔ جس برتن میں ڈالیں اس کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اوپر سے نیچے کی طرف تیزی سے بہتا ہے اور بہنے کے دوران توانائی پیدا کرتا ہے۔ زندگی پانی کے بغیر نشو ونما نہیں پا سکتی۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

دوش: شام کے وقت پرندوں کے غول ہوا کے دوش پر اڑتے ہوئے جاتے دکھائی دیتے ہیں۔

اولے: لاہور میں اس سال اولے پڑے تو شہری خوب لطف اندوز ہوئے۔

فرحت بخش: گنے کا رس ایک فرحت بخش مشروب ہے۔

دھنک: بارش کے ختم ہوتے ہی آسمان پر نمودار ہونے والی دھنک نے ایک خوبصورت سماں باندھ دیا۔

پن بجلی: پاکستان مین پن بجلی بنانے کے لیے بڑے بڑے پلانٹ لگائے جاتے ہیں۔

آمیزش: شربت پی کر اندازہ ہوا کہ اس میں مختلف پھلوں کے رس کی آمیزش ہے۔

متحرک: عید کے دن ہمارے ملک میں صبح سے ہی بچے سے بوڑھے تک ہر کوئی متحرک نظر آتا ہے۔

مشق نمبر ۳

☆ سبق میں بارش کے نقصانات سے بچنے کے لیے جو احتیاطیں بتائی گئی ہیں۔ ان کو سامنے رکھتے ہوئے بارش کے نقصانات پر ایک مختصر مضمون لکھیے:

جواب: بارش کو جہاں باعث رحمت کہا جاتا ہے وہیں اسے باعث زحمت بھی قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بارش کے موسم میں بیماریاں پھیلنے کا سب سے زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ اس موسم میں اکثر وبائی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ بارش کے بعد ہمیں بے شمار اقسام کے رینگنے والے، دوڑنے والے اور اڑان بھرنے والے کیڑے مکوڑے جگہ جگہ متحرک نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ جراثیم جو بارش کے پانی سے پروان چڑھتے ہیں اپنے ساتھ مختلف بیماریوں کو لاتے ہیں۔ مکھیاں بہت ہوتی ہیں اور ہر کھانے کی چیز پر بیٹھتی ہیں اور ان چیزوں کو کھانے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس موسم میں لوگ عموماً بازار کی چیزیں کھاتے ہیں جیسے پکوڑے، سموسے، کچوریاں جو صحت کے لیے انتہائی مضر ہوتے ہیں کیونکہ یہ عموماً دکانوں پر کھلے پڑے ہوتے ہیں اور بارش کے ہونے سے ان پر جا بجا مکھیاں بیٹھتی ہیں اس سے پیٹ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بارش کے موسم میں حشرات الارض (کیڑے مکوڑے۔ سانپ، بچھو) زمین سے نکل آتے ہیں جو انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔ بارش کے موسم میں سب سے بڑی مصیبت یہ ہوتی ہے کہ جگہ جگہ پانی جوہڑوں کی شکل میں کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کھڑے پانی پر مچھر پرورش پاتے ہیں اور ملیریا کے پھیلاؤ کا باعث بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ نزلہ، زکام اور کھانسی کے امراض برسات کے موسم میں عام ہیں۔ بارشوں کی کثرت سے زمین میں نمی آجاتی ہے جس کے باعث دوران بارش کہیں کہیں دیواروں میں برقی رو آجاتی ہے۔ اسی طرح تاروں کے ٹوٹنے سے بھی جانی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس کے لیے بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ان تمام پریشانیوں اور مسائل کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اس موسم کو الزام دیں کیونکہ برسات کا موسم بہرحال اپنی جگہ بہت اہمیت رکھتا ہے اور ماحول کو خوشگوار بناتا ہے۔ مثال مشہور ہے کہ "پرہیز علاج سے بہتر ہے" کبھی کبھی معمولی احتیاط انسان کو بیماری میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھتی ہے۔ بارش سے پیدا ہونے والے مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لیے اگر احتیاطی تدابیر اختیار کر لی جائیں تو نہ صرف ان مصائب کا شکار ہونے سے بچا جا سکتا ہے بلکہ بارش کا بھرپور لطف بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ مثلاً ہمیں چاہیے کہ ہم بارش کے موسم میں خود کو صاف ستھرا رکھیں، بارش میں نہانے کے بعد خود کو فوراً سکھا لیں اور زیادہ دیر گیلا نہ رہنے دیں، گھر کی خاص طور پر باورچی خانے کی صفائی کا خیال رکھیں، کھانے پینے کی اشیاء ڈھانپ کر رکھیں، کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ اچھی طرح صابن سے دھوئیں، سبزیاں اور پھل دھو کر استعمال کریں، ابلا ہوا پانی استعمال کریں، بازار کے کھانوں سے پرہیز کریں، اگر گلے میں خراش محسوس ہو تو پانی میں نمک ڈال کر غرارے کر لیں، ایسا لباس زیب تن کریں جس میں پسینہ خشک کرنے کی صلاحیت موجود ہو، مچھر مار دوا کا استعمال کریں اور جہاں کہیں بجلی کا تار ٹوٹا ہوا دیکھیں تو اسے خشک لکڑی سے دور کریں اور بجلی کے محکمے کو اس کی اطلاع کریں۔ غرض اگر مناسب احتیاطیں کر لی جائیں تو ہم بارش سے لطف اندوز بھی ہو سکتے ہیں اور فائدے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

مشق نمبر ۴

طلبہ کو فعل مستقبل کا حوالہ دے کر سمجھایا جا سکتا ہے۔ طلبہ پچھلے اسباق میں تفصیل سے فعل مستقبل کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ معلم طلبہ کی جانچ کریں اور فعل مستقبل کی چند مثالیں پوچھیں۔ اس کے بعد طلبہ کو بتایا جائے کہ فعل مستقبل کی چھ اقسام ہیں۔ کتاب میں تمام اقسام کی تفصیل موجود ہے۔ طلبہ ان اقسام کو پڑھیں اور دی گئی مثالوں سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ (انگریزی کے مضمون میں بھی طلبہ نے اس کے متعلق پڑھا ہو گا لہٰذا اگر ممکن ہو تو معلم حوالہ دے سکتے ہیں)

☆ درج ذیل جملوں میں فعل پہچانتے ہوئے ان کے سامنے ان کی قسم لکھیے:

☆ نوید پہنچنے والا ہے۔	مستقبل قریب	☆ مسافر سفر کرتے رہیں گے۔	مستقبل استمراری
☆ ہم دعوت میں بریانی کھائیں گے۔	مستقبل مطلق	☆ شاید کمال کل تک آئے۔	مستقبل احتمالی یا شکی
☆ وہ دیر تک کھیلتا ہو گا۔	مستقبل قریب	☆ اخبار چھپتا ہی ہو گا۔	مستقبل قریب

مشق نمبر ۵

☆ ضروری تبدیلیوں کے ساتھ مذکر جملوں کو مونث اور مونث جملوں کو مذکر جملوں میں تبدیل کیجیے:

مذکر جملے	مونث جملے
یہ پیالہ کس نے توڑا ہے؟	یہ پیالی کس نے توڑی ہے؟
لڑکے شور مچا کر بھاگ گئے۔	لڑکیاں شور مچا کر بھاگ گئیں۔
درزی صبح سے کپڑے سی رہا ہے۔	درزن صبح سے کپڑے سی رہی ہے۔
عید کی خریداری ابو کریں گے۔	عید کی خریداری امی کریں گی۔
بھکاری کو بھیک مل گئی تو وہ بہت خوش ہوا۔	بھکارن کو بھیک مل گئی تو وہ بہت خوش ہوئی۔
یہ بچہ سیدھا اسکول سے گھر آتا ہے۔	یہ بچی سیدھی اسکول سے گھر آتی ہے۔

مشق نمبر ۶

طلبہ پچھلے اسباق میں اسم نکرہ کی اقسام کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے ان سے سوالات کیے جائیں اور ان اقسام کا اعادہ کروایا جائے۔طلبہ سے چند مثالیں بھی پوچھی جائیں۔کتاب میں اس کی تفصیل موجود ہے۔کسی بھی ایک بچے سے بلند آواز سے پڑھوایا جائے اور ضرورت محسوس ہو تو تختہ تحریر کی مدد سے سمجھایا جائے۔

☆ نیچے دیے گئے الفاظ میں سے ہر ایک اسم ذات کی قسم پہچان کر ان کو الگ الگ کالم میں لکھیے:

اسم ظرف مکاں	اسم ظرف زماں	اسم آلہ	اسم صوت	اسم جمع	اسم مصغر	اسم مکبر
مسجد	سہ پہر	-	-	جھنڈ	جھاڑن	مکھڑا
بیٹھک				ریوڑ	کٹوری	مہاراج
ڈاک خانہ				ننھیال	لٹیا	شہ سوار
					کنگھی	تبنگڑ
					دستانہ	

سبق نمبر ۲۷: پانچ دریاؤں کی سرزمین

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے سے روشناس ہوں اور اس کی جغرافیائی حدود کا اندازہ کریں۔

☆ صوبہ پنجاب کی تاریخ، جغرافیہ اور رنگارنگ ثقافت کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

☆ سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھیں اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ سبق کے معلوماتی مضمون کو پڑھ کر اس کے انداز تحریر کا بغور جائزہ لیں اور مضمون نویسی میں مہارت حاصل کریں۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کی حاصل کردہ معلومات پر تبادلہ خیال کریں یعنی (circle time) میں پر اعتماد طریقے سے سبق کے نکات واضح کریں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت بڑھائیں۔

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆ درست محاورات لکھ کر ان کے معنی سے واقف ہوں اور اپنی روزمرہ بول چال میں ان کا موثر استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً ۱۔کیا آپ نے کبھی کراچی میں یا کراچی سے باہر سفر کیا ہے؟ ۲۔کس جگہ گئے؟ ۳۔کون سی جگہیں دیکھیں؟ ۴۔سب سے اچھی جگہ کون سی لگی؟ ۵۔سفر کیسا رہا؟ ۶۔سفر کے حوالے سے کوئی دلچسپ بات؟ ۷۔کہاں جانے کا شوق ہے؟ ۸۔کراچی میں یا کراچی سے باہر کون سے ایسے مقامات ہیں جہاں جانے کا آپ کا دل چاہتا

ہے؟ کیا آپ نے ریل گاڑی میں کراچی سے لاہور تک کا سفر کیا ہے؟ جب لاہور آنے لگتا ہے تو کیا نظر آتا ہے؟ لاہور پاکستان کے کس صوبے میں ہے؟ سفر کے حوالے سے ایک تفصیلی گفتگو کرنے کے بعد معلم طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے پوچھیں کہ پاکستان کے کتنے صوبے ہیں اور ان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ طلبہ اپنی سابقہ معلومات کی روشنی میں اس سوال کا جواب دیں۔ جب طلبہ اپنی رائے کا اظہار کر چکیں تو معلم انھیں بتائیں پاکستان کے چار صوبے ہیں ا۔سندھ ۲۔پنجاب ۳۔بلوچستان ۴۔خیبر پختونخواہ۔ ہر صوبہ اپنی جگہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ہر صوبہ اپنی الگ ثقافت، رہن سہن اور زبان کے حوالے سے اپنی الگ پہچان رکھتا ہے۔ جب کبھی ریل میں کراچی سے لاہور جانے کا اتفاق ہو تو راستے میں جب پنجاب کی حدود میں داخل ہوتے ہیں اور لاہور آنے والا ہوتا ہے تو ہمیں ہرے بھرے کھیت، کھلیان نظر آتے ہیں اور ساتھ ہی کسان کام کر رہے ہوتے ہیں بڑا ہی دلفریب منظر ہوتا ہے۔ آج ہم ایک ایسے صوبے کے بارے میں پڑھیں گے جو آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور اسے پانچ دریاؤں کی سرزمین کہا جاتا ہے۔

پڑھائی:

طلبہ سے جوڑی میں سبق کی پڑھائی کروائی جائے یعنی پہلے ایک بچہ پڑھے اور دوسرا سنے پھر دوسرا پڑھے اور پہلا سنے۔ چونکہ یہ سبق دو صفحات پر مبنی ہے اس لیے دونوں بچے ایک ایک صفحہ پڑھیں آخر میں معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کے اہم نکات طلبہ سے پوچھیں۔ اگر ممکن ہو تو تمام بچوں کو دائرے کی صورت میں بٹھایا جائے اور ہر بچہ باری باری سبق کے اہم نکات جماعت کے سامنے پیش کرے یا اپنی رائے کا اظہار کرے۔ جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلم معاونت کریں۔ (circle time) یہ پڑھائی عمل میں لائی جائے گی۔

سرگرمی:

☆ جماعت کو چار گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو ایک ایک چارٹ پیپر دیا جائے۔ ہر گروپ کسی ایک صوبہ پر ایک پیشکش تیار کرے۔ اس پیشکش میں صوبے سے متعلق تمام معلومات لکھی جائیں اور تصاویر سے اسے مزیّن کیا جائے۔ جب یہ پیشکشیں تیار ہو جائیں تو ہر گروپ باری باری اپنی پیشکش جماعت کے دیگر طلبہ کو دکھائیں اور ہر گروپ سے ایک بچہ اس پیشکش کے حوالے سے چند جملے ادا کرے۔ (جب گروپ میں طلبہ کام کریں تو انہیں اجازت دی جائے کہ وہ کمپیوٹر لیب جا کر ان صوبوں سے متعلق انٹرنیٹ کے ذریعے معلومات حاصل کریں)

یا

☆ ایک ''ثقافتی شو'' کروایا جا سکتا ہے جس میں تمام صوبوں کے رہن سہن، لباس، خوراک، زبان اور ان کی ثقافت کا رنگ نمایاں ہو۔

اس کے لیے ایک دن مقرر کیا جائے اور طلبہ کو اس کی تیاری کروائی جائے۔ جماعت کو چار گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروپ کسی بھی ایک صوبے کی نمائندگی کرے۔ جیسے گروپ نمبر ایک: صوبہ سندھ کی، گروپ نمبر ۲: صوبہ پنجاب کی، گروپ نمبر ۳۔صوبہ بلوچستان کی اور گروپ نمبر ۴۔صوبہ خیبر پختونخواہ کی۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ اپنے صوبے کے حوالے سے لباس، خوراک، رقص وغیرہ کی تیاری کرے۔ جماعت کے چاروں کونوں میں ہر صوبے کا اسٹال لگایا جائے۔ طلبہ اپنے اپنے صوبے کے اسٹال پر کھڑے ہو کر اپنے اپنے صوبے کی نمائندگی کریں۔ گروپ کے دو یا تین بچوں سے علاقائی رقص بھی کروایا جا سکتا ہے۔ غرض اسٹال پر ثقافت کا رنگ نظر آنا چاہیے۔ اس کی تصاویر کھینچی جائیں یا ویڈیو بنائی جائے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی بھی گھر سے کرنے کے لیے دی جائے گی۔ یا

☆ مشق نمبر ۴ پر دیا گیا سوال گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جائے۔ معلم طلبہ کو ہدایات دیں کہ وہ انٹرنیٹ یا کسی کتاب سے مدد لے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس مضمون میں اپنے نظریات و مشاہدات بھی شامل کریں اور ایک جامع مضمون لکھیں۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔ پنجاب کو پانچ دریاؤں کی سرزمین کیوں کہا جاتا ہے؟

۲۔ پنجاب میں اسلام کے علاوہ کون سا دوسرا مذہب ترویج پاتا رہا؟

۳۔ پنجاب میں کون کون سے شہر ہیں؟

۴۔ پنجاب کی خاص پیداوار کون سی ہیں؟

۵۔ کون سا تہوار ایسا ہے جو صرف پنجاب سے منسلک ہے؟

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ چارٹ پیپر۔ صوبوں کی ثقافت سے متعلق ضروری اشیاء۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوال و جواب کے دوران)

☆صوبہ پنجاب کی تاریخ، جغرافیہ اور رنگا رنگ ثقافت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے دوران۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنے اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کرنے کے دوران

☆سبق کے معلوماتی مضمون کو پڑھ کر اس کے انداز تحریر کا بغور جائزہ لینے اور مضمون نویسی کے دوران

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران

☆سبق کی حاصل کردہ معلومات پر تبادلہ خیال کرنے یعنی (circle time) میں پر اعتماد طریقے سے سبق کے نکات واضح کرنے کے دوران

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆الفاظ پر اعراب لگانے کے دوران

☆درست محاورات لکھ کر ان کے معنی سے واقف ہونے اور اپنی روزمرہ بول چال میں ان کا موثر استعمال کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆آبادی کے لحاظ سے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے سے روشناس ہونا اور اس کی جغرافیائی حدود کا اندازہ کرنا۔

☆صوبہ پنجاب کی تاریخ، جغرافیہ اور رنگا رنگ ثقافت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆سبق کے معلوماتی مضمون کو پڑھ کر اس کے انداز تحریر کا بغور جائزہ لینا اور مضمون نویسی میں مہارت حاصل کرنا۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق کی حاصل کردہ معلومات پر تبادلہ خیال کرنا اور (circle time) میں پر اعتماد طریقے سے سبق کے نکات واضح کرنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆درست محاورات لکھ کر ان کے معنی سے واقف ہونا اور اپنی روزمرہ بول چال میں ان کا موثر استعمال کرنا۔

کلید جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

(الف) صوبہ پنجاب کا کل رقبہ دو لاکھ پانچ ہزار تین سو چوالیس مربع کلومیٹر ہے اور آبادی ۲۰۱۷ کی مردم شماری کے مطابق تقریباً ۱۱ کروڑ ہے۔

(ب) پنجاب فارسی زبان کے دو الفاظ ''پنج'' اور ''آب'' سے بنا ہے۔ فارسی میں پنج، پانچ اور آب پانی کو کہتے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس خطے کو پنجاب کا نام دیا گیا ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کی سرحدیں گلگت بلتستان کے علاوہ پاکستان کے تمام صوبوں سے ملتی ہیں۔ پنجاب کے شمال میں اسلام آباد اور شمال مغرب میں صوبہ خیبر پختونخواہ واقع ہے۔ مغرب کی سمت قبائلی علاقے ہیں۔ جنوب میں سندھ کا صوبہ اور جنوب مشرق میں رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ بلوچستان ہے۔

(د) لاہور میں بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ، شالامار باغ، علامہ اقبال کا مقبرہ، مینار پاکستان، پنجاب یونیورسٹی، دیال سنگھ کالج، کنگ ایڈورڈ کالج اور سکھوں اور ہندوؤں کے مقدس مقامات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ لاہور میں اور بھی کئی مشہور جگہیں ہیں جیسے داتا دربار، انار کلی بازار، اچھرہ بازار، لکشمی چوک، ریلوے اسٹیشن، کلمہ چوک، لاہوری دروازہ، اور جلّو پارک وغیرہ شامل ہیں۔

(ہ) پنجاب کا صوبہ سکھوں کے لیے اس لیے اہم ہے کیونکہ یہاں سکھوں کے بانی بابا گرونانک کی جائے پیدائش ''ضلع ننکانہ صاحب'' واقع ہے۔

(و) پنجاب کی ثقافت اپنی رنگا رنگی اور ہمہ گیری کے باعث ساری دنیا میں مشہور ہے۔ لوک داستانوں کے لازوال کردار ہیر رانجھا، سوہنی مہیوال اور مرزا جٹ کا تعلق اسی سرزمین سے ہے۔ اس کے علاوہ بلّھے شاہ، میاں محمد بخش اور بابا فرید کے اشعار، شاہ حسین کی کافیاں، مخصوص پہناوے اور گیت اپنے اندر بے انتہا کشش رکھتے ہیں۔

مشق نمبر ۲

☆درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

مسکن: اس کا مسکن اس کے آفس سے بہت دور ہے۔/ دیارِ غیر میں ایک چھوٹا سا کمرہ ہی اس کا مسکن تھا جو بحالت مجبوری اس نے لیا تھا۔

ترویج: ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ کسی بھی غیر اسلامی اور غیر شرعی قانون کی ترویج کی سختی سے ممانعت کرے یا سخت مذمت کرے۔

وافر: گرمیوں کے موسم میں بازاروں میں سب سے وافر مقدار میں نظر آنے والا پھل آم ہے۔

آثارِقدیمہ: لاہور کی بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ کا شمار بھی آثارِ قدیمہ میں ہوتا ہے۔

لازوال: وارث شاہ کی ہیر رانجھا ایک لازوال داستان ہے۔/ دنیا میں کچھ لوگ ایسے کام کر جاتے ہیں کہ ان کے کردار لازوال ہو جاتے ہیں

پہناوے: پاکستان کے ہر صوبے کے پہناوے الگ الگ ہیں۔

ہمہ وقت: میں ہمہ وقت اپنے ملک کی سلامتی کے لیے دعا گو رہتی ہوں/ اس کے اپنی جماعت میں اول آنے کی وجہ یہی ہے کہ وہ ہمہ وقت پڑھائی میں مصروف رہتا ہے۔

مشق نمبر ۳

☆سبق میں لاہور کے علاوہ پنجاب کے دوسرے شہروں کی جو خصوصیات بیان کی گئی ہیں انہیں اپنے الفاظ میں لکھیے:

نوٹ: اس کام کو طلبہ سے گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔طلبہ سبق سے حاصل کردہ معلومات کے علاوہ انٹرنیٹ سے بھی معلومات حاصل کریں۔

یا

☆اگر معلم چاہیں تو طلبہ کو اپنی طرف سے ان شہروں کے متعلق مزید چند معلومات فراہم کریں اور ایک کل جماعتی گفتگو طلبہ سے ان شہروں کے متعلق پوچھیں (جو طلبہ پنجاب گئے ہوں وہ کافی جانتے ہوں گے) ان شہروں کے متعلق معلومات کو تختہ سیاہ پر درج کریں۔اس طرح ان معلومات کی مدد سے طلبہ سے کہا جائے کہ وہ اس سوال کا جواب لکھیں۔

مشق نمبر ۴

☆آپ جس صوبے میں رہتے ہیں اس کے بارے میں ایک مختصر مضمون لکھیے:

(طلبہ اپنی فہم کے مطابق انٹرنیٹ کی مدد اور معلم کی ہدایات کے مطابق اس مضمون کو لکھیں۔گھر سے کرنے کے لیے بھی دیا جا سکتا ہے۔

مشق نمبر ۵

☆سبق کی مدد سے خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف) دوسرا　(ب) لاہور　(ج) بابا گرونانک　(د) ہڑپہ　(ہ) فیصل آباد　(و) پنجند۔سندھ　(ز) سندھ۔بلوچستان　(ح) پنجابی۔بابا فرید

مشق نمبر ۶

(اردو لغت کی مدد سے درست اعراب لگا کر الفاظ کے صحیح تلفظ سے آگاہ ہوں)

☆درست مقامات پر اعراب لگائیے:

وافر　-　مَسکَن　-　تَروِیج　-　ثَقافت　-　بَسَنت　-　چنیوٹ　-　اِنفرادیّت

مشق نمبر ۷

پچھلے اسباق میں اس کے بارے میں تفصیل سے بتایا جا چکا ہے۔طلبہ کو محاورات کی ایک فہرست دی جائے جن میں مندرجہ ذیل محاورات بھی موجود ہوں۔طلبہ خود ان محاورات کی غلطیوں کی نشاندہی کریں اور انہیں درست کر کے لکھیں۔طلبہ سے کہا جائے کہ ان محاورات کے معنی لغت میں موجود ہیں۔

☆ نیچے کچھ محاورے غلط درج کیے گئے ہیں۔انہیں درست کر کے لکھیے اور ان کے معنی بھی درج کیجیے:

غلط محاورات	درست محاورات	معنی
چلّو بھر بارش میں ڈوب مرنا	چلّو بھر پانی میں ڈوب مرنا	غیرت دلانے کا کلمہ
لہو سفید ہونا	خون سفید ہونا	مہر و محبت نہ رکھنا۔محبت جاتی رہنا
سر آنکھوں پر رکھنا	سر آنکھوں پر بٹھانا	بہت عزت اور تکریم کرنا۔خوب آؤ بھگت کرنا
کان پر جوں نہ چلنا	کان پر جوں نہ رینگنا	کہنا نہ ماننا۔بے پروائی کرنا
چادر دیکھ کر ہاتھ پھیلانا	چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا	اپنی حیثیت کے مطابق کام کرنا
چراغ تلے تاریکی ہونا	چراغ تلے اندھیرا ہونا	منصف حاکم کے قریب ظلم ہونا۔غیروں کو فائدہ پہنچانا اور اپنوں کو محروم رکھنا

☆چند محاورات کا مفہوم جان کر اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

سبق نمبر ۲۸: **غزل**

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ مولانا الطاف حسین حالی کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی لکھی ہوئی غزل سے متعارف ہوں اور اپنے شعری ذوق میں اضافہ کریں۔

☆ شاعری کی ایک مقبول قسم غزل سے روشناس ہوتے ہوئے اس کے طرز تحریر پر غور کریں اور اس کی ہیئت سے واقف ہوں۔

☆ شاعر کے انداز بیاں سے واقف ہوں اور الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے اشعار کی جامع تشریح کریں۔

☆ غزل میں موجود نئے الفاظ سیکھیں اور لغت میں سے ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ غزل کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے غزل کے اشعار کی جامع تشریح کریں اور سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ ہم قافیہ الفاظ سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے غزل میں موجود ہم قافیہ الفاظ لکھیں۔

☆ مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆ متلازم یا گروہی الفاظ سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کے متلازم الفاظ لکھیے۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً آپ کو کسی کتاب یا مضمون یا کسی نظم کا مطالعہ کرنا کیسا لگتا ہے؟ اردو ادب میں آپ نثر شوق سے پڑھتے ہیں یا نظم؟ چند بچے نثر کہیں گے اور چند بچے نظم تو معلم ان سے سوال کریں کہ اردو نثر پڑھنے میں انہیں کیوں مزا آتا ہے یا نظم پڑھنے میں کیوں مزا آتا ہے؟ ان میں کیا خاص بات ہے۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ سے پوچھیں کہ اصناف ادب کسے کہتے ہیں؟ معلم تختۂ تحریر پر دو کالم بنائیں ایک پر لکھیں نثر اور ایک پر لکھیں نظم اس کے بعد طلبہ کو بتائیں کہ اردو ادب ان دو چیزوں پر مشتمل ہے نثر اور نظم۔

نثر	نظم
داستان	حمد
ناول	نعت
افسانہ	مناجات
سوانح عمری	منقبت
ڈرامہ	قصیدہ
مضمون	مرثیہ
سفرنامہ	غزل
خطوط	مثنوی
	رباعی
	قطعہ

طلبہ کو ان تمام اصناف کا مختصر سا تعارف کروایا جائے۔ اس کے بعد انہیں بتایا جائے آج ہم جس صنف سخن کے بارے میں بات کریں گے وہ ہے ''غزل''۔ لغت میں غزل کے معنی عورت سے بات کرنا ہیں۔ انسانی زندگی جن جذبات سے عبارت ہے ان میں محبت اور نفرت سب سے قوی جذبات ہیں۔ غزل جذبہ محبت کی علمبردار ہے۔ شاعری میں جہاں جذبات حسن وعشق کو کوئی نام دینے کا سوال پیدا ہوا ہے جواباً جس صنف سخن نے وجود پایا ہے وہ ''غزل'' ہی ہے۔ چونکہ اس صنف سخن میں اصل رنگ معاملات دل کا شامل رہا ہے جو کہ ہر فرد میں کم وبیش ایک جیسے ہوتے ہیں۔ اس لیے غزل نے دوسری اصناف سخن کے مقابلے میں اتنی مقبولیت حاصل کی ہے کہ اسے ''ام الاصناف'' کا درجہ حاصل ہے۔

ہیئت کے لحاظ سے غزل میں کم سے کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ گیارہ اشعار ہوتے ہیں۔ دور قدیم میں اشعار کی تعداد بھی زیادہ رہی ہے اور دوغزلہ اور سہ غزلہ لکھنا بھی شعراء کا مشغلہ رہا ہے۔ اس کے پہلے شعر کو

جس کے دونوں مصرعوں میں ردیف وقافیہ کاالتزام ہوتا ہے مطلع کہا جاتا ہے۔سب سے اچھا شعر بیت الغزل کہلاتا ہے اور آخری شعر کو جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے مقطع کہلاتا ہے۔

عام طور پر اردو کا پہلا غزل گو شاعر حضرت امیر خسرو کو بتایا جاتا ہے۔ان کی غزلوں میں ایک مصرعہ فارسی ہے اور ایک ہندی۔میر تقی میر، میر درد، مرزا رفیع سودا، ناسخ، آتش اپنے دور کے بہترین غزل گو شاعر تھے۔حالی نے بلحاظ فکر و بیان اردو شاعری میں ایک نئے دور کی بنیاد ڈالی۔چنانچہ غزل پر بھی اس کے اثرات رونما ہوئے۔آج ہم حالی کی ایک خوبصورت غزل پڑھیں گے۔

پڑھائی:

☆معلم پہلے خود اس غزل کو اس کے مخصوص اور خوبصورت انداز میں پڑھیں۔اس کے بعد بچوں سے نظم خوانی کروائی جائے۔ہر بچہ باری باری غزل کا ایک شعر پڑھے۔شعر پڑھتے ہوئے آواز کے اتار چڑھاؤ کا بخوبی خیال رکھے۔اس کے بعد معلم نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو بتائیں یا تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆طلبہ کو گروپ میں بٹھایا جائے۔جماعت کو آٹھ گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ہر گروپ میں تقریباً تین تین بچے ہوں گے۔

ہر گروپ کو ایک ایک شعر دیا جائے۔طلبہ سے کہا جائے کہ وہ گروپ میں اپنے دیے گئے شعر کا مطلب لکھیں اور آپس میں تبادلہ خیال کر کے اس کی تشریح لکھنے کی کوشش کریں۔اس دوران معلم فرداً فرداً ہر گروپ میں جا کر طلبہ کی مدد کریں اور ان کی معاونت کریں۔

☆دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اس شعر کو پڑھ کر اس کی تشریح جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔اگر تشریح میں کچھ کمی رہ جائے تو معلم اس بچے کے ساتھ شامل ہو کر اس کا ساتھ دیں اور اپنے نکات شامل کر کے تفصیل سے اس شعر کا مطلب واضح کریں۔

غزل کی تشریح

شعر نمبر ۱:

حوالہ: یہ شعر ہماری اردو کی کتاب میں موجود ''غزل'' سے لیا گیا ہے۔اس کے شاعر ''مولانا الطاف حسین حالی'' ہیں۔

تعارف شاعر:

حالؔی شاعری کی حیثیت سے اردو ادب کے معماروں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔انہوں نے نظم میں مقصدیت پر زور دیا ہے اور شاعری کو قوم کے مزاج اور اور تقاضوں سے ہم آہنگ رکھنے پر خود بھی عمل کیا ہے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دی ہے۔انہوں نے غزل کو پہلی بار حب الوطنی اور قومی فلاح کے مضامین سے آشنا کیا۔مولانا حالؔی نے بے شمار چھوٹی بڑی، مذہبی، نیچرل اور اخلاقی نظمیں لکھ کر اردو شعراء پر یہ حقیقت واضح کی ہے کہ فکر کے جوہر دکھانے کے میدان غزل کے علاوہ اور بھی ہیں۔ان نظموں میں مقصدیت حالی کے پیش نظر رہی۔حالی کی غزلوں اور نظموں میں شاعری کے وہ تمام لوازمات پائے جاتے ہیں جو شاعری کو اعلیٰ وارفع مقام عطا کرتے ہیں۔ان کی شاعری میں قوم کا دل دھڑکتا ہے۔ان کی غزلوں میں میر تقی میؔر کا سوز و گداز، خواجہ میر درؔد کا تصوف، غالؔب کا فلسفہ اور داغؔ کی شوخی پائی جاتی ہے ان کی شاعری ملی جذبات، نفسیاتی حقائق اور غم روزگار کا شاہکار ہے۔اس میں سادگی، سلاست، صداقت اور شرافت بدرجہ اتم موجود ہے۔اس میں مقصدیت بھی ہے اور نصیحت آموز طنز بھی۔اس میں مومنانہ فراست بھی ہے اور وسعت نظر بھی، اس میں رنگ تغزل بھی ہے اور حکیمانہ نکات بھی۔الغرض حالی ایک عظیم شاعر ہیں۔

تشریح:

چونکہ حالی کی شاعری میں مقصدیت کوٹ کوٹ کر بھری ہے لہٰذا پیش نظر شعر بھی شاعری کی اسی سوچ کی عکاسی کر رہا ہے جس میں وہ لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بہت زیادہ ملنے جلنے سے محبت جاتی رہتی ہے اور اہمیت ختم ہو جاتی ہے اس لیے لوگوں سے بس اس حد تک ملا جائے جتنی ضرورت ہو۔آپس میں میل ملاپ اور تعلقات میں ایک فاصلہ رکھنا بھی بے حد ضروری ہے۔جب ہم ایک معاشرے میں رہتے ہیں تو ظاہر ہے ایک دوسرے سے ملتے ہیں، تعلقات استوار کرتے ہیں اور مختلف لوگوں سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے لیکن شاعر کے مطابق اس میل ملاپ میں کچھ حدیں مقرر کی جائیں یعنی ملنا جلنا یا تعلقات قائم رکھنا تو چاہیے مگر ایک حد تک۔دوسروں سے بس اس قدر ملا جائے جتنی ضرورت ہو یا جتنا وہ چاہتا ہو۔زبردستی کسی کے گلے پڑنا یا محبت جتانا یا اس کی نجی زندگی کے معاملات میں دخل دینا یہ درست نہیں اس سے ایک تو وہ اکتاہٹ کا شکار ہوگا اور آپ کو پسند نہیں کرے گا یہاں تک کہ ایک وقت آئے گا کہ وہ آپ سے کنی کترائے گا۔ایک مثال ہے ''قدر کھو دیتا ہے روز کا آنا جانا'' یعنی بہت زیادہ ملنے جلنے سے اہمیت جاتی رہتی ہے۔زیادہ میل ملاپ اس لیے بھی صحیح نہیں کہ اس سے اصلیت سامنے آنے کا خدشہ ہوتا ہے یعنی جب کوئی کسی کے بہت قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا ہر اچھا برا پہلو سامنے آ جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ شاعر لوگوں کو سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ دوسروں کے سامنے تمہاری عزت بنی رہے اور تمہاری اہمیت قائم رہے تو ایک حد تک ان سے میل ملاپ رکھو اور زبردستی کسی کے معاملے میں نہ پڑو اور تعلقات اتنے رکھو جتنی ضرورت ہو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ دوسرے تم سے اکتا جائیں اور تم سے نفرت کرنے لگیں۔

شعر نمبر ۲:

تشریح: اس شعر میں شاعر لوگوں کو اپنے اوپر بھروسہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری عزت کریں، تمہیں سر آنکھوں پر بٹھائیں اور تمہیں پسند کریں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ تم اپنے آپ کو ٹھیک کرو اور ایسے کام کرو جس سے تمہاری پہچان ہو اور لوگ تمہاری مثالیں دیں۔تم پہلے خود اپنے آپ کو بہتر بناؤ، اپنی ذات پر بھروسہ کرو اور معاشرے میں اونچا مقام بنانے کے لیے خوب محنت اور جدوجہد کرو۔اپنے اوپر بھروسہ رکھو اور اپنے آپ کو کسی سے کم تر نہ سمجھو۔اگر تم خوب محنت کر کے اپنا نام پیدا کرو گے اور اپنے زور بازو پر بھروسہ کرتے ہوئے ایک اعلیٰ مقام حاصل کرو گے تو لوگ تمہاری عزت کریں گے اور تمہارے گن گائیں گے اور تمہیں سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔

شعر نمبر ۳:

تشریح: اس شعر میں حالی لوگوں کو کامیابی کا ایک راز بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا بڑی عجیب ہے اور یہاں کے رہنے والے اتنے سادہ اور معصوم ہیں کہ ان سے پیار سے بات کر کے اپنا ہر کام کروایا جا سکتا ہے۔ شاعر کا مقصد یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپس میں پیار محبت سے رہنے کی ترغیب دینا۔ شاعر کہتے ہیں کہ اپنے اخلاق کو بہتر کرو سب کام ہوتے چلے جائیں گے۔ پیار کی بولی بولنے سے نہ صرف تمہاری ہر بات مانی جائے گی بلکہ لوگوں کی نظر میں تمہیں مقبول بنائے گی۔ ہر کوئی تمہارا گرویدہ ہوگا اور تمہیں پسند کرے گا۔ اچھے اخلاق ہی کامیابی کی نشانی ہیں لہٰذا اگر تم ایک کامیاب اور خوشحال زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو لوگوں سے اخلاق سے پیش آؤ۔ اگر تم اپنی گفتگو میں مٹھاس لے آؤ تو دنیا تمہارے قدموں میں ہوگی۔

شعر نمبر ۴:

تشریح: پیش نظر شعر میں حالی لوگوں کو ایک اہم بات سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب بھی تم پر کوئی مصیبت آئے یا پریشانی کا سامنا ہو تو بجائے اس کے کہ لوگوں سے مدد لیتے پھرو اور ایک ایک سے اپنی پریشانی کا تذکرہ کرو اور ان سے سوال کرو اپنے زور بازو پر بھروسہ کرو اور اپنی مدد آپ کے تحت اس پریشانی کے نکلنے کی کوشش کرو اور اس مصیبت سے چھٹکارا پاؤ کیونکہ دوسروں سے مانگنے اور سوال کرنے سے نہ صرف عزت میں کمی آتی ہے بلکہ دوسرے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کسی کو اپنی پریشانی بتانے یا اس کی مدد مانگنے یا اس کا احسان لینے سے نظر اس کے سامنے جھکی رہتی ہے لہٰذا اس بے عزتی سے بچنے کے لیے تمہیں چاہیے کہ خود اپنی پریشانی کا حل ڈھونڈو اور اپنے مسئلے سے نکلنے کی کوشش کرو کیونکہ کوئی بھی آپ کی پریشانی یا دکھ کو محسوس نہیں کرسکتا۔ دوسرے آپ پر صرف ترس کھا سکتے ہیں۔ اپنی مصیبت سے کسی کو آگاہ نہ کیا جائے اور اپنے طور پر اس سے مقابلہ کیا جائے۔

شعر نمبر ۵:

تشریح: اس شعر میں شاعر طنز کے پیرائے میں لوگوں پر ایک حقیقت واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تمہارے پاس دولت ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم فضول خرچی کرو یا اپنی شان دکھانے کے لیے اور دوسروں پر اپنی امیری کا رعب ڈالنے کے لیے انہیں خوب تحفے تحائف دو یا ان پر خرچ کرو کیونکہ جو تم لوگوں پر مال و دولت لٹاتے ہو ضروری نہیں کہ دوسرے تمہیں اس کا بدلہ دیں یا ویسے ہی تحائف دیں۔ جب تم ان پر خرچ کرو گے تو تمہیں بھی ان سے امید ہوگی اور ضروری نہیں کہ وہ بھی اتنا ہی کرچ کرسکیں۔ کیا معلوم ان کے پاس اتنی گنجائش نہ ہو کہ وہ ان تحائف کا بدلہ دے سکیں۔ ظاہر ہے جب تم ان پر خرچ کرو گے تو ان سے لینے کی بھی امید رکھو گے اور اگر وہ تمہارے متبادل کرچ نہ کرسکیں تو تمہیں تکلیف ہوگی اسی لیے غیر ضروری خرچ سے پرہیز کرنے میں ہی بہتری ہے تاکہ زیادہ پریشانی نہ ہو۔ ہمیشہ انسان کو اپنی حد میں رہ کر ہر کام کرنا چاہیے۔

شعر نمبر ۶:

تشریح: اس شعر میں شاعر بڑے اہم موضوع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لوگوں کو سمجھا رہے ہیں کہ ہمیشہ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ۔ اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنے کی عادت اپناؤ کیونکہ اگر اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرو گے تو تمہیں پریشانی ہوگی اور دوسروں سے مانگنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ اگر تم میانہ روی اختیار کرو گے تو ایک آسودہ زندگی گزارو گے لیکن اگر اپنی حیثیت سے بڑھ کر خواہشات رکھو گے اور ان کے پیچھے بھاگو گے تو سوائے پریشانی کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ جتنا اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی پر صابر و شاکر رہو اپنے سے اونچے لوگوں سے موازنہ نہ کرو نہ ہی ان سے مقابلہ کرو کیونکہ یہ سراسر بے وقوفی ہے اور اس سے تم اپنی زندگی خراب کرو گے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ لوگوں کے سامنے تمہاری عزت بنی رہے اور تمہاری سفید پوشی کا بھرم قائم رہے تو اپنے سے اونچے لوگوں سے ملنا جلنا نہ رکھو کیونکہ اس سے تمہیں اپنی کم مائیگی کا احساس ہوتا رہے گا اور تم اپنے آپ کو کم تر محسوس کرو گے لہٰذا برابری کی بنیاد پر رشتے استوار رکھو اور اپنی حیثیت سے بالاتر لوگوں سے دور رہو۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ ایک عزت دار زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنی حیثیت اور معیار کے مطابق زندگی گزارے اور جو چیزیں اللہ نے اسے عطا کی ہیں اس پر قناعت کرے۔ بے جا اسراف کو اللہ کو بھی ناپسند ہے۔

شعر نمبر ۷:

تشریح: اس شعر میں شاعر لوگوں کو ایک کڑوی حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جیسا کہ انسان کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے یعنی تمام مخلوق سے برتر لیکن انسان بننے میں کتنی تگ و دو کرنی پڑتی ہے، ہم بحیثیت انسان خوب پڑھتے لکھتے ہیں ڈگریاں حاصل کرتے ہیں لیکن ایک ڈگری جس کو ہم حاصل کرنے کی جستجو نہیں کرتے وہ ہے انسانیت کی ڈگری۔ ہم کسی نہ کسی طرح بڑا آدمی تو بن جاتے ہیں لیکن انسانیت کا وہ رتبہ حاصل نہیں کر پاتے یا ہم میں وہ خصلتیں نہیں پائی جاتیں جس کی وجہ سے ہمیں اشرف المخلوقات کہا گیا ہے۔ اخلاقیات ہماری زندگی کا ایسا تاریک پہلو بن چکی ہے جس پر ہماری عدم توجہی کے باعث بہت سی گرد جم چکی ہے۔ اسی لیے شاعر کہتے ہیں کہ انسانیت کی معراج پانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ بہت مشکل کام ہے ایک اچھا انسان بننا کیونکہ انسان اپنے نفس کا غلام ہوتا ہے۔ اس کا مقابلہ اس کے نفس سے ہوتا ہے اور شیطان اسے بہکاتا ہے لیکن اگر وہ اپنے نفس پر قابو پالے اور برائیوں سے بچ جائے تو صحیح معنوں میں انسان کہلانے کا مستحق ہے اور نفس کو قابو میں کرنا ایک مشکل کام ہے۔ فرشتے تو نور کا پیکر ہیں اور صرف اللہ کی حمد و ثنا اور عبادت میں مصروف رہتے ہیں ان کو برائی کی طرف کوئی راغب نہیں کرسکتا اسی لیے شاعر کہتے ہیں بے شک انسان اشرف المخلوقات ہے لیکن وہ اس درجہ کا اسی وقت حقدار ہے جب وہ انسانیت کے معیار پر پورا اترے۔ اور اس معیار پر پورا اترنے کے لیے بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔

شعر نمبر ۸:

تشریح: غزل کے اس مقطع میں شاعر کسر نفسی سے کام لیتے ہوئے اپنی غزل کے بارے میں کہتے ہیں کہ مجھے اپنی غزل میں وہ گہرائی اور تاثیر نظر نہیں آ رہی جو سننے والے کو متاثر کردے اور اس کے دل میں اتر جائے۔ شاعر ایک طرح سے لوگوں پر طنز کر رہے ہیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ میں جو بھی کہہ رہا ہوں کسی پر اس کا اثر نہیں ہو رہا یا بلاوجہ کوئی راگ الاپ رہا ہوں جو کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا اگر ایسا ہے تو شاید میرے الفاظ میں یا میرے انداز میں یا میری شاعری میں کوئی کمی رہ گئی ہے جس کی وجہ سے میری بات لوگوں کے دلوں تک نہ پہنچ سکی میں اپنی شاعری کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کر رہا ہوں اور انہیں زندگی کو بہتر

بنانے کے اصول بتا رہا ہوں تا کہ لوگ میری شاعری کو پڑھیں اور اپنی زندگی سنواریں۔ اگر وہ میری شاعری سے یا میری غزل سے استفادہ نہیں کر پا رہے یا استفادہ حاصل نہیں کر رہے تو اس کا مطلب یہ ہو کہ میں نے جو کچھ کہا وہ سب رائیگاں گیا۔ اگر میری شاعری میں تاثیر ہوگی تو لوگ ضرور میری بتائی ہوئی نصیحتوں پر عمل پیرا ہوں گے اور اپنی زندگی کو بہتر بنائیں گے۔

سرگرمی

☆ غزل کا ایک شعر ہے

فرشتہ سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

☆ یہ شعر ضرب المثل بن چکا ہے لہٰذا اس موضوع پر طلبہ سے ایک رول پلے کروایا جا سکتا ہے۔ اگر وقت ہو اور طلبہ کے لیے یہ ممکن ہو تو کروائیں۔

☆ معلم طلبہ کو ہدایات دیں اور ان کے گروپ بنوائیں۔ رول پلے کا دورانیہ ۵ سے ۱۰ منٹ کا ہو۔ اس میں انسانیت کے بلند درجے کو دکھایا گیا ہو۔ یعنی کوئی ایسا کردار دکھایا جا سکتا ہے جو صحیح معنوں میں انسانیت کا درجہ رکھتا ہو۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ آپ کو اس نظم کا سب سے خوبصورت شعر کون سا لگا اور کیوں؟

☆ کسی بھی شاعر کی کوئی ایک غزل لکھ کر لائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ شاعر نے اس غزل میں جو باتیں سمجھانے کی کوشش کی ہیں آپ ان سے متفق ہیں؟

۲۔ شاعر نے بہت زیادہ سخاوت کرنے کو کیوں منع کیا ہے؟

۳۔ انسان بننے میں کیوں محنت زیادہ لگتی ہے؟

۴۔ آخری شعر میں شاعر کس سے مخاطب ہیں اور کیا کہہ رہے ہیں؟

☆ ایک یا دو بچوں سے مشق ا میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ چارٹ پیپر۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوال کے جواب کے دوران)

☆ شاعری کی ایک مقبول قسم غزل سے روشناس ہونے اور اس کے طرزِ تحریر پر غور کرنے کے دوران

☆ شاعر کے اندازِ بیاں سے واقف ہونے اور الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے اشعار کی جامع تشریح کرنے کے دوران۔

☆ غزل میں موجود نئے الفاظ اور لغت میں ان کے معنی تلاش کرنے کے دوران

☆ غزل کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے غزل کے اشعار کی جامع تشریح کرنے اور سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران۔

☆ ہم قافیہ الفاظ سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے غزل میں موجود ہم قافیہ الفاظ لکھنے کے دوران۔

☆ مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆ متلازم یا گروہی الفاظ سے واقف ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کے متلازم الفاظ لکھنے کے دوران۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھنے اور تحریر میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ مولانا الطاف حسین حالی کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی لکھی ہوئی غزل سے متعارف ہونا اور اپنے شعری ذوق میں اضافہ کرنا

☆ شاعری کی ایک مقبول قسم غزل سے روشناس ہوتے ہوئے اس کے طرزِ تحریر پر غور کرنا اور اس کی ہیئت سے واقف ہونا۔

☆ شاعر کے اندازِ بیاں سے واقف ہونا اور الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے اشعار کی جامع تشریح کرنا۔

☆ غزل میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور لغت سے ان کے معنی تلاش کرنا۔

☆ غزل کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے غزل کے اشعار کی جامع تشریح کرنا اور سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆ ہم قافیہ الفاظ سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے غزل میں موجود ہم قافیہ الفاظ لکھنا۔

☆ مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنا اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

☆ متلازم یا گروہی الفاظ سے واقف ہونا اور دیے گئے الفاظ کے متلازم الفاظ لکھنا۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف) شاعر نے آپس میں ملّت بڑھانے سے اس لیے منع کیا ہے کیونکہ بہت زیادہ ملنے جلنے سے محبت جاتی رہتی ہے اور اہمیت ختم ہو جاتی ہے اس لیے لوگوں سے بس اس حد تک ملا جائے جتنی ضرورت ہو۔ آپس میں میل ملاپ اور تعلقات میں ایک فاصلہ رکھنا بھی بے حد ضروری ہے۔ جب ہم ایک معاشرے میں رہتے ہیں تو ظاہر ہے ایک دوسرے سے ملتے ہیں، تعلقات استوار کرتے ہیں اور مختلف لوگوں سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے لیکن شاعر کے مطابق اس میل ملاپ میں کچھ حدیں مقرر کی جائیں یعنی ملنا جلنا یا تعلقات قائم رکھنا تو چاہیے مگر ایک حد تک۔ دوسروں سے بس اس قدر ملا جائے جتنی ضرورت ہو یا جتنا وہ چاہتا ہو۔ زبردستی کسی کے گلے پڑنا یا محبت جتانا یا اس کی نجی زندگی کے معاملات میں دخل دینا یہ درست نہیں اس سے ایک تو وہ اکتاہٹ کا شکار ہوگا اور آپ کو پسند نہیں کرے گا یہاں تک کہ ایک وقت آئے گا کہ وہ آپ سے کنی کترائے گا اور نفرت کرے گا۔

(ب) لوگ آپ کی عزت اس وقت کریں گے جب آپ کوئی ایسا کام کریں گے۔ جب انسان خود اپنی ذات پر بھروسہ کرتا ہے اور خوب محنت کر کے ایک اعلیٰ مقام حاصل کرتا ہے تو لوگ اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جو انسان خود اپنے لیے بہتری چاہتا ہے اور اپنے آپ کو ایک بہتر مقام پر رکھنے کے خوب دل لگا کر کام کرتا ہے اور اپنے بل بوتے پر اپنی الگ پہچان بناتا ہے سب اس کی عزت کرتے ہیں اور اسے سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔

(ج) شاعر کی مراد یہ ہے کہ یہ دنیا بڑی عجیب ہے اور یہاں کے رہنے والے اتنے سادہ اور معصوم ہیں کہ ان سے پیار سے بات کر کے اپنا ہر کام کروایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم اپنے اخلاق کو بہتر کریں تو سب کام ہوتے چلے جائیں گے۔ پیار کی بولی بولنے سے نہ صرف ہماری ہر بات مانی جائے گی بلکہ لوگوں کی نظر میں ہمیں مقبول بنائے گی۔ ہر کوئی ہمارا گرویدہ ہوگا اور ہمیں پسند کرے گا۔ اچھے اخلاق ہی کامیابی کی نشانی ہیں لہٰذا کامیابی کے لیے ضروری ہے ہم اپنے اخلاق کو بہتر بنائیں۔ اگر ہم اپنی گفتگو میں مٹھاس لے آئیں تو دنیا ہمارے قدموں میں ہوگی۔

(د) مصیبت کے وقت ہمیں دوسروں کو اس کے بارے میں بتانے سے گریز کرنا چاہیے اور کسی سے مدد مانگنے کے بجائے اپنی مدد آپ کے تحت اس مصیبت سے نمٹنا چاہیے اور پریشانی کا حل نکالنا چاہیے۔ دوسروں کو بتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا صرف لوگ آپ کی بربادی پر خوش ہوتے ہیں اور بجائے مدد کرنے کے ہماری ہنسی اڑاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی کا احسان لینے سے بہتر ہے آدمی خود مشکلات کا مقابلہ کرے اور کسی کے آگے نہ جھکے۔

(ہ) کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو انسانی تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ ہوتے ہیں اور لوگوں کے لیے مثال بن جاتے ہیں۔ ایسی کوئی بات یا واقعہ جس سے لوگ سبق حاصل کریں یا لوگوں کو کوئی اچھی بات یا کام کی بات سمجھانے کے جو مثال دی جاتی ہے اسے ضرب المثل کہا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۲

☆ غزل میں سے تلاش کر کے ”ملّت“ کے ہم قافیہ الفاظ لکھیے:

ملّت - محنت - نفرت - عزت - دولت - مصیبت - سخاوت - دُھریت

مشق نمبر ۳

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

نفرت: ایسے لوگ نفرت کے قابل ہیں جو اپنے بزرگوں کا احترام نہیں کرتے۔

میٹھی زبان: وہ اپنی میٹھی زبان کے باعث پورے خاندان کا ہر دلعزیز ہے۔

احوال: میرا دوست جب بیمار ہوا تو میں اس کا حال احوال پوچھنے گیا۔

سخاوت: حاتم طائی اپنی سخاوت کی وجہ سے مشہور تھا۔/ اس نے پچھلے رمضان میں ایسی سخاوت دکھائی کہ اپنے محلے کے تمام غریب غرباء میں جوڑے تقسیم کیے۔

رام ہونا: بچوں نے سیر وتفریح پر جانے کے لیے آخر کار ابو کو رام کرلیا۔

یقینی: اس سال احمد نے خوب محنت کی ہے اس لیے اس کا امتحان میں اول آنا یقینی ہے۔

رنگت: گرگٹ اپنی رنگت تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔/ جب اس کا جھوٹ پکڑا گیا تو اس کے چہرے کی رنگت بدل گئی

مشق نمبر۴

☆ درج ذیل مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کیجیے:

کرو دوستو پہلے آپ اپنی عزت	دوستو! پہلے آپ اپنی عزت کرو
جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے	جہاں میٹھی زبان سے رام ہوتا ہے
فرشتہ سے بہتر ہے انسان بننا	انسان بننا فرشتہ سے بہتر ہے
مصیبت سے ہے یہ مصیبت زیادہ	یہ مصیبت زیادہ ہے، مصیبت سے
جو چاہو کریں لوگ عزت زیادہ	جو چاہو لوگ زیادہ عزت کریں
پھرا وروں کی تکتے پھرو گے سخاوت	پھر اوروں کی سخاوت تکتے پھرو گے

مشق نمبر۵

☆ درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے:

جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے
نہیں لگتی کچھ اس میں دولت زیادہ

تشریح: اس شعر میں حالی لوگوں کو کامیابی کا ایک راز بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا بڑی عجیب ہے اور یہاں کے رہنے والے اتنے سادہ اور معصوم ہیں کہ ان سے پیار سے بات کر کے اپنا ہر کام کروایا جا سکتا ہے۔شاعر کا مقصد یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپس میں پیار محبت سے رہنے کی ترغیب دینا۔شاعر کہتے ہیں کہ اپنے اخلاق کو بہتر کرو سب کام ہوتے چلے جائیں گے۔پیار کی بولی بولنے سے نہ صرف تمہاری ہر بات مانی جائے گی بلکہ لوگوں کی نظر میں تمہیں مقبول بنائے گی۔ہر کوئی تمہارا گرویدہ ہوگا اور تمہیں پسند کرے گا۔اچھے اخلاق ہی کامیابی کی نشانی ہیں لہٰذا اگر تم ایک کامیاب اور خوشحال زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو لوگوں سے اخلاق سے پیش آؤ۔اگر تم اپنی گفتگو میں مٹھاس لے آؤ تو دنیا تمہارے قدموں میں ہوگی۔

مشق نمبر۶

☆ درج ذیل الفاظ کے آگے متلازم الفاظ لکھیے:

بازار: دکان ۔ اشیاء ۔رش ۔ ٹھیلے ۔کھانا پینا ۔ روپے۔ پیسے۔خریداری ۔لین دین

درخت: پھل ۔ پھول ۔ پتے ۔ ٹہنی ۔ شاخیں ۔ گھونسلہ ۔تنا ۔

چڑیا گھر: جانور ۔ جھولے ۔ پرندے ۔ باغ ۔ پنجرے ۔ جھیل۔ درخت

ٹی۔وی: ڈرامہ۔ فلم ۔خبریں ۔ریموٹ ۔کارٹون ۔سیاسی تبصرے ۔اسکرین۔اداکار۔

ائیر پورٹ: ہوائی جہاز ۔فلائٹ ۔ پائلٹ ۔ ائیر ہوسٹس ۔بزنس کلاس۔کھانا۔ ٹکٹ

مشق نمبر۷

☆ درج ذیل الفاظ میں سے جو واحد ہیں ان کی جمع اور جو جمع ہیں ان کے واحد الفاظ لکھیے:

(طلبہ اپنے پچھلے اسباق میں اس کے بارے میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔طلبہ سے اعادہ کرواتے ہوئے ان الفاظ کے بارے میں پوچھا جائے جو وہ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ان الفاظ کی یاد دہانی کروائی جائے)

واحد	جمع	واحد	جمع
واقعہ	واقعات	ادب	آداب
حکم	احکام	سبب	اسباب
شکل	اشکال	عدد	اعداد
عمل	اعمال	غلط/غلطی	اغلاط

سبق نمبر ۲۹: پاکستان کا قومی عجائب گھر

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پاکستان کے آثار قدیمہ، اس کی تہذیب و ثقافت اور تاریخ کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔

☆ قومی اداروں کے بارے میں جانیں اور اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔

☆ دنیا کے مشہور عجائب گھر اور پاکستان میں موجود عجائب گھر سے واقفیت حاصل کریں۔

☆ سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھیں اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ سبق کے معلوماتی مضمون کو پڑھ کر اس کے انداز تحریر کا بغور جائزہ لیں اور ایک جامع مضمون تحریر کریں۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیتوں میں اضافہ کریں۔

☆ مترادف مرکب اور متضاد مرکب سے واقف ہوتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ پہچانیں اور جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

☆ ضمیر شخصی کی اقسام کے بارے میں جانتے ہوئے تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ سبق میں سے جمع الفاظ تلاش کریں اور ان الفاظ کے واحد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً تاریخ سے کس کس کو دلچسپی ہے؟ آثار قدیمہ کسے کہتے ہیں؟ آپ میں سے کس کو دلچسپی ہے کہ صدیوں پہلے لوگوں کا رہن سہن کیسا تھا؟ ان کا لباس، کھانا پینا، استعمال کے برتن، اوزار اور دیگر اشیا کیسی تھیں؟ کون سی ایجاد پہلے کیسی تھی اور اب وقت کے ساتھ اس میں کیا تبدیلی آئی؟ کون سے شہر پہلے آباد تھے اور اب ان کا کوئی نام و نشان نہیں؟ دنیا کی ہزاروں سال کی تاریخ جاننے کے لیے ہم کن کن ذرائع کا سہارا لیتے ہیں؟ کہاں سے ہمیں یہ معلومات حاصل ہوتی ہیں؟ ان تمام سوالات کے جوابات طلبہ سے لیے جائیں۔ طلبہ کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں بتایا جائے کہ ہم مختلف کتابوں، کمپیوٹر، پرانے اخبارات سے دنیا کی صدیوں پرانی تاریخ کے بارے میں جان سکتے ہیں ایک اور ذریعہ بھی ہے جس کے ذریعے ہمیں یہ تاریخی معلومات ملتی ہیں (ہوسکتا ہے طلبہ خود بتا دیں) اور وہ ہے عجائب گھر۔ ان میں وہ تمام عجائبات محفوظ ہوتی ہیں۔ یہ ایک ایسا ادارہ ہوتا ہے جہاں ہر قسم کے عجائبات اور نوادرات رکھے جاتے ہیں اور کسی بھی خاص چیز کے بارے میں معلومات محفوظ رکھی جاتی ہیں اور انہیں لوگوں کے لیے منظم طریقے سے نمائش کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ آج ہم پاکستان کے قومی عجائب گھر کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

پڑھائی:

طلبہ سے انفرادی طور پر سبق کی پڑھائی کروائی جائے۔ طلبہ خود پڑھنے کی کوشش کریں۔ جہاں طلبہ کو مشکل پیش آئے گی وہاں معلم رہنمائی کریں۔ پڑھائی کے دوران طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ سبق کے اہم نکات نوٹ کریں۔

☆ معلم تمام نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ سیاہ پر لکھیں۔

☆ تقریباً ۱۵ منٹ بعد معلم طلبہ سے سبق کے متعلق رائے لیں مثلاً سبق کیسا لگا؟ اس میں کس چیز کا ذکر کیا گیا ہے؟ کون سی بات سب سے دلچسپ لگی؟ پاکستان کے قومی عجائب گھر کی تین خصوصیات بتایئے؟ قومی عجائب گھر کے قیام کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

یا

☆ طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ ہر بچہ باری باری سبق کا کچھ حصہ پڑھے جہاں ضرورت ہو وہاں معلم رہنمائی کریں اور ساتھ ہی سبق کے اہم نکات کی طرف توجہ دلائیں۔ نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو سمجھائے جائیں۔ سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے اور چند سوالات کیے جائیں جس سے اندازہ ہو کہ طلبہ کو سبق اچھی طرح سمجھ آیا یا نہیں۔

سرگرمی:

☆ جماعت کو اسکول کی طرف سے "عجائب گھر" لے جایا جاسکتا ہے۔ یہ ایک معلوماتی / مطالعاتی دورہ ہوگا جس میں طلبہ کو ہدایات دی جائیں کہ وہ ایک ڈائری اپنے ساتھ لے کر جائیں اور وہاں پر موجود ہر چیز کا مشاہدہ کریں اور اسے اپنی ڈائری میں لکھیں۔ جو بھی چیز دیکھیں یا جو بھی معلومات حاصل کریں اسے اپنی ڈائری میں درج کریں اور بعد میں اسے ایک جامع مضمون کی شکل دیں۔

☆ معلم ایک ورک شیٹ تیار کریں جس میں اس عجائب گھر سے متعلق سوالات پوچھے گئے ہوں۔ طلبہ اپنی حاصل کردہ معلومات کی روشنی میں اس ورک شیٹ کو مکمل کریں۔ اس طرح طلبہ کے اس مطالعاتی دورے کی جانچ ہو جائے گی کہ انہوں نے کیا سیکھا؟

یا

☆اگر عجائب گھر کی سیر پر لے جانا ممکن نہ ہو تو معلم یوٹیوب کی مدد سے پاکستان کے قومی عجائب گھر کے حوالے سے ایک دستاویزی فلم یا ڈاکومنٹری دکھا سکتے ہیں۔ملٹی میڈیا پر تفصیلی اس عجائب گھر کے بارے میں دکھایا جا سکتا ہے۔

☆ایک ورک شیٹ حل کروائی جائے جس میں اس ڈاکومنٹری کے حوالے سے سوالات پوچھے گئے ہوں (معلم اس ورک شیٹ کو تیار کریں)۔زبانی بھی پوچھ سکتے ہیں۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ مشق نمبر تین پر دیا گیا سوال گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جائے۔

☆ کیا آپ کو کسی عجائب گھر جانے کا اتفاق ہوا ہے یا کسی بھی تاریخی مقام پر جانے کا اتفاق ہوا ہے؟ وہاں کیا دیکھا؟ کتنا مزا آیا؟ تفصیل سے بتایئے اس مقام کے بارے میں بتایئے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔دنیا کا پہلا عجائب گھر کس نے بنایا؟

۲۔قومی عجائب گھر میں قرآن کریم کے کتنے نسخے موجود ہیں؟

۳۔قومی عجائب گھر میں تحریک آزادی سے منسوب گیلری میں کن رہنماؤں کی ذاتی استعمال کی اشیا ہیں؟

۴۔پاکستان کا قومی عجائب گھر کراچی میں کہاں واقع ہے؟

☆علامہ اقبال کے زیرِ استعمال اشیا میں سے کون سی چیزیں اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں؟

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ورک شیٹ

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوال و جواب کے دوران)

☆مطالعاتی دورے کے دوران اہم معلومات نوٹ کرنے یا دستاویزی فلم دیکھنے کے دوران

☆سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنے اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کرنے کے دوران۔

☆سبق کے معلوماتی مضمون کو پڑھ کر اس کے اندازِ تحریر کا بغور جائزہ لینے اور ایک جامع مضمون تحریر کرنے کے دوران۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆مترادف مرکب اور متضاد مرکب سے واقف ہوتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ پہچاننے اور جملوں میں ان کا استعمال کرنے کے دوران

☆ضمیر شخصی کی اقسام کے بارے میں جاننے اور تحریر میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆سبق میں سے جمع الفاظ تلاش کرنے اور ان الفاظ کے واحد لکھنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆پاکستان کے آثارِ قدیمہ، اس کی تہذیب و ثقافت اور تاریخ کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔

☆قومی اداروں کے بارے میں جاننا۔

☆دنیا کے مشہور عجائب گھر اور پاکستان میں موجود عجائب گھر سے واقفیت حاصل کرنا۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆سبق کے معلوماتی مضمون کو پڑھ کر اس کے اندازِ تحریر کا بغور جائزہ لینا اور ایک جامع مضمون تحریر کرنا۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆مترادف مرکب اور متضاد مرکب سے واقف ہونا اور ان سے متعلق الفاظ پہچانتے ہوئے جملوں میں ان کا استعمال کرنا۔

☆ضمیر شخصی کی اقسام کے بارے میں جانتے ہوئے تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆سبق میں سے جمع الفاظ تلاش کرنا اور ان الفاظ کے واحد لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

(الف) عجائب گھر ایسے ادارے کو کہا جاتا ہے جہاں ہر قسم کے عجائبات اور نوادرات رکھے جائیں یا کسی بھی خاص چیز یا علم کے بارے میں معلومات محفوظ رکھی جائیں اور انہیں لوگوں کے لیے منظّم طریقے سے نمائش کے لیے پیش کیا جائے۔

(ب) عجائب گھر جا کر اندازہ ہوتا ہے کہ دنیا کی تاریخ میں کیسی کیسی تبدیلیاں آتی رہی ہیں۔ کیسی کیسی تہذیبیں تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں۔ کیسے کیسے لوگ گزر چکے ہیں۔ صدیوں پہلے لوگوں کا رہن سہن کیسا تھا، زندگی کیسے بسر کرتے تھے۔ ان کے لباس، کھانا پینا، استعمال کے برتن، اوزار اور دیگر اشیا کیسی تھیں۔ وقت کے ساتھ ان میں کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ کوئی بھی انسانی ایجاد کن مراحل سے گزر کر آج موجودہ شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ جغرافیائی تبدیلیوں نے کس طرح صدیوں سے آباد شہروں کو دیکھتے ہی دیکھتے ختم کر دیا۔ پہاڑوں کو کس طرح سمندر نے نگل لیا۔ کہیں ویرانے آباد ہو گئے تو کہیں دریاؤں نے اپنے راستے بدل لیے۔ آتش فشاں پہاڑ خاک ہو گئے۔ غرض یہ کہ دنیا کی تاریخ کسی فلم کی صورت ہماری نگاہوں کے سامنے ہوتی ہے۔ ان عجائب گھروں کے ذریعے دنیا کی ہزاروں سال کی تاریخ محفوظ ہو جاتی ہے۔

(ج) باضابطہ طور پر عجائب گھر سولھویں صدی عیسوی میں یورپ میں بنائے گئے۔

(د) برٹش میوزیم (برطانیہ)، رائل آرمری میوزیم (برطانیہ)، ہری ٹیج میوزیم (روس)، پراڈو میوزیم (اسپین) نیشنل میوزیم آف نیچرل ہسٹری (امریکہ) میوزیم آف اسلامک آرٹ (مصر) نیشنل میوزیم آف چائنا (چین) شنگھائی نیچرل ہسٹری میوزیم (چین)، نیچرل ہسٹری میوزیم شکاگو (امریکہ)، گرین والٹ میوزیم (جرمنی) اور توپ کاپی سرائے میوزیم (ترکی) کا شمار دنیا کے بڑے بڑے عجائب گھروں میں ہوتا ہے۔

(ہ) ہمارے ملک پاکستان میں ٹیکسلا میوزیم، موہن جوڈرو میوزیم، لاہور میوزیم، کراچی میوزیم، پشاور میوزیم اور آرکیالوجیکل میوزیم بلوچستان موجود ہیں۔ پاکستان کا قومی عجائب گھر، کراچی میں واقع ہے۔

(و) ایک اندازے میں مطابق اس وقت دنیا میں کم و بیش ساڑھے پانچ ہزار عجائب گھر موجود ہیں۔ صرف میکسیکو سٹی میں عجائب گھروں کی تعداد ۱۲۸ ہے اس لحاظ سے عجائب گھروں کی تعداد کے حوالے سے میکسیکو سٹی دنیا میں اول نمبر پر ہے۔ جب کہ جرمنی کو عجائب گھروں کا ملک کہا جاتا ہے۔ یہاں کے ہر شہر، قصبے اور دیہات میں کوئی نہ کوئی میوزیم دیکھنے کو مل جاتا ہے۔

مشق نمبر ۲

☆درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

منظّم: شادی کی دعوت میں کھانا بڑے منظّم طریقے سے پیش کیا گیا کہ کوئی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکا۔/ اسکول کی الوداعی تقریب میں طلبہ نے بڑے منظّم طریقے سے ہر کام سرانجام دیا۔

آتش فشاں: انڈونیشیا میں بہت سے آتش فشاں پہاڑ ہیں جو اکثر لاوہ اگلتے ہیں۔

حوصلہ افزائی: طلبہ کی بہترین کارکردگی پر ان کی حوصلہ افزائی ضرور کرنی چاہیے۔

اوّلین: آج کل کے دور میں خواتین کی اولین پسند نت نئے ڈیزائن کے کپڑے ہیں۔

آثارِ قدیمہ: پاکستان کے آثارِ قدیمہ کو دیکھنے کے لیے لوگ دور دور سے پاکستان کے قومی عجائب گھر میں آتے ہیں۔

دستاویزات: اس نے اپنی اہم دستاویزات الماری کے خفیہ خانے میں رکھی ہوئی ہیں۔

ملبوسات: لاہور میں نت نئے ملبوسات کی نمائش ہوئی تو عورتوں کا رش لگ گیا۔

مشق نمبر ۳

☆سبق میں دی گئی معلومات کی مدد سے پاکستان کے قومی عجائب گھر کے بارے میں ایک مختصر مضمون اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(طلبہ اپنی سمجھ اور معلم کی رائے کے مطابق سبق میں دی گئی معلومات کی مدد سے ایک مضمون تحریر کریں)

مشق نمبر ۴

(پچھلے اسباق میں تفصیل سے ان کے بارے میں سمجھایا جا چکا ہے لہٰذا اس کا اعادہ کرواتے ہوئے طلبہ سے چند مثالیں پوچھی جائیں۔

☆درج ذیل مرکّبات میں سے مترادف مرکب اور متضاد مرکّب الگ الگ کیجیے:

مترادف مرکبات: فتح و نصرت ۔ ڈانٹ ڈپٹ ۔ آرام و سکون ۔ مار پیٹ ۔ صبر و تحمل ۔ الٹ پلٹ

متضاد مرکبات: شام و سحر ۔ شمس و قمر ۔ جوڑ توڑ ۔ اونچ نیچ

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو + سرگرمی: سب سے پہلے معلم جماعت کے طلبہ کو گروپ میں بٹھائیں اور ہر گروپ کو ایک چھوٹی سی عبارت پڑھنے کے لیے دیں۔ (عبارت پہلے سے لکھ کر فوٹو اسٹیٹ کروالیں گروپ کے حساب سے) عبارت کچھ اس طرح سے ہو:

احمد ایک ذہین لڑکا ہے۔ احمد ہر وقت خوش رہتا۔ احمد اپنی جماعت میں اول آتا ہے۔ احمد کو کرکٹ کھیلنے کا شوق ہے۔ احمد کے اساتذہ احمد کو بہت پسند کرتے ہیں۔ احمد اپنے امی ابو کا لاڈلا ہے۔ احمد کے دادا جان بھی احمد کو روز سیر کے لیے لے جاتے ہیں۔ احمد بڑوں کی بہت عزت کرتا ہے۔ سب گھر والے احمد کا بہت خیال رکھتے ہیں۔

عبارت پڑھنے اور اس کے بارے میں سوچنے کے لیے طلبہ کو دس منٹ دیے جائیں۔ دس منٹ کے بعد معلم اس عبارت کے حوالے سے طلبہ کی رائے ایک کل جماعتی گفتگو میں لیں ہر گروپ اپنی رائے کا اظہار کرے۔ معلم طلبہ سے سوال کریں اور ان کی سابقہ معلومات لیں کہ کیا یہ عبارت صحیح ہے؟ اس عبارت میں کیا خاص بات ہے؟

طلبہ بتائیں گے کہ اس عبارت میں لفظ احمد بار بار استعمال ہوا ہے۔ معلم طلبہ سے پوچھیں کہ ہمیں اس جگہ کیا لفظ استعمال کرنا چاہئے؟ معلم طلبہ سے اس عبارت کو دوبارہ صحیح طرح لکھنے کے لئے کہیں۔ ۵ منٹ بعد ہر گروپ سے معلم ان کی لکھی ہوئی درست عبارت سنیں اور جہاں ضرورت ہو وہاں طلبہ کی رہنمائی کی جائے۔

معلم طلبہ کو بتائیں کہ لفظ ''احمد'' کی جگہ آپ نے جو بھی الفاظ استعمال کیے ہیں وہ اسم ضمیر کہلاتے ہیں۔ یہ وہ لفظ ہوتا ہے جو اسم کی جگہ استعمال ہو۔ نام کی جگہ جو بھی لفظ لکھا جائے گا وہ ضمیر ہوگا۔ اسم ضمیر کی پانچ اقسام ہوتی ہیں۔ اس میں سے ایک قسم ''ضمیر شخصی'' ہے۔ آج ہم ضمیر شخصی کی تین اقسام کے بارے میں پڑھیں گے۔

☆ اس وقت میں آپ سے بات کر رہی ہوں تو میں اپنا نام نہیں لوں گی بلکہ میں، میرا، مجھے وغیرہ استعمال کروں گی۔ بولنے والا خود اپنے نام کے بجائے جو الفاظ استعمال کرے وہ ضمیر متکلم کہلاتا ہے۔

☆ جو بات سن رہا ہوتا ہے یا جو سامنے ہوتا ہے اسے ہم اس کے نام کے بجائے تم، تمہارا، آپ وغیرہ استعمال کرتے ہیں یہ ضمیر کی دوسری قسم ہے اسے ضمیر حاضر کہتے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ جس کے بارے میں بات ہو رہی ہو اور وہ وہاں موجود نہ ہو اس کے لیے ہم اس، ان، وہ وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ ضمیر کی تیسری قسم ہے اسے ضمیر غائب کہتے ہیں۔

طلبہ کو بہت سی مثالوں کے ذریعے سمجھایا جائے۔ کتاب میں اس کے بارے میں جو تفصیل درج ہے اسے طلبہ سے پڑھوایا جائے اور ساتھ اسم ضمیر تختہ سیاہ پر لکھے جائیں جیسے میں، میرا، مجھے، تم، تمہارا، تمہیں، وہ، آپ، اس، ان وغیرہ

☆ نیچے دیے گئے پیراگراف کی خالی جگہوں کو مناسب ضمیریں استعمال کر کے پُر کیجیے:

خالد اور <u>میں</u> پڑوسی ہیں۔ <u>اس</u> کے والد ایک سرکاری افسر ہیں <u>وہ</u> میرے والد کے دوست بھی ہیں۔ <u>ان</u> کا دفتر اسکول کے قریب ہی واقع ہے ایک دن خالد نے کہا ابو نے <u>ہم</u> دونوں کو بلایا ہے <u>ان</u> کے پاس ہمارے لیے کچھ کتابیں ہیں۔

مشق نمبر ۶

☆ سبق میں کئی الفاظ جمع کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ کم سے کم دس الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔ ساتھ ہی ان کے واحد الفاظ بھی لکھیے:

جمع	واحد	جمع	واحد
عجائبات	عجائب	نوادرات	نادر
تبدیلیاں	تبدیلی	موضوعات	موضوع
سرگرمیاں	سرگرمی	گیلریاں	گیلری
دستاویزات	دستاویز	سکّے	سکّہ
تصاویر	تصویر	اشیا	شے
احوال	حال	نمونے	نمونہ

سبق نمبر ۳۰: بادلوں سے پرے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ سائنس کی بہترین ایجاد ہوائی جہاز کے متعلق معلومات حاصل کریں۔

☆ دور دراز سفر کے لیے استعمال ہونے والی اس اہم ایجاد کے فوائد جانیں اور اپنی معلومات بڑھائیں۔

☆ ہوائی جہاز کی بناوٹ اور اس میں موجود تمام چیزوں سے واقفیت حاصل کریں۔

☆ نئے الفاظ سے متعارف ہوں اور اس کی ہجے کریں ساتھ ہی معنی تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ الفاظ کے درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ جہازوں کو قریب سے دیکھ کر اس کا مشاہدہ کریں اور اس کی خصوصیات سے آگاہ ہوں۔

☆ سبق سے متعلق سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ اردو کی بول چال کی غلطیوں سے آگاہ ہوں اور ان اغلاط سے گریز کرتے ہوئے صحیح اردو بولیں۔

☆ محاورات کے مفہوم مو معنی سمجھ کر جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً آپ اسکول آنے جانے کے لیے کیا استعمال کرتے ہیں؟ بچے اپنا اپنا ذریعہ آمدورفت بتائیں تو انہیں تختہ تحریر پر لکھا جائے۔ اسکول کے علاوہ کبھی کہیں جانا ہو تو کس میں جاتے ہیں؟ طلبہ کے بتائے ہوئے جوابات کو تختہ تحریر پر لکھا جائے۔ کیا آپ نے کبھی کراچی سے یا ملک سے باہر سفر کیا ہے؟ کس جگہ جانا زیادہ پسند ہے؟ آپ اگر کراچی سے باہر گئے تو کس میں سفر کیا؟ اور اگر ملک سے باہر گئے تو کس میں گئے؟ طلبہ سے سوالات کریں اور طلبہ کے بتائے ہوئے تمام ذرائع آمدورفت کو تختہ تحریر پر لکھیں۔ اس کے بعد طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں کہ ان تمام چیزوں کو ذرائع آمدورفت کہا جاتا ہے یعنی وہ ذرائع جو ہم کہیں آنے جانے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور ان سے ہمیں بہت سہولت ہوتی ہے۔ اس کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے کہ انہیں ذرائع آمدورفت (ٹرانسپورٹ) میں سب سے اچھی چیز کون سی لگتی ہے؟ اور کیوں؟ اس کے علاوہ طلبہ کو ان ذرائع کی اہمیت بھی بتائی جائے کہ یہ ذرائع سائنس کی ایک اہم ترین ایجادات میں سے ایک ہیں۔ پرانے زمانے میں ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے جانوروں کا استعمال کرتے تھے جس میں ایک تو کافی وقت لگتا تھا اور بے آرامی بھی ہوتی تھی لیکن جوں جوں سائنس نے ترقی کی ایسی ایسی ایجادات منظر عام پر آئیں کہ عقل حیران رہ گئی اور انہی ایجادات میں ذرائع آمدورفت بھی ہیں۔ جن پر سفر کر کے ہم نہ صرف دنیا گھومتے ہیں بلکہ ہمیں زیادہ تکلیف بھی نہیں اٹھانی پڑتی اور وقت بھی کم خرچ ہوتا ہے۔ آج ہمارا موضوع بھی سائنس کی ایک بہترین ایجاد اور ایک اہم ذریعہ آمدورفت ہے اور وہ ہے ''ہوائی جہاز''۔ بچوں سے پوچھا جائے کہ کس کس نے ہوائی جہاز میں سفر کیا ہے؟ جس نے کیا ہو اس سے پوچھا جائے کہ انہیں کیسا لگا۔ جس بچے نے ملک سے باہر سفر کیا ہو اس سے پوچھا جائے کہ ہوائی جہاز کا سفر کیسا تھا؟ جہاز میں بیٹھ کر کیسا لگا ڈر محسوس ہوا یا مزا آیا؟ سب سے زیادہ حیران کن اور اچھی بات کون سی لگی؟ جن بچوں نے بھی جہاز کا سفر کیا ہو ان سے سفر کا احوال پوچھا جائے۔

پڑھائی:

☆ طلبہ اس سبق کی انفرادی طور پر پڑھائی کریں اور سبق کے اہم نکات خط کشید کریں۔ معلم نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں۔ سبق پڑھنے کے بعد ہر بچہ اپنے جوڑی دار کے ساتھ سبق پر تبادلہ خیال کرے۔ اگر طلبہ جوڑی میں نہیں بیٹھے تو ان کی جوڑیاں بنوائی جائیں۔ تبادلہ خیال کے دوران معلم کی معاونت شامل ہو۔

☆ جب طلبہ جوڑی میں تبادلہ خیال کر چکیں تو فش بول کی سرگرمی (fish bowl activity) کروائی جائے۔ اس میں جماعت کے تمام بچے دائرے کی صورت میں بیٹھیں اور درمیان میں دو کرسیاں رکھی جائیں گے۔ کوئی بھی دو بچے آمنے سامنے بیٹھ کر سبق کے چند نکات بتائیں۔ جماعت کے تمام بچے سنیں۔ اس طرح باری باری دو بچے آئیں اور سبق کے اہم نکات منظر عام پر لائیں۔ جہاں ضرورت ہو وہاں معلم مدد کریں اور طلبہ کی رہنمائی کریں۔

سرگرمی:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جائے۔ طلبہ بیسویں صدی کی پانچ سائنسی ایجادات کا تصویری چارٹ تیار کریں۔ یہ کام گروپ بنا کر کروایا جا سکتا ہے۔ ہر گروہ میں چار سے پانچ بچے ہوں۔ طلبہ کو انٹرنیٹ کی مدد فراہم کی جائے۔ یا گروپ کے کسی ایک بچے کو کمپیوٹر لیب جانے کی اجازت دی جائے۔ ایک چارٹ پیپر پر ہر گروپ ایجادات کے حوالے سے ایک پیشکش تیار کرے۔

☆ ۲۰ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنی پیشکش جماعت کے سامنے پیش کرے اور اگر ممکن ہو تو ان ایجادات کے چند فوائد بھی بتائیں۔

یا

☆ طلبہ کو ہوائی اڈہ پر لے جایا جا سکتا ہے اور دور سے ہوا میں اڑتے جہازوں کو دکھایا جا سکتا ہے/ ''پاکستان میری ٹائم میوزیم کراچی'' لے جا کر وہاں ایک پرانا جہاز رکھا ہے جس میں لوگ اندر جا سکتے ہیں وہ دکھایا جا سکتا ہے تاکہ بچوں کو اس میں موجود چیزوں کے بارے میں معلوم ہو جائے۔/ اس کے علاوہ پی۔ اے۔ ایف میوزیم کراچی بھی لے جا سکتے ہیں جہاں افواج پاکستان کے فائٹر طیارے جگہ جگہ نصب کیے گئے ہیں۔ یہ تمام معلوماتی دورے کروائے جا سکتے ہیں۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ آپ کی پسندیدہ سواری کون سی ہے اور کیوں؟ اس کی خصوصیات بتایئے اور تصویر بھی بنایئے یا لگایئے:

یا

☆ آپ کے خیال میں اس دور کی سب سے اہم ایجاد کون سی ہے اور کیوں؟ اس کی خصوصیات سے آگاہ کیجیے اور تصویر بھی بنایئے؛

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ رائٹ برادران کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

۲۔ رائٹ برادران نے کن چیزوں کی مدد سے اڑنے والی ایجاد بنائی اور مختصر اڑان بھری؟

۳۔ بعض ہوائی جہازوں میں ایک خفیہ کمرہ کیوں بنایا جاتا ہے؟

۴۔ لوگوں کو اس بات کو مان لینے میں کتنا عرصہ لگا کہ انسان کے لیے مشین کی مدد سے ہوا میں اڑنا ممکن ہو چکا ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ انٹرنیٹ۔ کمپیوٹر۔ چارٹ پیپر۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات کے دوران)

☆ سائنس کی بہترین ایجاد ہوائی جہاز کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے دوران

☆ دور دراز سفر کے لیے استعمال ہونے والی اس اہم ایجاد کے فوائد جاننے کے دوران

☆ ہوائی جہاز کی بناوٹ اور اس میں موجود تمام چیزوں سے واقفیت حاصل کرنے کے دوران

☆ نئے الفاظ سے متعارف ہونے اور اس کے معنی تلاش کرنے کے دوران

☆ الفاظ کے درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ جہازوں کو قریب سے دیکھ کر اس کا مشاہدہ کرنے اور اس کی خصوصیات سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆ سبق سے متعلق سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆ اردو کی بول چال کی غلطیوں سے آگاہ ہونے اور ان اغلاط سے گریز کرتے ہوئے صحیح اردو بولنے کے دوران

☆ محاورات کے مفہوم و معنی سمجھ کر جملوں میں ان کے مناسب استعمال کرنے کے دوران

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھنے اور تحریر میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ سائنس کی بہترین ایجاد ہوائی جہاز کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔

☆ دور دراز سفر کے لیے استعمال ہونے والی اس اہم ایجاد کے فوائد جاننا۔

☆ ہوائی جہاز کی بناوٹ اور اس میں موجود تمام چیزوں سے واقفیت حاصل کرنا۔

☆ نئے الفاظ سے متعارف ہونا اور اس کی ہجے کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے معنی تلاش کرنا۔

☆ الفاظ کے درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ جہازوں کو قریب سے دیکھ کر اس کا مشاہدہ کرنا اور اس کی خصوصیات سے آگاہ ہونا۔

☆ سبق سے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ اردو کی بول چال کی غلطیوں سے آگاہ ہونا اور ان اغلاط سے گریز کرتے ہوئے صحیح اردو بولنا۔

☆ محاورات کے مفہوم و معنی سمجھ کر جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

کلید جانچ

مشق ۱

☆جوابات

(الف) ہوائی جہاز کے موجد بھائیوں میں ایک کا نام آرویل رائٹ اور دوسرے کا نام ولبر رائٹ تھا۔

(ب) پہلی پرواز ۱۴ دسمبر ۱۹۰۳ء کے دن آرویل برائٹ نے بارہ سیکنڈ کی تاریخی اڑان لی۔

(ج) رائٹ برادران نے اپنے پہلے ہوائی جہاز کو فلائر اول کا نام دیا۔ یہ جہاز واشنگٹن ڈی سی میں ''نیشنل ایئر اینڈ اسپیس میوزیم'' میں آج بھی محفوظ ہے۔

(د) رائٹ برادران سے پہلے جن لوگوں نے ہوائی جہاز بنانے کی کوشش کی، وہ اس معاملے میں پریشان ہو جاتے تھے کہ کس طرح اس کے پہیوں کو زمین سے بلند کر کے فضا میں پرواز کریں گے؟

(ہ) آسمانی بجلی ہر ہوائی جہاز سے سال میں کم سے کم ایک مرتبہ ضرور ٹکراتی ہے لیکن اسے نقصان نہیں پہنچا پاتی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ہوائی جہازوں کو ایک خاص مہارت کے ساتھ ڈیزائن کیا جاتا ہے کہ آسمانی بجلی ان پر اثر نہیں کرتی۔

(و) ہوائی جہاز کے ٹائر ۳۸ ٹن تک کا وزن برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ہوائی جہاز کو متوازن انداز میں کھڑا بھی رکھتے ہیں۔ جب ہوائی جہاز زمین پر اترتا ہے تو اس کی رفتار ۱۷۰ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے اور یہ ٹائر اسی تیز رفتاری کے ساتھ ہی زمین سے ٹکراتے ہیں لیکن پھر بھی انہیں کچھ نہیں ہوتا۔

(ز) ہوائی جہاز کی کھڑکیاں گول ہوتی ہیں کیونکہ چوکور کھڑکیوں سے جہاں جہاز کی لمبائی میں اضافہ ہوتا ہے وہیں ان کھڑکیوں سے جہاز میں ہوا کا دباؤ برقرار رکھنا مشکل ہوتا ہے اور جہاز حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

مشق ۲

☆اس سبق میں بلیک باکس کے بارے میں جو بتایا گیا ہے اسے اپنے الفاظ میں لکھیے:

جواب: یہ ایک ایسا آلہ ہے جس میں جہاز کے پائلٹ کی گفتگو اور دیگر معلومات خود بخود محفوظ ہوتی رہتی ہیں۔ اس کا رنگ کالا نہیں ہوتا بلکہ اس کا رنگ عموماً نارنجی یا لال ہوتا ہے۔ یہ باکس تین مضبوط تہوں پر مشتمل ہوتا ہے اور اس پر آگ یا حرارت کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ باکس کسی بھی جہاز کے حادثے کے بعد انتہائی اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ باکس میں محفوظ شدہ آوازوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حادثے کے وقت طیارے کے عملے نے آپس میں یا کنٹرول ٹاور سے کیا گفتگو کی تھی گویا یہ آلہ حادثے کی صورت میں ہونے والی تفتیش میں بہت مددگار ثابت ہوتا ہے

مشق ۳

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے:

تکمیل:	اس گھر کی اوپری منزل کی تکمیل میں چھ مہینے لگے۔/ اس کتاب کی تکمیل کے لیے بڑی محنت کی گئی ہے۔
اڑان:	۶ ستمبر کے دن پاک فضائیہ کی جانب سے ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں جنگی جہازوں نے خوب اونچی اڑان بھری۔
مستحکم:	اس کا ملک سے باہر جا کر تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ بڑا مستحکم ہے۔
مسافت:	وہ اپنے بھائی سے ملنے بڑی دور کی مسافت طے کر کے ایک گاؤں پہنچا۔/ حج کے دوران مزدلفہ سے عرفات جانے کے لیے ہم نے ۷ کلومیٹر کی مسافت پیدل طے کی۔
خفیہ:	الماری کے خفیہ خانے میں بہت سے پیسے رکھے ہیں۔/ اس نے خاندان والوں سے اپنی بیماری کی خبر خفیہ رکھی۔
تفتیش:	پولیس نے چوری کی واردات کی تفتیش کے دوران بڑی بھاگ دوڑ کی اور چور پکڑنے میں کامیاب ہوگئی۔
انقلاب برپا کر دینا:	ایٹم بم کی ایجاد نے پوری دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔

مشق ۴

☆ذیل میں چند جملے درج کیے گئے ہیں جن میں روزمرّہ کی غلطی موجود ہے۔ ان جملوں کو درست کر کے دوبارہ لکھیے:

درست جملے:

(الف) وہ ماں باپ کی خدمت کرتا ہے۔

(ب) کل دن بھر بارش ہوتی رہی ہے۔

(ج) چلتے ہوئے دائیں بائیں دیکھنا چاہیے۔

(د) وہ آئے دن غیر حاضر رہتا ہے۔

(ہ) دونوں کتابیں تقریباً ایک جیسی ہیں بس انیس بیس کا فرق ہے۔

(و) اس کا ناک نقشہ بالکل باپ پر گیا ہے۔

مشق ۵

☆ذیل میں چند نامکمل جملے دیے گئے ہیں جن کو مناسب محاورہ استعمال کر کے پُر کیجیے۔ محاورات درج کر دیے گئے ہیں۔ یاد رہے کہ جملہ کسی بھی زمانے میں بنایا جا سکتا ہے۔

مکمل جملے:

(الف) میری پریشانی میں تم الٹی سیدھی باتیں کر کے زخموں پر نمک چھڑک رہے ہو۔

(ب) امتحان میں اول آنے کی خبر سن کر دل باغ باغ ہوگیا۔

(ج) دعوت میں بریانی کا سن کر میرے منہ میں پانی بھر آیا۔

(د) تمہیں چاہیے کہ گھر کے کام میں بھی ہاتھ بٹایا کرو۔

(ہ) کے۔ٹو کی چوٹی سر کرتے ہی اس کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔

(و) کشمیریوں پر ظلم کی خبریں دیکھ کر میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔

مشق ۶

☆ درج ذیل الفاظ میں جو واحد ہیں ان کی جمع اور جو جمع ہیں ان کے واحد الفاظ لکھیے:

واحد	جمع	واحد	جمع
مرض	امراض	عدد	اعداد
لقب	القاب	قوم	اقوام
باب	ابواب	اسم	اسماء
ضلع	اضلاع	شے	اشیا
شخص	اشخاص	قول	اقوال

سبق نمبر ۳۱: وفادار نوکر

مقاصد: سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

☆ محنت کی عظمت کو جانتے ہوئے ہر کام دل لگا کر کریں، اپنی عملی زندگی میں اپنا ہر کام اپنے ہاتھ سے کریں اور محنت کو شعار بنائیں۔

☆ اپنے اخلاق کو بہتر کرتے ہوئے اپنے مزاج میں عاجزی وانکساری پیدا کریں۔

☆ کہانی یا قصے کے انداز تحریر سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے کہانی نویسی سیکھیں اور اس میں چھپے سبق سے نصیحت حاصل کریں۔

☆ نئے الفاظ اور اس کے معنی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور الفاظ کی ہجے کر کے روانی سے پڑھ سکیں۔

☆ سبق کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ املا کی اغلاط کی نشاندہی کرتے ہوئے الفاظ کو درست کر کے لکھیں اور صحیح اردو بولیں۔

☆ سابقوں اور لاحقوں سے واقف ہوتے ہوئے ان کی مدد سے نئے الفاظ بنائیں اور جملے میں ان کا بخوبی استعمال کریں۔

☆ فاعل کو دیکھتے ہوئے جملوں میں فعل کا مناسب استعمال کریں۔

مددگار تدریسی مواد:

درسی کتاب۔ تختہ تحریر۔ رول پلے کے لیے درکار اشیا۔ کہانی یا مضمون لکھنے کے لیے اضافی پرچے

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً ا۔آپ اپنے کون کون سے کام خود کرتے ہیں؟ گھر کے کن کاموں میں حصہ لیتے ہیں یا گھر کے کون کون سے کام کرتے ہیں؟ کیا آپ اپنی امی کا ہاتھ بٹاتے ہیں؟ کیا آپ اپنے کام خود کرنا پسند کرتے ہیں یا دوسروں سے کروانا؟ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں کیا فائدہ ہوتا ہے؟ دوسروں سے کام کروانے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟ طلبہ سے ان سوالات کے جوابات لیے جائیں اور ان کی رائے لیتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ ہمیں اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا چاہیے اور محنت و مشقت کو اپنا شعار بنانا چاہیے کیونکہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے سے جو مسرت اور سکون حاصل ہوتا ہے وہ دوسروں سے کام کروا کر حاصل نہیں ہوتا اس کے علاوہ دوسروں کی محتاجی بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی کسی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے یا کسی کے آگے جھکنا پڑتا ہے۔ ہمارا دین بھی ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ ہمیں اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبیؐ بھی اپنا تمام کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ اگر انسان اپنے چھوٹے چھوٹے کام بھی خود نہ کرے تو اس کی تمام صلاحیتیں اور قوتیں برباد ہو جاتی ہیں۔ اور وہ سست اور کاہل ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے ہر کام کے لیے دوسروں کا سہارا تلاش کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو کوئی پسند نہیں کرتا۔ اس کے برعکس جو لوگ محنت مشقت کرتے ہیں اور ہمہ وقت مصروف عمل رہتے ہیں وہ اپنی دنیا آپ بناتے ہیں اور اس طرح ان کی زندگی کا ہر لمحہ عبادت بن جاتا ہے۔ ہمیں سست نہیں چست رہنا چاہیے کیونکہ سست اور کاہل لوگوں کو کوئی پسند نہیں کرتا اور ایسے لوگوں سے سب دور رہتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمارے ہاتھ، پاؤں، ناک، آنکھ اور کان صحیح سلامت دیے۔ ہمیں ان کا استعمال کرنا چاہیے

۔جب اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اور پاؤں سلامت رکھے ہیں تو ہمیں بھی انہیں کام میں لانا چاہیے اور خوب کام کرنا چاہیے اس طرح ہم اپنے اللہ کی نعمتوں کا صحیح اور بھر پور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔آج جو ہم کہانی پڑھنے جا رہے ہیں وہ بھی اسی موضوع پر ہے۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔چونکہ یہ ایک مختصر سی کہانی ہے اس لیے معلم اگر چاہیں تو کسی ایک بچے کو بھی کھڑا کر سکتے ہیں۔اگر بچہ الفاظ کا صحیح تلفظ ادا نہ کرے تو معلم کی رہنمائی شامل رہے۔ساتھ ہی نئے الفاظ تختہ سیاہ پر لکھے جائیں اور ان کے معانی بھی سمجھائے جائیں۔سبق میں دی گئی کہانی کے متعلق طلبہ کی رائے لی جائے۔طلبہ سے کہانی سے ملنے والے سبق کے متعلق طلبہ سے پوچھا جائے اور آخر میں خود طلبہ کو کہانی کے سبق کے متعلق بتایا جائے۔(مشق نمبر۳ میں موجود ہے)

سرگرمی:

کتاب میں دی گئی سرگرمی کروائی جائے جس میں ’’محنت کی عظمت‘‘ پر بچوں کے مابین ایک تقریری مقابلہ کروایا جائے۔

طلبہ کو اس کام کے لئے دس سے پندرہ منٹ دیئے جائیں۔معلم اس دوران تقریر لکھنے میں طلبہ کی رہنمائی کریں۔اس کے بعد ایک چھوٹا سا تقریری مقابلہ کروایا جائے۔

یا

☆طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ان سے رول پلے کروایا جائے جس اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی ترغیب دی گئی ہو۔ہر گروپ اپنے اپنے طور پر ایک چھوٹا سا رول پلے تیار کرے گا۔معلم کی ہدایت اور معاونت شامل رہے گی۔

یا

☆طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ سے اسی موضوع کے حوالے سے ایک کہانی لکھنے کے لیے کہا جائے۔طلبہ کو عنوان دیا جائے ’’محنت کامیابی کی کنجی ہے‘‘ یا ’’محنت کی عظمت‘‘۔معلم کہانی کے متعلق طلبہ کو ہدایات دیں اور ان کی رہنمائی کریں۔

لکھائی:

☆درسی کتاب میں موجود مشقیں کاپی میں کروائی جائیں۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆آپ گھر کے کن کاموں میں حصہ لیتے ہیں؟ گھر کے کام کر کے کیسا محسوس کرتے ہیں؟

یا

☆کیا آپ کو اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں خوشی محسوس ہوتی ہے؟ ہاں یا نہیں؟ دونوں صورتوں میں وجہ بتایئے:

اعادہ: سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

۱۔عبدالحمید امیر تھا یا غریب؟

۲۔ماسٹر صاحب نے اسکول سے جلدی چھٹی کیوں دی؟

۳۔چھٹی ہوتے ہی سب لڑکے گھروں کو چلے گئے لیکن عبدالحمید کیوں نہ گیا؟

۴۔ماسٹر صاحب دانش مند کی بات سن کر کیا بولے؟

☆ایک یا دو بچوں سے مشق نمبر۱ کے سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو ان نکات کے تحت جانچا جائے گا:

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات وجوابات کے دوران)

☆محنت کی عظمت اور اس کی اہمیت جاننے کے دوران

☆کہانی یا قصے کے انداز تحریر سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے کہانی نویسی سیکھنے اور اس میں چھپے سبق سے نصیحت حاصل کرنے کے دوران۔

☆نئے الفاظ اور اس کے معنی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنے اور الفاظ کی ہجے کر کے روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆محنت کی عظمت کے حوالے سے رول پلے یا کہانی لکھنے کے دوران

☆سبق کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆املا کی اغلاط کی نشاندہی کرتے ہوئے اسے درست کرنے اور صحیح اردو بولنے کے دوران۔

☆سابقوں اور لاحقوں سے واقف ہونے اور ان کی مدد سے نئے الفاظ بنانے کے دوران۔

☆ فاعل کو دیکھتے ہوئے جملوں میں فعل کا مناسب استعمال کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ محنت کی عظمت کو جانتے ہوئے ہر کام دل لگا کر کرنا، اپنی عملی زندگی میں اپنا ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنا اور محنت کو شعار بنانا۔

☆ اپنے اخلاق کو بہتر کرتے ہوئے اپنے مزاج میں عاجزی و انکساری پیدا کرنا۔

☆ کہانی یا قصے کے انداز تحریر سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے کہانی نویسی سیکھنا اور اس میں چھپے سبق سے نصیحت حاصل کرنا۔

☆ نئے الفاظ اور اس کے معنی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا اور الفاظ کی ہجے کر کے روانی سے پڑھنا۔

☆ سبق کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ املا کی اغلاط کی نشاندہی کرتے ہوئے اسے درست کرنا اور صحیح اردو سے واقف ہونا۔

☆ سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے نئے الفاظ بنانا اور جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆ فاعل کو دیکھتے ہوئے جملوں میں فعل کا مناسب استعمال کرنا۔

مشق نمبر ۱

☆ جوابات:

(الف) عبدالحمید جب اسکول میں آتا تو ایک نوکر اس کا بستہ لیے ہوتا۔ چھٹی کا وقت آتا تو نوکر پھر آکر بستہ اٹھا کر ساتھ ہو لیتا۔

(ب) دانش مند سب سے زیادہ ہوشیار اور محنتی تھا۔ وہ ہمیشہ خود بھی صاف ستھرا رہتا اور اس کی کتابیں بھی اجلی اور صاف رہتی تھیں۔ وہ اپنا قلم، دوات، پنسل، سلیٹ، کاپیاں سب ٹھیک ٹھاک رکھتا اور سبق بھی خوب یاد کر لیتا۔

(ج) عبدالحمید نے اپنے نوکروں کو کام چور اس لیے کہا کیونکہ آسمان پر بادل چھانے کی وجہ سے ماسٹر صاحب نے ایک گھنٹہ پہلے چھٹی دے دی لیکن اس کے نوکر ابھی تک اسکول نہیں پہنچے تھے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ مینھ کے دن ذرا پہلے چھٹی ہو جاتی ہے۔

(د) دانش مند نے جو اپنے دس نوکر گنوائے وہ یہ تھے ”دو آنکھیں، دو کان، دو پاؤں، ایک ناک اور ایک زبان۔

(ہ) اصلی نوکر سے مراد ہمارے اپنے تمام اعضاء جو ہر وقت ہمارے ساتھ رہتے ہیں اور ہم ان کے ذریعے اپنا ہر کام کرتے ہیں اور اس کے عوض وہ ہم سے کوئی پیسے بھی نہیں لیتے جبکہ کرائے کے نوکر وہ افراد ہوتے ہیں جو ہمارے کام کرتے ہیں لیکن اس کے بدلے وہ بھاری رقم بھی وصول کرتے ہیں اور کام بھی ڈھنگ سے نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ انہیں ہر کام کے لیے دس بار کہنا پڑتا ہے۔

(و) ماسٹر صاحب نے کہا: ”عبدالحمید! تم بھی اپنے انہی نوکروں سے کام لیا کرو تو دوسروں کے کبھی محتاج نہ ہو۔“

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

دانش مند: دانش مند لوگ دل سے نہیں دماغ سے فیصلہ کرتے ہیں اور نقصان کم اٹھاتے ہیں۔

مینھ: مینھ کے برستے ہی ہر کسی کا چہرہ کھل اٹھا اور وہ اس سے لطف اندوز ہونے لگا۔

اچنبھا: مجھے بڑا اچنبھا ہوا جب میں نے چڑیا گھر میں جانوروں کو کھلے پھرتے دیکھا۔/ مجھے بڑا اچنبھا ہوا جب میں نے دیکھا کہ دکاندار دودھ میں پانی ملا رہا ہے۔

کام چور: کام چور لوگ ایک ناکام زندگی گزارتے ہیں۔/ احمد بڑا کام چور ہے جس کی وجہ سے وہ روز اپنے اساتذہ سے ڈانٹ کھاتا ہے۔

وفادار: وفادار نوکر بھی قسمت والوں کو ملتے ہیں۔/ وہ آفس کا ایک وفادار ملازم ہے اس لیے اس کی تنخواہ میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔

دل میں گھر کر جانا: کچھ لوگ اپنی سادگی اور خلوص کی بنا پر دل میں گھر کر جاتے ہیں۔

مشق نمبر ۳

☆ کہانی میں ہم سب کو جو سبق دیا گیا ہے اسے اپنے الفاظ میں لکھیے:

جواب: اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں ہی ہماری بھلائی ہے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے سے جو مسرت اور سکون حاصل ہوتا ہے وہ دوسروں سے کام کروا کر حاصل نہیں ہوتا اس کے علاوہ دوسروں کی محتاجی بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی کسی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے یا کسی کے آگے جھکنا پڑتا ہے۔ ہمارا دین بھی ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ ہمیں اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبیؐ بھی اپنا تمام کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ اگر انسان اپنے چھوٹے چھوٹے کام بھی خود نہ کرے تو اس کی تمام صلاحیتیں اور قوتیں برباد ہو جاتی ہیں۔ اور وہ سست اور کاہل ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے ہر کام کے لیے دوسروں کا سہارا تلاش کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو کوئی پسند نہیں کرتا۔ اس کے برعکس جو لوگ محنت مشقت کرتے ہیں اور ہمہ وقت مصروف عمل رہتے ہیں وہ اپنی دنیا آپ بناتے ہیں اور اس طرح ان کی زندگی کا ہر لمحہ عبادت بن جاتا ہے۔

مشق نمبر ۴

☆ نیچے دیے گئے جملوں میں املا کی غلطیاں موجود ہیں انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے:

(الف) صاف ہوا میں ورزش کرنے سے ہاضمے کی قوت بڑھتی ہے۔

(ب) جن کو جسمانی مشقت کی عادت نہیں ان کو بھوک کم لگتی ہے۔

(ج) جو سادہ غذا کھاتے ہیں ان کی صحت صحیح رہتی ہے۔

(د) جو سخت محنت کرتے ہیں وہ اور لوگوں سے زیادہ مضبوط اور طاقت ور ہوتے ہیں۔

(ہ) ورزش کرنے سے اعضاء کی قوت بحال رہتی ہے اور طبیعت میں تازگی آجاتی ہے۔

(و) جب اعضاء بے کار رہیں تو انسان کاہل اور سست ہو جاتا ہے۔

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنے سابقہ اسباق میں سابقے لاحقے کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔طلبہ کو ان کا اعادہ کرتے ہوئے بتایا جائے کہ جو علامت لفظ کے شروع میں لگا کر ایک نیا لفظ بناتے ہیں وہ علامت سابقہ کہلاتی ہے اور جو علامت کسی لفظ کے آخر میں لگا کر ایک نیا لفظ بناتے ہیں وہ علامت لاحقہ کہلاتی ہے۔(یہ ضرور بتایا جائے کہ سابقہ اور لاحقہ اپنا کوئی معنی نہیں دیتا لیکن جب لفظ کے ساتھ ملتا ہے تو ان کی وجہ سے لفظ میں تغیر و تبدل پیدا ہوتا ہے)

☆ نیچے کچھ سابقے اور لاحقے ملے جلے درج ہیں۔ان کی مدد سے کم سے کم تین تین الفاظ بنائیے اور یہ بھی واضح کیجیے کہ ان الفاظ میں سابقہ استعمال ہوا ہے یا لاحقہ استعمال ہوا ہے۔

گیر (لاحقہ): ملک گیر ۔ دامن گیر ۔ بغل گیر ۔ ماہی گیر

مند (لاحقہ): عقل مند۔ ضرورت مند ۔ دانش مند ۔ صحت مند ۔فکر مند ۔ ہنر مند ۔ خواہش مند

لا (سابقہ): لاحاصل ۔ لاوارث ۔ لاعلاج۔ لامکان ۔ لاتعداد ۔ لاثانی

نویس (لاحقہ): کالم نویس ۔کہانی نویس ۔ مضمون نویس ۔ خطوط نویس ۔ درخواست نویس

گو (لاحقہ): حق گو ۔ راست گو ۔داستان گو ۔ کم گو

نا (سابقہ): نالائق ۔ناامید۔ نااہل ۔ نابینا ۔ناپسند ۔ نادانستہ

ان (سابقہ): ان پڑھ ۔ان جان ۔ ان دیکھا ۔ ان کہی ۔ ان گنت ۔ان مول

نواز (لاحقہ): بندہ نواز ۔ مہمان نواز ۔ غریب نواز

یاب (لاحقہ): کام یاب ۔ صحت یاب ۔ فتح یاب

غیر (سابقہ): غیر حاضر ۔ غیر مفید ۔ غیر مناسب ۔ غیر موزوں ۔ غیر ضروری ۔ غیر مسلم

نو (سابقہ): نوروز ۔ نوعمر ۔ نونہال ۔ نووارد

ہر (سابقہ): ہر چند ۔ ہر دم ۔ہر دلعزیز ۔ ہرکارہ۔

☆ سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے بنائے گئے چند الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے یا ان کی مدد سے ایک کہانی لکھیے:

مشق ۶

☆ نیچے دیے گئے جملوں میں اسی اصول کے مطابق درست فعل لکھ کر خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف) محمود تم اتنا شور کیوں مچاتے ہو۔ (مچانا)

(ب) آج میرے چچا نے پاس ہونے پر انعام میں مجھے ایک گھڑی دی۔ (دینا)

(ج) ان دنوں مہنگائی روز بہ روز بڑھ رہی ہے۔ (بڑھنا)

(د) لڑکیاں اگلے ہفتے سیر کے لیے ساحل سمندر پر جائیں گی۔ (جانا)

(ہ) ناصر نے اپنا موبائل بہت سستا بیچا۔ (بیچنا)

(و) میری بہن لطیفہ سن کر بڑے زور سے ہنسی/ہنستی ہے/ہنس رہی ہے۔ (ہنسنا)

سبق نمبر ۳۲:　　　　مترادفات

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اردو زبان کی وسعت اور گہرائی سے واقف ہوتے ہوئے اپنی قومی زبان کو اہمیت دیں اور اپنی بول چال میں اس کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

☆ نظم میں موجود ہم معنی الفاظ (مترادفات) سے آگاہ ہوں اور اپنے الفاظ کا ذخیرہ بڑھائیں۔

☆ موسم برسات کی دلکشی، رعنائی اور اس کی اہمیت و ضرورت سے واقف ہوتے ہوئے اس کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہوں۔

☆ نظم کے منفرد انداز تحریر پر غور کرتے ہوئے اس کے مفہوم سے آشنا ہوں اور اپنی اردو بہتر بنائیں۔

☆ الفاظ کی درست ہجے، آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کریں۔

☆ نظم کو نثر میں تبدیل کرتے ہوئے الفاظ کا مناسب اور صحیح طریقے سے استعمال کریں اور تحریری صلاحیت کو بہتر بنائیں۔

☆ نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھیں اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے شاعر کا بنیادی مقصد سمجھیں۔

☆ متلازم یا گروہی الفاظ کے بارے میں جانتے ہوئے چند الفاظ کے متلازم یا گروہی الفاظ لکھیں۔

☆ قواعد میں مرکب عطفی سے واقف ہوتے ہوئے نظم میں سے ان الفاظ کو تلاش کریں۔

☆ الفاظ کی جمع اور جمع الجمع لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے چند سوالات کریں مثلاً ہماری قومی زبان کون سی ہے؟ قومی زبان کیا ہوتی ہے؟ پاکستان میں کون کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں؟ دنیا میں کون کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں؟ ہماری قومی زبان کی خاص بات کیا ہے؟ طلبہ سے مختلف زبانوں کے حوالے سے رائے لی جائے۔ اس کے بعد معلم طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے انہیں بتائیں کہ قیام پاکستان کے بعد قائداعظم نے اردو کی عام مقبولیت اور اس صلاحیت کے پیش نظر کہ اس میں تمام دوسری زبانوں سے ملاپ کی لچک موجود ہے، اسی کو پاکستان کی قومی زبان بنانا منظور کیا۔ اردو ایک ایسی زبان ہے جس میں ہر زبان کا لفظ موجود ہے اور یہ اس کا مزاج ہے کہ جب یہ کسی زبان کے لفظ کو قبول کرتی ہے تو اسے اپنی وجہ بنا لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو میں استعمال ہونے والے بیشتر الفاظ اب اردو ہی کا حصہ سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ بنیادی طور سے ان کا تعلق انگریزی، عربی، فارسی یا دیگر زبانوں سے ہے۔ ہماری اردو زبان کا ذخیرہ بہت وسیع ہے اس میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو اپنے معنی و مفہوم کے لحاظ سے ہم معنی ہوتے ہیں یعنی ایک جیسے معنی والے بے شمار الفاظ بھی پائے جاتے ہیں۔ اردو کو لشکری زبان بھی کہا جاتا ہے۔ آج جو نظم ہم پڑھنے جا رہے ہیں اس میں ہم معنی الفاظ کا بے بہا استعمال ہوا ہے اور شاعر نے برسات کے موسم کو اپنا موضوع سخن بنایا ہے۔ نظم میں ہم معنی الفاظ کا اس خوبصورتی سے استعمال پہلی دفعہ دیکھا گیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ''ہم معنی الفاظ'' کو ''مترادفات'' کہا جاتا ہے۔ آج ہم بہت سے مترادفات کے بارے میں جانیں گے۔

پڑھائی:

استاد خود درست تلفظ کے ساتھ حرف بہ حرف نظم خوانی کریں۔ اس کے بعد نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ سیاہ پر لکھے جائیں۔

☆ تمام طلبہ کو جوڑی کی صورت میں بٹھایا جائے اور ہر جوڑی کو ایک ایک شعر دیا جائے۔ ہر جوڑی اس شعر کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرے اور آپس میں تبادلہ خیال کرے۔ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر جوڑی اپنے اپنے شعر کا مطلب بتائے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو معلم اپنی رائے دیں۔ اس طرح پوری نظم طلبہ خود سمجھنے کی کوشش کریں۔ (الفاظ کے معنی جاننے کے لیے اردو لغت کا استعمال کیا جائے)

نظم کا مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے مترادفات کا بخوبی استعمال کرتے ہوئے موسم برسات کو اپنا موضوع سخن بنایا ہے اور بارش کے فوائد کو بڑی خوبی سے بیان کیا ہے۔ شاعر کا مقصد اردو زبان کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے اس کی وسعت اور گہرائی سے آشنا کرتے ہوئے یہ بتانا ہے کہ اس میں ایک ہی معنوں کے کئی الفاظ موجود ہیں اور اس زبان کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں عربی اور فارسی کے الفاظ بڑی خوبی سے سما جاتے ہیں۔ یہ نظم الفاظ کا بہترین ذخیرہ فراہم کرتی نظر آتی ہے۔

خلاصہ:

یہ نظم مترادفات کے بیش بہا استعمال کی بدولت ایک منفرد نظم ہے۔ اس میں شاعر نے اردو زبان کی وسعت اور گہرائی سے آشنا کرتے ہوئے اس کی اہمیت سے آگاہ کیا ہے اور بارش کے فوائد بیان کیے ہیں۔ شاعر نظم میں ہم معنی الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابر کو بادل بھی کہتے ہیں اور سحاب گھٹا کو کہتے ہیں اور اس وقت بادل چھائے ہوئے ہیں اور کالی گھٹا نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں یعنی بارش ہو

رہی ہے۔ بارش نے کھیتوں اور درختوں کو تازگی بخش دی ہے اور بارش سے یہ نکھر گئے ہیں۔ شاعر نے باغ کو مختلف ناموں سے پکارا ہے مثلاً روضہ، حدیقہ اور گل زار اور کہتے ہیں کہ بارش کے موسم میں سیر کے لیے سب سے بہترین جگہ یہی ہے جہاں جا کر بارش کا بھر پور مزا لیا جا سکتا ہے۔ بارش ہوتے ہی غریبوں کو بھی سکون مل گیا جو بے چارے قرض لے کر گزارا کرنے پر مجبور ہیں۔ تھوڑی دیر کے لیے ان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی اور وہ بھی بارش کے مزے لے رہے ہیں اور اپنی ساری پریشانیوں کو بھول چکے ہیں۔ شاعر نے قرض کو بھی کئی نام دیے ہیں جیسے وام، ادھار۔ شاعر کہتے ہیں کہ قحط کہتے ہیں کال کو اور گدائی بھیک مانگنے کو کہتے ہیں لیکن بارش کے ہونے سے نہ ہی قحط رہا اور نہ ہی اب کسی سے کچھ مانگنے کی ضرورت رہی کیونکہ بارش نے ساری کمی پوری کر دی ہے اس کے نہ ہونے سے جو قحط سالی ہو گئی تھی وہ اب ختم ہو چکی ہے۔ بھیک سے مراد یہ ہے کہ جب کسی چیز کا کال پڑ جاتا ہے تو لوگ ایک دوسرے سے مانگنے پر مجبور ہو جاتے ہیں لہٰذا اب بارش ہو گئی ہے اور قحط ختم ہو چکا ہے لہٰذا کسی سے کچھ مانگنے کی ضرورت نہیں رہی۔ (یہاں قحط سے مراد پانی کا قحط اور اناج کا قحط بھی شمار کیا جا سکتا ہے) شاعر نے ندی کو جُو بھی کہا ہے اور تالاب کو آب گیر شاعر کہتے ہیں کہ بارش کے ہوتے ہی یہ دونوں بھر گئے ہیں۔ اس کے علاوہ نرخ کہتے ہیں بھاؤ کو، غلہ اناج کو، ستا ارزاں کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور سوق بازار کے۔ یعنی بارش کے ہوتے ہیں فصلوں کو پانی مل گیا اور بازار میں اناج کے بھاؤ بھی کم ہو گئے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ مردم یعنی آدمی اور بشر یعنی انسان سب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں اور بارش جیسی نعمت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ کسان جو خشک سالی سے عاجز آ چکے تھے اور مایوس ہو چکے تھے اب انہیں اطمینان ہو گیا ہے اور ان کی فصلوں کو پانی مل گیا ہے۔ وہ بھی خوش نظر آ رہے ہیں۔ شاعر نے کسان کے لیے کشاورز اور کاشت کار کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ بارش خوب برسی اور دن رات برسی اور اس نے سب کو سیراب کر دیا۔ شاعر نے دن رات کو کئی طریقوں سے پکارا ہے جیسے روز و شب، صبح و شام، لیل و نہار۔ اس کے علاوہ قطرہ کے لیے بوند کا لفظ بھی استعمال کیا اور مینھ کے لیے باراں کا لفظ بھی، آب کو پانی کا نام بھی دیا اور بہت کو بسیار بھی کہا، بوندا باندی کو ترشح اور پھوار کہا کالی کالی گھٹا کو ابر سیاہ بھی کہا غرض الفاظ کا بیش بہا استعمال کرتے ہوئے برسات کا منظر پیش کیا ہے اور اور بتایا ہے کہ یہ کالی گھٹا پانی برسا رہی ہے۔ شاعر نے پانی برسانے کو بوچھار کا لفظ بھی دیا ہے۔ آخر میں شاعر کہتے ہیں کہ خوب تیز بارش ہوئی اور دن رات ہوتی رہی لیکن اب یہ تھم چکی ہے اور کبھی کبھی ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی ہے اور موسم ایسا ہے کہ کبھی تو بادل آ جاتے ہیں اور کبھی دھوپ نکل آتی ہے۔ چھاؤں اور دھوپ کے لیے شاعر نے سایہ اور آفتاب کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ اس پوری نظم کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مترادفات کا استعمال کیا گیا ہے اور بڑے منفرد انداز میں الفاظ کے ذخیرے کو سمیٹا گیا ہے۔ یہ نظم ذخیرہ الفاظ میں اضافے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔

سرگرمی:

معلم ''لوپ کارڈ'' کی سرگرمی کروائیں۔

☆لوپ کارڈ بنانے کا طریقہ: ایک لوپ کارڈ میں کسی بھی الفاظ کا مترادف ہوگا اور ایک نیا الفاظ ہوگا۔ معلم یہ کارڈ پہلے سے بنا کر رکھیں۔ اس کارڈ میں نظم کے مترادفات کے علاوہ مزید مترادف الفاظ بھی لیے جائیں۔ کارڈ پوری جماعت کے بچوں کے حساب سے بنائیں جائیں۔ اگر جماعت میں ۳۰ بچے ہیں تو ۳۱ ہی لوپ کارڈ بنیں گے۔ ایک معلم کے پاس بھی ہوگا۔

ہر بچے کو ایک ایک لوپ کارڈ دیا جائے۔ ایک کارڈ معلم اپنے پاس رکھے۔ پھر اس طرح شروع کرے کہ پہلا لفظ معلم بولے اس لفظ کا مترادف دوسرے بچے کے پاس ہونا چاہیے۔ بچہ اپنے پاس لکھا ہوا مترادف بتائے اور اپنے کارڈ پر لکھا ہوا دوسرا لفظ بولے جس کا مترادف کسی اور بچے کے پاس ہونا چاہیے۔ اس طرح بچہ جواب بھی دے اور سوال بھی کرے۔ یہ ایک کل جماعتی سرگرمی ہے۔ اس میں معلم کا کردار کم سے کم ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆نظم میں موجود پانچ الفاظ اور ان کے مترادف استعمال کرتے ہوئے ایک چھوٹی سی عبارت تحریر کیجیے۔

☆موسم برسات کے بارے میں ایک مختصر پیرا گراف لکھیے:

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ لوپ کارڈ

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆اردو زبان کی وسعت اور گہرائی کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔

☆روزمرہ کی گفتگو میں اردو بول چال کے دوران

☆نظم میں موجود ہم معنی الفاظ (مترادفات) سے آگاہ ہونے کے دوران

☆نظم کے منفرد اندازِ تحریر پر غور کرنے اور اس کے مفہوم سے آشنا ہونے کے دوران۔

☆الفاظ کی درست ہجے، آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کرنے کے دوران۔

☆نظم کو نثر میں تبدیل کرتے ہوئے الفاظ کا مناسب اور صحیح طریقے سے استعمال کرنے کے دوران۔

☆نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنے اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے شاعر کا بنیادی مقصد سمجھنے کے دوران۔

☆متلازم یا گروہی الفاظ کے بارے میں جانتے ہوئے چند الفاظ کے متلازم یا گروہی الفاظ لکھنے کے دوران۔

☆قواعد میں مرکب عطفی سے واقف ہوتے ہوئے نظم میں سے ان الفاظ کو تلاش کرنے کے دوران۔

☆الفاظ کی جمع اور جمع الجمع لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنے کے دوران

<u>ہم نے سیکھا:</u>

☆اردو زبان کی وسعت، گہرائی اور اہمیت سے واقف ہوتے ہوئے اپنی بول چال میں اس کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا۔

☆نظم میں موجود ہم معنی الفاظ (مترادفات) سے آگاہ ہونا۔

☆موسم برسات کی دلکشی، رعنائی اور اس کی اہمیت وضرورت سے واقف ہونا۔

☆نظم کے منفرد اندازِ تحریر پر غور کرتے ہوئے اس کے مفہوم سے آشنا ہونا اور اپنی اردو بہتر بنانا۔

☆الفاظ کی درست ہجے، آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کرنا۔

☆نظم کو نثر میں تبدیل کرتے ہوئے الفاظ کا مناسب اور صحیح طریقے سے استعمال کرنا۔

☆نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا اور اشعار کی تشریح کرنا۔

☆متلازم یا گروہی الفاظ کے بارے میں جانتے ہوئے چند الفاظ کے متلازم یا گروہی الفاظ لکھنا۔

☆قواعد میں مرکب عطفی سے واقف ہوتے ہوئے نظم میں سے ان الفاظ کو تلاش کرنا۔

☆الفاظ کی جمع اور جمع الجمع لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆سوالات کے جوابات:

(الف) شاعر نے باغ، روضہ، حدیقہ اور گل زار کو سیر کے قابل قرار دیا ہے یا یوں کہہ لیں کہ صرف باغ کو سیر کے قابل قرار دیا ہے کیونکہ روضہ، حدیقہ اور گل زار کے معنی بھی باگ کے ہیں لہٰذا شاعر نے باغ کو مختلف ناموں سے پکارا ہے۔

(ب) جُو یعنی ندی اور آب گیر یعنی تالاب مینھ برسنے سے بھر گئے ہیں۔

(ج) خشک سالی سے کسان ناچار تھا۔ شاعر نے کسان کے لیے کشاورز اور کاشت کار کے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں۔

(د) شاعر نے دن رات کے مترادف جو مرکب الفاظ استعمال کیے ہیں وہ یہ ہیں روز وشب۔ صبح وشام اور لیل ونہار ۔

(ہ) بارش کھیت کھلیانوں اور درختوں کو تازگی بخشتی ہے۔

مشق نمبر ۲

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

تسکین: نیک لوگوں کے دل کو تسکین اس وقت ملتی ہے جب وہ کسی کی مدد کرتے ہیں یا کسی کے دکھ درد میں کام آتے ہیں۔

کال: آج کل تو بازاروں میں سستی اور پائیدار چیزوں کا کال پڑا ہوا ہے۔

بھاؤ: خریداری کے دوران دکانداروں سے بھاؤ تاؤ کرنے میں دماغ خراب ہو جاتا ہے۔

فضل باری: فضل باری تعالیٰ کا بہت کرم ہے کہ اس نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں۔

خشک سالی: خشک سالی سے سب سے زیادہ نقصان اور پریشانی کاشت کاروں کو ہوتی ہے۔/ پچھلے سال خشک سالی سے کتنی ہی فصلیں خراب ہوگئیں۔

بوچھار: اچانک بارش کی بوچھار نے پورے شہر کا نظام درہم برہم کر دیا۔

لیل ونہار: آج کل اس کے لیل ونہار بڑے مصروف ترین گزر رہے ہیں کیونکہ وہ اپنے انجینیئر نگ کے ٹیسٹ کی تیاری کر رہا ہے/ رمضان میں اس کے لیل ونہار صرف اور صرف عبادت میں گزرتے ہیں۔

مشق نمبر ۳

☆ درج ذیل اشعار کی نثر بنائیے:

۱۔ ابر بادل ہے اور سحاب گھٹا جس کی ہم دیکھتے ہیں آج بہار

نثر: ابر بادل کو کہتے ہیں اور سحاب گھٹا کو کہتے ہیں اور آج ہم ان دونوں کی بہار دیکھتے ہیں یعنی بادلوں کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔

۲۔ اب غریبوں کو ہوگئی تسکیں جو کہ لیتے تھے قرض، وام، ادھار

نثر: غریبوں کو اب تسکیں ہوگئی ہے جو قرض، وام اور ادھار لیتے تھے۔ قرض، وام اور ادھار ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

۳۔ قحط ہے کال اور گدائی، بھیک جس کے مینھ نے مٹا دیے تھے آثار

نثر: قحط کال کو کہتے ہیں اور گدائی کے معنی ہیں بھیک لیکن مینھ نے ان دونوں کے آثار مٹا دیے۔ یعنی بارش کے ہونے سے نہ ہی قحط رہا اور نہ ہی اب کسی سے کچھ مانگنے کی ضرورت رہی کیونکہ بارش نے ساری کمی پوری کر دی ہے اس کے نہ ہونے سے جو قحط سالی ہوگئی تھی وہ اب ختم ہو چکی ہے۔ بھیک سے مراد یہ ہے کہ جب کسی چیز کا کال پڑ جاتا ہے تو لوگ ایک دوسرے سے مانگنے پر مجبور ہو جاتے ہیں لہٰذا اب بارش ہوگئی ہے اور قحط ختم ہو چکا ہے لہٰذا کسی سے کچھ مانگنے کی ضرورت نہیں رہی۔

سرگرمی:

۴۔ کالی کالی گھٹا ہے ابر سیاہ جو کہ برسا رہی ہے یہ بوچھار

نثر: کالی کالی گھٹا کہہ لیں یا کالے بادل۔ جو بوچھار برسا رہے ہیں۔ بوچھار کا مطلب بھی پانی برسنا ہی ہوتا ہے۔ یعنی یہ کالے بادل بارش برسا رہے ہیں۔

مشق نمبر ۴

☆ درج ذیل الفاظ کے متلازم (گروہی) الفاظ نظم میں سے تلاش کر کے لکھیے:

ابر: گھٹا۔ سحاب۔ باراں۔ مینھ۔ بوندا باندی۔ ترشح۔ پھوار۔ سایہ۔ بوچھار

بازار: غلّہ۔ اناج۔ نرخ۔ بھاؤ۔ ستا۔ ارزاں

سیر: باغ۔ روضہ۔ حدیقہ۔ گل زار

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل شعر کی اپنے الفاظ میں تشریح کیجیے:

تشریح: اس نظم میں موسم برسات کے حوالے سے بات کی گئی ہے لہٰذا اس شعر میں بھی یہی بتایا جا رہا ہے کہ موسم برسات میں جب بارش ہوئی تو وہ لگاتار برستی رہی اور کئی دن اور کئی راتیں برستی رہی۔ ایسی بارش برسی کہ رکنے کا نام ہی نہیں لیا۔ شاعر نے بڑی خوبصورتی سے اس شعر میں دن رات کے مترادفات کا استعمال کیا ہے اور اس بات کا احساس دلایا ہے کہ اردو زبان میں اتنی وسعت ہے کہ ایک لفظ کو کئی طریقوں سے ادا کیا جا سکتا ہے یا یوں کہہ لیں کہ ایک لفظ کو کئی طریقوں سے پکارا جا سکتا ہے۔

مشق نمبر ۶

☆ اس نظم میں کئی مرکب عطفی استعمال ہوئے ہیں انہیں تلاش کر کے لکھیے:

مرکب عطفی ''اور'' والے الفاظ: بادل اور سحاب۔ کھیتی اور درخت۔ حدیقہ اور گل زار۔ بوند اور مینھ

مرکب عطفی ''و'' والے الفاظ: مَردُم و آدمی۔ روز و شب۔ صبح و شام۔ لیل ونہار

مشق نمبر ۷

☆ نیچے دیے گئے الفاظ کی جمع اور جمع الجمع بنائیے:

الفاظ	جمع	جمع الجمع
رسم	رسوم	رسومات
رقم	رقوم	ارقام
دوا	ادویہ	ادویات
جوہر	جواہر	جواہرات
حکم	احکام	احکامات
وجہ	وجوہ	وجوہات
امر	امور	اوامر